بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

سلسلة المنشورات (١٥)

يُضِلُّ بِهِ كَثِيرًا وَيَهْدِي بِهِ كَثِيرًا

www.KitaboSunnat.com

دعوتِ قرآن کے نام پر قرآن و حدیث سے انحراف

مؤلف

ڈاکٹر ابو جابر عبداللہ دامانوی

ڈی۔ایچ۔ایم۔ایس، رجسٹریشن نمبر: 33222

فاضل وفاق المدارس العربیہ ملتان ★ فاضل وفاق المدارس السلفیہ فیصل آباد

فاضلِ عربی، فاضلِ اردو، کراچی

ناشر

مکتبة السنة - الدار السلفية لنشر التراث الإسلامي

۱۸- سفید مسجد - سولجر بازار ۱ کراچی - فون ۷۲۲۶۵۰۹

بسم اللہ الرحمن الرحیم

قُلْ أَطِيعُوا اللَّهَ وَأَطِيعُوا الرَّسُولَ

مجلس التحقیق الاسلامی زیر اہتمام

محدث لائبریری

کتاب وسنت کی روشنی میں لکھی جانے والی اردو اسلامی کتب کا سب سے بڑا مفت مرکز

معزز قارئین توجہ فرمائیں

- کتاب وسنت ڈاٹ کام پر دستیاب تمام الیکٹرانک کتب... عام قاری کے مطالعے کیلئے ہیں۔
- مجلس التحقیق الاسلامی کے علمائے کرام کی باقاعدہ تصدیق واجازت کے بعد (Upload) کی جاتی ہیں۔
- دعوتی مقاصد کیلئے ان کتب کو ڈاؤن لوڈ (Download) کرنے کی اجازت ہے۔

تنبیہ

ان کتب کو تجارتی یا دیگر مادی مقاصد کیلئے استعمال کرنے کی ممانعت ہے کیونکہ یہ شرعی، اخلاقی اور قانونی جرم ہے۔

اسلامی تعلیمات پر مشتمل کتب متعلقہ ناشرین سے خرید کر تبلیغ دین کی کاوشوں میں بھرپور شرکت اختیار کریں

PDF کتب کی ڈاؤن لوڈنگ، آن لائن مطالعہ اور دیگر شکایات کے لیے درج ذیل ای میل ایڈریس پر رابطہ فرمائیں۔

KitaboSunnat@gmail.com

www.KitaboSunnat.com

www.KitaboSunnat.com

بسم اللہ الرحمن الرحیم

سلسلة المنشورات (15)

یُضِلُّ بِهٖ كَثِيْرًا وَّيَهْدِيْ بِهٖ كَثِيْرًا

دعوتِ قرآن کے نام پر قرآن وحدیث سے انحراف

مؤلف

ڈاکٹر ابو جابر عبداللہ دامانوی

ڈی۔ایچ۔ایم۔ایس، رجسٹریشن نمبر: 33222

فاضل وفاق المدارس العربیہ۔ ملتان

فاضل وفاق المدارس السلفیہ۔ فیصل آباد

فاضل عربی، فاضل اُردو۔ کراچی

ناشر

مکتبة السنة۔ الدار السلفیة لنشر التراث الاسلامی

18۔ سفید مسجد، سولجر بازار ۱ کراچی، فون: 7226509

www.KitaboSunnat.com

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

ص ۲

بِسْمِ اللّٰہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ

نام کتاب ــــــــــ دعوت قرآن کے نام پر قرآن وحدیث سے انحراف

مصنف ــــــــــ ڈاکٹر ابو جابر عبد اللہ دامانوی

اشاعت اوّل ــــــــــ ۲۵ر شوال ۱۴۱۵ھ مطابق ۲۷ر مارچ ۱۹۹۵ء

ناشر ــــــــــ مکتبۃ السنۃ ، الدار السلفیۃ لنشر التراث الاسلامی ۱۸ سفید مسجد ۔ سولجر بازار ۳ کراچی فون : ۷۲۲۶۵۰۹

04752

تعداد ــــــــــ ایک ہزار

قیمت ــــــــــ

نوٹ : فہرست کتاب کے آخر میں ملاحظہ فرمائیں ۔

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

بسم اللہ الرحمن الرحیم

ابتدائیہ

الحمدللہ! عذاب قبر کے مسئلہ پر میں نے الدین الخالص کے نام سے جو کتابیں تحریر کی تھیں ان میں قرآن و حدیث کے دلائل سے اس مسئلہ کو اچھی طرح واضح کیا تھا اور ان میں اہل حق کا نکتہ نگاہ بیان کیا تھا اور اس سلسلہ میں احادیث رسول صلی اللہ علیہ وسلم میں علم کلام کے ذریعہ جو شکوک و شبہات پیدا کرنے کی کوششیں کی گئیں تھیں ان سب کے علمی و تحقیقی جوابات پیش کر دیئے تھے چنانچہ ان کتابوں کا کافی اثر ہوا۔ اور جہاں جہاں تک یہ کتابیں پہنچیں وہاں وہاں عثمانی فرقہ کا سحر ٹوٹنے لگا۔ جہاں علمی حلقوں میں ان کتابوں کو سراہا گیا وہاں ان لوگوں نے بھی کہ جو اس مسئلہ میں تذبذب کا شکار ہو گئے تھے انہوں نے خوب خوب فائدہ اٹھایا۔ ان کتابوں کے ذریعہ لوگوں کو جب حقیقت حال کا پتہ چلا تو مختلف مقامات سے یہ فرقہ سمٹنے لگا اور قرآن و حدیث سے محبت رکھنے والوں نے ہر جگہ سے ان کی کٹائی شروع کر دی۔ یہاں تک کہ خود عثمانی فرقہ میں سے بھی کچھ پڑھے لکھے اور سمجھدار لوگ ان علمی حقائق سے متاثر ہو کر اس جماعت سے الگ ہو گئے اور پیچھے صرف وہی لوگ رہ گئے کہ جنہوں نے ڈاکٹر مسعود الدین عثمانی صاحب کی اندھی تقلید کی قسم کھا رکھی ہے۔ یہ گویا صم بکم عمی فھم لا یرجعون کا مصداق ہیں کیونکہ ان کے سامنے چاہے کوئی دلیل و حجت بھی پیش کر دی جائے وہ اسے خاطر میں لانے کے لئے تیار نہیں۔

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

ولئن أتيت الذين أوتوا الكتب بكل آية ما تبعوا قبلتك و ما أنت بتابع قبلتهم و ما بعضهم بتابع قبلة بعض و لئن اتبعت اهواءهم من بعد ما جاءك من العلم إنك إذا لمن الظلمين ۱

"تم ان اہل کتاب کے پاس خواہ کوئی نشانی لے آؤ ممکن نہیں کہ یہ تمہارے قبلے کی پیروی کرنے لگیں اور نہ تمہارے لئے یہ ممکن ہے کہ ان کے قبلے کی پیروی کرو اور ان میں سے کوئی گروہ بھی دوسرے کے قبلے کی پیروی کے لئے تیار نہیں ہے اور اگر تم نے اس "علم" کے بعد جو تمہارے پاس آچکا ہے ان کی خواہشات کی پیروی کی تو یقیناً تمہارا شمار ظالموں میں ہوگا۔"

چنانچہ یہ حضرات اب تک اسی پرانی لکیر ہی کو پیٹ رہے ہیں اور اپنے گندے اور ناپاک نظریات کو توحید کے نام سے لوگوں پر تھوپنے کی کوشش کر رہے ہیں بلکہ اب تو یہ حضرات گمراہی میں مزید آگے بڑھ چکے ہیں جیسا کہ آپ آئندہ سطور میں ملاحظہ فرمائیں گے۔

ہر باطل فرقہ اپنے کچھ اصول و ضوابط قائم کرلیتا ہے اور جو احادیث ان کے اس اصول پر فٹ نہ آئیں تو ان کی من مانی تاویل کرتا ہے یا پھر اس حدیث کو منسوخ مانتا ہے اور یا پھر سرے سے اس حدیث ہی کا انکار کردیتا ہے۔ اسی طرح جو آیت ان فرقوں کے اصول پر پوری نہ اترتی ہو تو پہلے وہ اس کی تاویل کرتے ہیں اور اگر تاویل بھی ممکن نہ ہو تو اس آیت ہی کو منسوخ مانتے ہیں بلکہ بعض دفعہ اس آیت کا انکار کردیا جاتا ہے۔ (نعوذ باللہ من ذلک) اس سلسلہ میں اصول کرخی کا مطالعہ بھی مفید رہے گا۔

میں نے اپنی کتابوں میں ثابت کیا تھا کہ ڈاکٹر عثمانی صاحب نے قرآن و حدیث کی راہ کو چھوڑ کر فرق باطلہ کے باطل عقائد و نظریات کو اپنا لیا ہے اور وہ صراط مستقیم کے بجائے

۱۔ البقرۃ:۱۴۵

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

خوارج و معتزلہ وغیرہ فرقوں کی راہ پر رواں دواں ہیں۔ یہی وجہ ہے کہ وہ محدثین کرامؒ اور سلف صالحینؒ سے سخت بیزار ہیں اور ان پر کفرو شرک کے فتوے لگاتے ہیں اور ان باتوں کا اظہار انہوں نے عذاب قبر (نیا نام عذاب برزخ) اور توحید خالص نمبر۲ (نیا نام ایمان خالص نمبر۲) میں کیا ہے۔ جس طرح روافض (شیعہ) صحابہ کرامؓ سے بے حد بغض و عناد اور نفرت رکھتے ہیں یہاں تک کہ وہ صحابہ کرامؓ کو کافر و مرتد قرار دیتے ہیں۔ (معاذ اللہ) صحابہ کرامؓ سے ان کی دشمنی کی وجہ یہ ہے کہ یہودیوں کے ایجنٹ اور شیعہ مذہب کے بانی عبداللہ بن سبا یہودی لعین نے دین اسلام کو مشکوک و متروک بنانے کے لئے اس طرح کے ہتھکنڈے استعمال کئے تاکہ اس طرح دین اسلام کے ماننے والے ہی دنیا سے اسلام کا نام و نشان مٹا دیں اور دین اسلام سے لوگوں کا اعتماد اس وقت تک نہیں اٹھ سکتا جب تک کہ قرآن کریم اور احادیث رسول صلی اللہ علیہ وسلم کے اولین رواۃ اور نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے شاگرد مجروح قرار نہ پا جائیں۔ اور جب یہ مجروح قرار پا گئے تو پھر قرآن کریم سے لوگوں کا اعتماد اٹھ جائے گا اور احادیث رسول صلی اللہ علیہ وسلم کو بھی کوئی تسلیم نہ کرے گا' لیکن روافض اپنے منصوبے میں پورے طور پر کامیاب نہ ہو سکے اور ان کے بعد میدان میں دوسرے باطل فرقے بھی آ گئے کہ جو محدثین کرامؒ اور سلف صالحینؒ کی دشمنی میں متفق تھے ان فرق باطلہ نے محدثین کرامؒ اور سلف صالحینؒ سے بغض و عناد اور سخت دشمنی کا اظہار کیا اور انہیں کافر تک کہا تاکہ ان کے ذریعے احادیث رسول صلی اللہ علیہ وسلم کا جو عظیم الشان ذخیرہ امت مسلمہ کو منتقل ہوا ہے وہی بیکار اور کالعدم قرار پا جائے افسوس صد افسوس کہ ڈاکٹر موصوف بھی ان باطل فرقوں کے دم چھلہ اور تبع بن گئے اور موجودہ دور میں انہوں نے ان باطل

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

فرقوں کا ساتھ دینے اور محدثین کرامؒ سے دشمنی کرنے کا پورا پورا حق ادا کر دیا(۲)۔ اگرچہ اہل علم حضرات تو ان باتوں کو جانتے ہیں اور وہ ان کے فریب میں نہیں آتے لیکن عوام الناس میں سے بعض ان کے جھانسے میں آجاتے ہیں۔

كل شئ يرجع الى اصله

ڈاکٹر موصوف نے جب پہلی مرتبہ عذاب قبر جیسے اتفاقی مسئلہ کا انکار کیا تو یہ صرف مسئلہ عذاب قبر ہی کا انکار نہ تھا بلکہ یہ اس بات کا اعلان تھا کہ وہ فرق باطلہ کے تمام عقائد اپنا چکے ہیں۔ کیونکہ مسئلہ عذاب قبر سے پہلے ہی وہ تمام محدثین اور سلف صالحین کو اپنا دشمن قرار دے چکے تھے۔ اور اہل علم جانتے ہیں کہ فرق باطلہ یعنی خوارج، روافض، معتزلہ، قدریہ، مرجیہ، جہمیہ وغیرہ نے توحید ہی کو بنیاد بنا کر اللہ تعالیٰ کی صفات کا انکار کیا تھا اور جہمیہ اور مرجیہ فرقوں نے قرآن کریم کو اللہ تعالیٰ کا کلام ماننے کے بجائے اسے مخلوق اور حادث قرار دیا چنانچہ محدثین کرامؒ نے ان عقائد کے حاملین کو بالاتفاق کافر قرار دیا۔ کسی نے سچ کہا ہے:

كل شیء یرجع الی اصله

"ہر چیز اپنے اصل کی طرف ہی پلٹتی ہے"۔ چنانچہ موجودہ دور میں اس باطل عقیدہ کا اظہار ڈاکٹر عثمانی صاحب کے ایک انتہائی اندھے مقلد ابو انور جدون صاحب نے کیا ہے۔ اللہ تعالیٰ کی شان ملاحظہ فرمائیے کہ اللہ تعالیٰ نے موجودہ دور کے اس باطل فرقہ کے مکروہ چہرہ

۲۔ تفصیل کے لئے ڈاکٹر عثمانی صاحب کا لٹریچر مثلاً ایمان خالص، عذاب برزخ، موازنہ بخاری و مسند احمد وغیرہ ملاحظہ فرمائیں۔

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

بھی نقاب ہٹادی ہے۔

اور وہ اس طرح کہ اس فرقہ نے اب قرآن کریم کو مخلوق اور حادث قرار دے دیا ہے اور اس طرح انہوں نے جہاں اس گندے اور نجس عقیدہ کا اظہار کیا ہے وہاں دوسری طرف اپنے روحانی آباؤ اجداد یعنی الجعد بن درھم، جہم بن صفوان، بشر بن غیاث المریسی، واصل بن عطاء، احمد بن دواد وغیرہ سے مکمل یکجہتی اور اتفاق کا بھی اظہار کیا ہے اور امید ہے کہ موصوف ان فرق باطلہ کے مزید عقائد باطلہ کی ترویج و اشاعت بھی کریں گے۔ اللھم زد فزد

اب بھی اگر کسی نے اس باطل فرقہ کو نہ پہچانا تو یہ اس کی بد نصیبی ہے کہ قیامت کے دن سوائے پچھتاوے کے کچھ حاصل نہ ہوگا۔ موصوف نے اس عقیدہ کا اظہار اپنی کتاب "دعوت قرآن اور یہ فرقہ پرستی" میں کیا ہے۔ موصوف کا اصل نام تو محمد گل ہے مگر کاش کہ موصوف اسم بامسمی ہوتے۔ چونکہ انہوں نے محمد صلی اللہ علیہ وسلم کی راہ کو چھوڑ کر بھی فرقہ کے بانی جہم بن صفوان لعین (جس کا تعارف آگے آرہا ہے) کی راہ کو اپنا لیا ہے اور بھی عقائد کی پورے زور و شور سے اشاعت بھی کر رہے ہیں۔

موصوف کی کتاب کا جواب میرے پیش نظر نہ تھا کیونکہ وہ جان بوجھ کر گمراہی کو اختیار کئے ہوئے ہے بلکہ وہ گمراہی میں مزید آگے بڑھ رہا ہے کیونکہ وہ محدثین کرامؒ اور سلف صالحینؒ کی دشمنی میں بہت آگے بڑھ چکا ہے، اور انہیں قبر پرست اور مردہ پرست کہہ کر خوب خوب گالیاں دی ہیں اور اس نے اپنے تئیں نہیں دیکھا کہ وہ خود کس قدر مردہ پرست ہے کہ دنیا کے ایک ہی مردے "ڈاکٹر عثمانی" کو پوج رہا ہے، اور اسی کی ہفوات کو قرآن و حدیث سمجھتا ہے البتہ جب میں نے یہ محسوس کیا کہ عوام الناس ان کے مغالطوں سے دھوکا کھا سکتے ہیں اور کل اللہ تعالیٰ کی بارگاہ میں مجھ سے سوال بھی ہو سکتا ہے کہ تمہارے پڑوس

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

میں گمراہی پھیل رہی تھی تو تم نے اس کا نوٹس کیوں نہ لیا ورنہ ہر بھونکنے والے کتے کی طرف توجہ دینا ہماری ذمہ داری نہیں ہے۔ پس آخرت کی جواب دہی کے اسی احساس نے یہ چند سطریں لکھنے پر مجبور کردیا۔ اللہ تعالیٰ سے دعا ہے کہ وہ مجھ عاصی کی مغفرت کا ذریعہ اسے بنا دے۔ (آمین)

قرآن کریم اللہ تعالیٰ کا کلام ہے

قرآن و حدیث کے نصوص سے یہ بات ثابت شدہ ہے کہ قرآن کریم اللہ تعالیٰ کی وہ آخری کتاب ہے کہ جسے اللہ تعالیٰ نے بذریعہ وحی جناب جبریل علیہ السلام کی وساطت سے اپنے آخری نبی جناب محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم پر نازل فرمایا ہے۔

و الذین آمنوا و عملوا الصلحت و آمنوا بما نزل علی محمد و هو الحق من ربهم ۳

"اور جو لوگ ایمان لائے اور جنہوں نے نیک عمل کئے اور اس چیز کو مان لیا جو محمد صلی اللہ علیہ وسلم پر نازل ہوئی ہے اور ہے وہ سراسر حق ان کے رب کی طرف سے۔"

و انه لتنزیل رب العلمین ۰ نزل به الروح الامین ۰ علی قلبك لتکون من المنذرین ۰ بلسان عربی مبین ۰ ٤

"اور یہ (قرآن) رب العالمین کی طرف سے نازل کردہ ہے، اسے لے کر تیرے دل پر امانت دار روح (جناب جبریلؑ) اتری ہے تاکہ تو ان لوگوں میں شامل ہو جو (لوگوں کو) متنبہ کرنے والے ہیں صاف صاف عربی زبان میں"۔

قرآن کریم اللہ تعالیٰ کا کلام ہے اور غیر مخلوق ہے، کلام فرمانا اللہ تعالیٰ کی صفت ہے اور اللہ تعالیٰ کی تمام صفات غیر مخلوق ہیں۔

۴۔ الشعراء: ۱۹۲ تا ۱۹۵

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

موصوف کا نظریہ خلق قرآن

ابو انور گدوں صاحب مسئلہ خلق قرآن پر اپنی علمی معلومات کا نچوڑ ان الفاظ میں پیش کرتے ہیں:

"خلق قرآن کا مسئلہ ایک غیر ضروری اور فروعی مسئلہ تھا' جس کو سازش کے تحت دین اسلام کا بنیادی مسئلہ بنا دیا گیا اور پھر قرآن کو مخلوق سمجھنے یا اس غیر ضروری بات پر خاموشی اختیار کرنے والوں پر کفر کے فتوے لگنے شروع ہوئے حالانکہ عام فہم کی بات ہے کہ دنیا میں جو قرآن موجود ہے وہ کاغذ یا چمڑے پر لکھا گیا ہے اور چونکہ کاغذ' چمڑا اور سیاہی مخلوق ہیں اس لئے دنیا میں ان چیزوں پر لکھا ہوا اور ان سے بنا ہوا قرآن بھی مخلوق ہوگا جو آگ میں جل کر یا پانی میں گھل کر فنا ہو جاتا ہے ہاں لوح محفوظ میں لکھا ہوا قرآن اللہ کے پاس محفوظ ہے اسے نہ مٹنا ہے اور نہ فنا ہونا ہے" آگے لکھتے ہیں "اللہ خالق ہے اور ہر چیز مخلوق" قرآن کی قسم کھانا اسی لئے حرام ہے کہ قسم صرف اللہ (خالق) کی کھائی جا سکتی ہے' مخلوق کی نہیں" (۵)۔

موصوف کی تحقیق یا ہفوات آپ نے ملاحظہ فرمائیں۔ موصوف کے نزدیک

(۱) خلق قرآن کا مسئلہ ایک غیر ضروری اور فروعی مسئلہ تھا۔

(۲) سازش کے تحت اس مسئلہ کو دین اسلام کا بنیادی مسئلہ بنا دیا گیا۔

(۳) انہی سازشی عناصر نے قرآن کو مخلوق کہنے والوں پر کفر کے فتوے لگائے

(۴) دنیا میں جو قرآن بھیجا گیا ہے وہ مخلوق اور حادث ہے (معاذ اللہ) اور اللہ کے پاس جو قرآن ہے تو وہ ہمیشہ رہے گا یعنی موصوف کا نظریہ ہے کہ قرآن دو ہیں۔ ایک دنیا میں اور دوسرا لوح محفوظ میں۔ اور دنیا کی سیاہی' کاغذ وغیرہ تو مخلوق ہیں لیکن ان کے نزدیک لوح محفوظ

۵۔ دعوت قرآن اور یہ فرقہ پرستی ص ۲۰۔

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

مخلوق نہیں ہے؟

☆ اللہ تعالیٰ کی ذات کے علاوہ باقی ہر چیز مخلوق ہے' اس طرح موصوف اللہ تعالیٰ کی تمام صفات کے جہمیہ وغیرہ کی طرح منکر ہیں۔

اسے کہتے ہیں الٹی گنگا بہنا۔ اللہ تعالیٰ ایسی الٹی کھوپڑی کسی کو نہ دے' جیسی موصوف کو عطا کی گئی ہے کیونکہ وہ ہر صحیح بات سے غلط نتیجہ اخذ کرنے کے عادی ہیں۔ موصوف اپنے استاد کی طرح ہر معاملہ کا سیاہ پہلو دیکھنے ہی کے عادی ہیں۔ ابھی ان شاء اللہ العزیز آپ ملاحظہ فرمائیں گے کہ خلق قرآن کا مسئلہ اھل حق کی نگاہ میں انتہائی اہم اور بنیادی مسئلہ تھا۔ اور جن کو موصوف نے اسلام دشمن' سازشی عناصر قرار دیا ہے وہ اہل حق یعنی محدثین کرامؒ اور سلف صالحینؒ ہیں موصوف لکھتے ہیں "یہ اسلام دشمن' سازشی عناصر مسلمانوں کے اندر بدعقیدگی اور قبر پرستی پھیلانے کے لئے کسی موقع کی تلاش میں تھے اور یہ موقع ان کو اس وقت ہاتھ آیا جب مسلمانوں کے اندر خلق قرآن کا غیر ضروری اور متصوفانہ مسئلہ کھڑا کرکے یہ فلسفیانہ بحث چھیڑ دی گئی کہ قرآن مخلوق ہے یا غیر مخلوق۔ مسلمانوں کے خلاف سازش اور بدنیتی پر مبنی اس فلسفیانہ موشگافی اور اس پر شروع ہونے والی منطقی اور کلامی بحث سے متاثر ہونے والوں میں ایک طرف احمد بن حنبل بھی تھے جو اس بحث میں خلق قرآن کی مخالفت میں سب سے آگے تھے۔" (ص ۱۲۰)

کسی نے سچ کہا ہے:

بک رہا ہوں جنوں میں کیا کیا
کچھ نہ سمجھے خدا کرے کوئی

موصوف دراصل عثمانی فرقہ میں آنے سے پہلے ایک کیمونسٹ پارٹی نیشنل عوامی پارٹی

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

میں شامل تھے' اور آج کل کے سیاست دان جس قدر جھوٹ بولتے ہیں وہ کسی سے مخفی نہیں لوگوں سے جھوٹے وعدے کرنا' بات بات میں جھوٹ بولنا' ان کے شب و روز کا معمول ہے اور کچھ یہی حال موصوف کا بھی ہے اور دینی جماعت میں شامل ہو کر بھی وہ جھوٹ سے باز نہیں آئے اور ہم ان کے لئے اس کے سوا کچھ نہیں کہہ سکتے کہ:

لعنۃ اللہ علی الکاذبین

موصوف دراصل کوئی عالم نہیں ہیں کیونکہ ڈاکٹر موصوف اپنی جماعت میں اپنے بعد کوئی عالم و فاضل آدمی چھوڑ کر نہیں گئے ہیں۔ وہ بنیادی طور پر ایک دکاندار ہیں۔ دن بھر کپڑا اور چائے کی پتی بیچنا ان کا معمول ہے چونکہ ان کی جماعت علماء کے وجود سے خالی ہے اس لئے اب ایسے لوگ ہی آگے آگے ہیں جو قرآن و حدیث اور عربی زبان سے بالکل ہی عاری ہیں۔ دراصل موصوف نے بڑی ہی نازک اور پر خطر وادی میں قدم رکھ دیا ہے۔ یہ ایسا نازک مقام ہے کہ اس کی طرف رخ کرنے والے ہر شخص سے کہہ دیا گیا ہے۔

و لاتقف ما لیس لك به علم ان السمع و البصر و الفواد كل اولئك كان عنه مسئولا ۰ ٦

"اور کسی ایسی چیز کے پیچھے نہ لگو جس کا تمہیں علم نہ ہو۔ یقیناً آنکھ' کان اور دل سب ہی کی باز پرس ہونی ہے۔"

اللہ کے اس فرمان کو وہی شخص سچ سمجھے گا کہ جو قرآن کو اللہ کا کلام مانے گا۔ اور آخرت کی جواب دہی سے ڈرے گا۔

ماضی بعید میں جب کچھ لوگوں نے دینی مسائل میں اپنی آراء کو داخل کیا اور رائے اور قیاس کے ذریعے دینی مسائل کو حل کرنے کی کوشش کی تو محدثین کرامؒ اور سلف صالحینؒ ان

٦۔ بنی اسرائیل: ٣٦۔

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

کی آراء و قیاس کی وجہ سے ان کے سخت خلاف ہو گئے۔ کیونکہ قرآن و حدیث کو اللہ تعالیٰ نے "العلم" قرار دیا ہے جبکہ العلم کے مقابلے میں لوگوں کی آراء و قیاس کو اھواء (نفسانی خواہشات) کے مترادف قرار دیا ہے۔

ولئن اتبعت اھواءھم بعد ما جاءك من العلم مالك من اللّٰه من ولي ولا واق - ۷

"اب اگر تم نے اس "العلم" کے باوجود جو تمہارے پاس آچکا ہے لوگوں کی خواہشات کی پیروی کی تو اللہ کے مقابلہ میں نہ کوئی تمہارا حامی و مددگار ہے اور نہ کوئی اس کی پکڑ سے تم کو بچا سکتا ہے۔"

ان لعنة اللّٰه علي الظلمين • الذين يصدون عن سبيل اللّٰه و يبغونها عوجا ۸

"اللہ کی لعنت ان ظالموں پر جو اللہ کے راستے سے لوگوں کو روکتے اور اسے ٹیڑھا کرنا چاہتے تھے۔"

موجودہ دور کے علم و فن سے عاری اور حقیقی "جاہل مطلق" نے رائے و قیاس کے علاوہ مکر و فریب اور جھوٹ کا لبادہ بھی اوڑھ رکھا ہے۔ غور کیجئے کہ ایسے لوگ اللہ تعالیٰ کے کس قدر غضب کے مستحق ٹھہریں گے؟

جناب عبداللہ بن عمرو بن العاص رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں:

ان اللّٰه لا يقبض العلم انتزاعا ينتزعه من العباد و لكن يقبض العلم بقبض العلماء حتي اذا لم يبق عالما اتخذ الناس رئوسا جهالا فسئلوا فافتوا بغير علم فضلوا و اضلوا ۹

۷۔ الرعد: ۳۷

۸۔ الاعراف: ۴۴۔۴۵

۹۔ صحیح بخاری و صحیح مسلم۔ مشکاۃ المصابیح کتاب العلم

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

"اللہ تعالیٰ علم کو (آخری زمانہ میں) اس طرح نہیں اٹھائے گا کہ لوگوں کے دل و دماغ سے اس کو نکال لے بلکہ علم کو اس طرح اٹھائے گا کہ علماء کو اٹھا لے گا حتی کہ جب کوئی عالم باقی نہیں رہے گا تو لوگ جاہلوں کو اپنا پیشوا اور رہنما بنالیں گے ان سے دین کی باتیں پوچھیں گے اور وہ علم کے بغیر فتوی دیں گے۔ خود گمراہ ہوں گے اور دوسروں کو بھی گمراہ کریں گے۔"

نبی صلی اللہ علیہ وسلم کا یہ فرمان کس قدر سچا اور مبنی بر حقیقت ہے اور اس کی پوری پوری تعبیر موصوف بھی ہیں اور واقعی اسے بدقسمتی ہی سے تعبیر کیجئے کہ موصوف کیماڑی کی ایک مسجد کے پیش امام اور خطیب بھی ہیں۔ اور ان کا انداز خطابت بھی ڈنڈے مار مبلغین کی طرح کا ہے اور یہی انداز انہوں نے اپنی کتاب میں بھی قائم رکھا ہے۔

قرآن کریم اللہ تعالیٰ کا کلام ہے

و ان احد من المشركين استجارك فاجره حتى يسمع كلم اللّه ثم ابلغه مأمنه ذلك بانهم قوم لا يعلمون ١٠

"اور اگر مشرکین میں سے کوئی شخص پناہ مانگ کر تمہارے پاس آنا چاہے تو اسے پناہ دے دو یہاں تک کہ وہ "اللہ کا کلام" سن لے۔ پھر اسے اس کے مامن تک پہنچا دو۔ یہ اس لئے کرنا چاہئے کہ یہ لوگ علم نہیں رکھتے۔"

قرآن کریم کی تلاوت اگرچہ انسان ہی کرتا ہے لیکن اس کے باوجود بھی اللہ تعالیٰ اسے "کلام اللہ" قرار دیتا ہے۔

تنزيل الكتب من اللّه العزيز الحكيم ٠ انا انزلنا اليك الكتب بالحق فاعبداللّه مخلصا له الدين ٠ ١١

۱۰۔ التوبہ:۶ ۱۱۔ الزمر:۱،۲

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

"اس کتاب کا نزول اللہ زبردست اور دانا کی طرف سے ہے (اے محمدؐ) یہ کتاب ہم نے تمہاری طرف برحق نازل کی ہے۔ لہذا تم اللہ ہی کی بندگی کرو دین کو اسی کے لئے خالص کرتے ہوئے۔"

قرآن کریم کا ایک نام "الکتاب" بھی ہے اور کتاب کا مطلب ہے لکھی "ہوئی تحریر" اگرچہ سیاہی، کاغذ، چمڑا، ہڈی وغیرہ مخلوق ہیں، لیکن قرآن جب کتابی شکل اختیار کرلیتا ہے تو "کتاب اللہ" بن جاتا ہے۔

الم تر الی الذین لو توا نصیبا من الکتب یدعون الی کتاب اللّٰہ لیحکم بینھم ثم یتولی فریق منھم و ھم معرضون ۱۲

"تم نے دیکھا نہیں کہ جن لوگوں کو کتاب کے علم میں سے کچھ حصہ ملا ہے ان کا حال کیا ہے؟ انہیں جب "کتاب اللہ" کی طرف بلایا جاتا ہے تاکہ وہ ان کے درمیان فیصلہ کرے، تو ان میں سے ایک فریق اس سے پہلو تہی کرتا ہے اور اس فیصلے کی طرف آنے سے منہ پھیر جاتا ہے۔"

ذلك الكتب لا ريب فيه ۱۳

"یہ وہ (عظیم الشان) کتاب ہے کہ جس میں کوئی شک نہیں۔"

یعنی اس کتاب قرآن مجید کے "کلام اللہ" ہونے میں کوئی شک نہیں یہ اور بات ہے کہ موصوف کو اس کے "کلام اللہ" ہونے یا "کتاب اللہ" ہونے میں شک ہو۔ اگر یہ شک بھی پیدا ہوگیا کہ یہ اللہ کا کلام ہے یا مخلوق؟ تو ایمان ہی کہاں رہا؟ موصوف کے نزدیک تو یہ کوئی اہم مسئلہ ہی نہیں بلکہ ایک غیر ضروری مسئلہ ہے تو باقی مسائل کا کیا حال ہوگا؟ قرآن کریم جس پر عقیدہ توحید کی بنیاد ہے وہی موصوف کے نزدیک غیر ضروری ہے تو باقی عقائد کا تو اللہ

۱۲۔ آل عمران: ۲۳ ۱۳۔ البقرۃ: ۲

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

ہی حافظ ہے۔ اصل بات یہ ہے کہ موصوف نے قرآن و حدیث کے بجائے عقل کو معیار بنالیا ہے۔ ان کے نزدیک اب حق و باطل کی پہچان عقل کی کسوٹی ہے۔ اور اس طرح موصوف کل اللہ تعالیٰ کی ذات کا بھی انکار کردیں گے کیونکہ جب اللہ تعالیٰ کی صفات کا انکار ہوگیا تو اب صرف ایک ذات ہی باقی رہ گئی ہے۔ اس کے انکار میں بھی دیر نہ لگے گی۔ موصوف دراصل آج کل اپنے نفس کی پوجا کررہے ہیں اور اللہ تعالیٰ کے ساتھ اپنے نفس کو شریک ٹھہرا کر مشرک بن گئے ہیں۔

أفرأيت من اتخذ الهه هواه و اضله الله على علم و ختم على سمعه و قلبه و جعل على بصره غشوة فمن يهديه من بعد الله ا فلا تذكرون ١٤ ۰

"کیا تم نے اس شخص کے حال پر بھی غور کیا جس نے اپنی خواہش نفس کو اپنا الہ بنالیا اور اللہ نے علم کے باوجود اسے گمراہی میں پھینک دیا اور اس کے دل اور کانوں پر مہر لگادی اور اس کی آنکھوں پر پردہ ڈال دیا؟ اللہ کے بعد اب اور کون ہے جو اسے ہدایت دے؟ کیا تم لوگ کوئی سبق نہیں لیتے۔"

دوسرے مقام پر ارشاد ہے

ان الذين كفروا بالذكر لما جاءهم و انه لكتب عزيز ۰ لا ياتيه الباطل من بين يديه و لا من خلفه تنزيل من حكيم حميد ١٥ ۰

"بے شک جن لوگوں نے کلام نصیحت لے آنے پر اسے ماننے سے انکار کردیا۔ حالانکہ حقیقت یہ ہے کہ یہ ایک زبردست کتاب ہے۔ باطل نہ سامنے سے اس پر آسکتا ہے نہ پیچھے سے، یہ ایک حکیم و حمید کی نازل کردہ ہے۔"

۱۴۔ الجاثیہ: ۲۳ ‏ ‏ ۱۵۔ حم سجدہ: ۴۱، ۴۲

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

قرآن کریم کو مخلوق کہنے والا کافر ہے

موصوف کے نزدیک تو یہ کوئی اہم مسئلہ نہیں ہے اور ان کے بقول اسلام دشمن' سازشی عناصر نے اس مسئلہ کو مسلمانوں میں ہوا دی۔ لیکن آپ کو ابھی معلوم ہو جائے گا خود موصوف ہی اسلام دشمن اور سازشی ہیں چنانچہ اس مسئلہ کی اہمیت کا اندازہ آپ کو اس سے ہوگا کہ تمام محدثین کرامؒ اور سلف صالحینؒ نے قرآن کریم کو مخلوق کہنے والوں کو کافر قرار دیا ہے' اور اس مسئلہ پر انہوں نے باقاعدہ کتابیں لکھیں۔ امام بخاریؒ نے صحیح بخاری میں کتاب التوحید کے نام سے ایک پوری کتاب قائم کر کے باطل فرقوں کا رد کیا ہے' اور مسئلہ خلق قرآن پر ایک مستقل کتاب "خلق افعال العباد" لکھی اور ایسے تمام لوگوں کو کافر قرار دیا کہ جو قرآن کریم کو مخلوق کہتے ہیں۔ موصوف کے استاد بھی اب تک لوگوں کو دھوکا دیتے رہے ہیں کہ وہ امام بخاریؒ کے ساتھ ہیں لیکن اب ان کے شاگرد رشید نے اس پول کو کھول دیا کہ وہ امام بخاریؒ ہی کیا کسی بھی محدث کے ساتھ نہیں۔ البتہ وہ دشمنان اسلام اور سازشیوں یعنی جہم بن صفوان' الجعد بن درھم' بشر بن غیاث المریسی وغیرہ کے ساتھ ہیں اور ان ہی کے عقائد و نظریات کا وہ موجودہ دور میں پرچار کر رہے ہیں۔

(ا) امام عبداللہ بن مبارک رحمتہ اللہ علیہ

امام محمد بن اعینؒ بیان کرتے ہیں کہ میں نے امام نضر بن محمد رحمتہ اللہ علیہ کو فرماتے ہوئے سنا۔

من قال في هذه الآية (اننى انا الله لا اله الا انا فاعبدنى) مخلوق فهو كافر فجئت الى عبدالله بن المبارك فأخبرته قال: صدق ابو محمد عافاه

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

الله ما كان الله عز و جل لن نعبد مخلوقا ١٦

"جس شخص نے اس آیت "انني انا الله لا اله الا انا فاعبدني" (بے شک میں ہی "اللہ" ہوں میرے علاوہ کوئی الہ نہیں پس میری ہی عبادت کرو) کو مخلوق کہا تو وہ شخص کافر ہے (محمد بن اعین ؒ) کہتے ہیں کہ پھر میں امام عبداللہ بن مبارکؒ کے پاس آیا اور انہیں امام حمزؒ کے اس فتوی کی خبر دی تو انہوں نے فرمایا "امام ابو محمد نے سچ فرمایا ہے اللہ تعالیٰ انہیں عافیت دے۔ اللہ تعالیٰ نہیں چاہتا کہ ہم مخلوق کی عبادت کریں۔"

امام بخاری رحمتہ اللہ علیہ بیان کرتے ہیں کہ امام ابن مقاتلؒ کہتے ہیں کہ میں نے امام عبداللہ بن المبارکؒ کو فرماتے ہوئے سنا ہے۔

من قال (انني انا الله لا اله الا انا) مخلوق فهو كافر لا ينبغي لمخلوق ان يقول ذلك ١٧

"جس شخص نے یہ کہا کہ "انی انا اللہ لا الہ الا انا" مخلوق ہے تو وہ کافر ہے اور مخلوق کے لئے مناسب نہیں کہ وہ ایسی بات کہے" (کہ میری عبادت کرو)

امام عبداللہ بن مبارک رحمتہ اللہ علیہ کے متعلق علامہ الذہبی رحمتہ اللہ علیہ فرماتے ہیں: شیخ الاسلام، فخر المجاہدین، قدوۃ الزاہدین امام عبداللہ بن مبارک مروزی۔ آپ کی کنیت ابو عبدالرحمن ہے .... مرو کے رہنے والے علم کے سمندر اور نامور حافظ حدیث ہیں۔ ۱۱۸ھ میں پیدا ہوئے اور ۱۸۱ھ میں وفات پائی۔ امام مالکؒ وغیرہ کے ہم عصر ہیں (۱۸) محدثین کرام

۱۶۔ کتاب السنہ لامام عبداللہ بن احمد بن حنبلؒ (۱۔۱۱۰) طبع دار ابن القیم الدمام، ابوداؤد فی مسائل احمد (ص ۲۶۷) و البیہقی فی الاسماء والصفات (۱۔۳۸۶) و اللالکائی فی "اصول السنہ" برقم (۴۲۸) و صححہ الالبانی فی مختصر العلو (ص ۱۷۴) بحوالہ کتاب السنہ (۱۔۱۱۰)

۱۷۔ کتاب افعال العباد ص ۷ طبع مکتبہ و مطبعہ النہضتہ الحدیثہ مکہ

۱۸۔ تذکرۃ الحفاظ الرقم (۲۶۰)

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

میں امام عبداللہ بن مبارکؒ کی جو قدر و منزلت ہے وہ اھل علم ہی جانتے ہیں۔ ولکن المنافقین لا یفقھون

(۲) امام عبداللہ بن ادریس رحمہ اللہ

امام یحییٰ بن یوسف الزمی بیان کرتے ہیں کہ میں امام عبداللہ بن ادریسؒ کی خدمت میں حاضر ہوا تو ایک شخص نے ان سے عرض کیا:

یا ابا محمد ان قبلنا ناسا یقولون ان القرآن مخلوق فقال: من الیھود؟ قال: لا قال فمن النصاری؟ قال: لا قال فمن المجوس؟ قال: لا قال: فمن؟ قال من الموحدین قال: کذبوا لیس ھؤلاء بموحدین، ھؤلاء زنادقة من زعم ان القرآن مخلوق فقد زعم ان اللہ عز و جل مخلوق و من زعم ان اللہ تعالی مخلوق فقد کفر. ھؤلاء زنادقة ھؤلاء زنادقة [۱۹]

"اے ابو محمد! ہماری طرف کچھ لوگ ہیں جو کہتے ہیں قرآن کریم مخلوق ہے۔ امام عبداللہؒ نے پوچھا کیا یہ کہنے والے یہودی ہیں؟ اس نے کہا نہیں۔ انہوں نے پھر پوچھا کیا وہ عیسائی ہیں؟ اس نے کہا نہیں۔ انہوں نے پوچھا کیا وہ مجوسی ہیں؟ انہوں نے کہا نہیں۔ انہوں نے پوچھا پھر وہ کون لوگ ہیں؟ اس شخص نے کہا وہ موحدین (کہلاتے) ہیں۔"

امام ابن ادریسؒ نے فرمایا: انہوں نے جھوٹ کہا' وہ ہرگز موحدین نہیں ہیں بلکہ وہ زنادقہ (ملحد و کافر و مشرک) ہیں (انہوں نے فرمایا) جس نے یہ گمان کیا کہ قرآن مخلوق ہے تو اس نے زعم کیا کہ اللہ عزوجل مخلوق ہے اور جس نے اللہ تعالی کو مخلوق کہا اس نے کفر کیا۔ یہ لوگ زندیق ہیں' یہ لوگ زندیق ہیں۔"

۱۹۔ کتاب السنہ ص ۱۳ والآجری فی الشریعہ ص ۷۸)' واللالکائی فی اصول السنہ برقم (۴۲۲) و قال الشیخ الالبانی فی مختصر العلو (ص ۱۵۸) واسنادہ صحیح

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

امام بخاریؒ کی روایت میں اس روایت کے الفاظ یوں ہیں۔

قل فمن؟ قال: من اهل التوحید قال لیس هؤلاء من اهل التوحید هؤلاء الزنادقة من زعم ان القرآن مخلوق فقد زعم ان الله مخلوق یقول الله: بسم الله الرحمن الرحیم فالله لا یکون مخلوقا و الرحمن لا یکون مخلوقا و الرحیم لا یکون مخلوقا و هذا اصل الزنادقة من قال هذا فعلیه لعنة الله لاتجالسوهم و لا تناکحوهم ۲۰

انہوں نے پوچھا پھر یہ لوگ کون ہیں؟ اس شخص نے کہا یہ اہل توحید (توحیدی) ہیں۔ انہوں نے فرمایا: "یہ ہرگز اہل توحید نہیں ہیں بلکہ یہ زندیق ہیں جس نے قرآن کو مخلوق کہا تو اس نے گمان کیا کہ اللہ تعالیٰ بھی مخلوق ہے۔ اللہ تعالیٰ فرماتا ہے "بسم اللہ الرحمن الرحیم" پس اللہ مخلوق نہیں ہے۔ الرحمن مخلوق نہیں ہے' اور الرحیم مخلوق نہیں ہے۔ یہ لوگ دراصل زندیق ہیں' اور جس نے یہ کہا پس اس پر اللہ کی لعنت ہے۔ ان کے ساتھ نہ بیٹھو اور نہ ان سے شادی بیاہ کرو۔"

علامہ الذھبیؒ فرماتے ہیں: "امام عبداللہ بن ادریس اودی کوفی کی کنیت ابو محمد ہے۔ وہ حجت' محدثین کے پیشوا اور کوفہ کے رہنے والے ایک بلند پایہ عالم ہیں۔ وہ امام مالکؒ اور امام عبداللہ بن مبارکؒ کے استاد ہیں۔ امام یعقوب بن شیبہؒ کہتے ہیں: "عالم فاضل تھے اپنے فتوے اور مسلک میں اہل مدینہ کا اتباع کرتے تھے اور کوفیوں کی مخالفت کرتے تھے۔" (۲۱)

امام ابوحاتم الرازیؒ فرماتے ہیں: "وہ حجت ہیں اور ان کی احادیث کو بطور حجت پیش کیا جاتا ہے اور وہ مسلمانوں کے اماموں میں سے ایک امام ہیں۔" امام احمد حنبلؒ فرماتے ہیں: "عبداللہ بن ادریس یگانہ روزگار تھے۔" امام النسائیؒ فرماتے ہیں "وہ ثقہ ثبت ہیں" امام ابن سعدؒ فرماتے ہیں "وہ ثقہ مامون' کثیر الحدیث اور حجت ہیں اور صاحب سنت و جماعت ہیں"

۔ کتاب خلق افعال العباد ص ۷ ۲۱۔ تذکرۃ الحفاظ رقم ۲۴۲

www.KitaboSunnat.com

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

۱۱۰ھ میں پیدا ہوئے اور ۱۹۲ھ میں وفات پائی۔(۲۲)

امام عبداللہ بن ادریسؒ کے بیان سے واضح ہوا کہ قرآن کریم کو مخلوق کہنے والے کافر اور زندیق (ملحد و کافر و مشرک) ہیں' اور ایسے لوگ یہود و نصاری اور مجوسی تو ہوسکتے ہیں مسلمان نہیں ہوسکتے۔ کیونکہ جب یہ سازشی و بے دین قرآن کریم ہی کو اللہ کا کلام نہیں مانتے تو توحید کو کیا مانیں گے۔ معلوم ہوا کہ ان کے توحید وغیرہ کے بلند و بانگ دعوے بھی سراسر جھوٹ ہیں بلکہ ہاتھی کے ان دانتوں کے مترادف ہیں کہ جو صرف دکھانے کے ہوتے ہیں۔ یہ لوگ دراصل اپنے نفس کے پجاری ہیں اور قرآن و حدیث کا نام بھی صرف اپنے دفاع کے لئے لیتے ہیں کیونکہ جو آیت و حدیث ان کے مسلک کے خلاف ہوتی ہے تو اس کا انکار کردیتے ہیں یا اس کو وہ معنی پہناتے ہیں کہ مسٹر پرویز بھی ان کے اس علم کلام کے سامنے حیران و ششدر رہ جائے' اور امام احمد بن حنبلؒ پر یہودیت کا الزام لگانے والے خود قرآن کو مخلوق قرار دے کر امام عبداللہ بن ادریسؒ کی نگاہ میں یہودی' عیسائی اور مجوسی قرار پائے۔ ذلک جزاءوا الظلمین

(۳) امام وکیع بن الجراح رحمہ اللہ

امام ابو جعفر السویدیؒ بیان کرتے ہیں کہ میں نے امام وکیعؒ کو کہتے ہوئے سنا۔

من قال القرآن مخلوق، فقد کفر ۲۳

"جس نے قرآن کو مخلوق کہا اس نے کفر کیا۔"

امام ابوبکر بن ابی شیبہؒ بیان کرتے ہیں کہ امام وکیعؒ نے فرمایا:

۲۲۔ ایضا

۲۳۔ کتاب السنہ ص ۱۱۷

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

من زعم ان القرآن مخلوق فقد زعم انه محدث و من زعم انه محدث فقد كفر ٢٤

"جس نے یہ گمان کیا کہ قرآن مخلوق ہے تو اس نے اسے محدث (فانی) سمجھا اور جس نے اسے محدث مانا اس نے کفر کیا۔"

علامہ ذھبیؒ فرماتے ہیں۔ "امام وکیع بن جراح رواسی کوفی کی کنیت ابو سفیان ہے۔ کوفہ کے رہنے والے ممتاز حافظ حدیث اور چوٹی کے اماموں میں سے ایک امام ہیں۔ پختہ کار عالم اور عراق کے محدث ہیں۔" ۱۲۹ھ میں پیدا ہوئے اور ۱۹۷ھ میں وفات پائی۔ (۲۵)

(۴) امام سفیان ثوری رحمہ اللہ

جناب شعیب بن حربؒ بیان کرتے ہیں کہ ایک دفعہ میں نے امام سفیان ثوریؒ سے کہا سنت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے متعلق مجھے کوئی ایسی بات بتایئے جس سے مجھے نفع ہو اور جب میں اللہ کے پاس جاؤں تو کہہ سکوں اے اللہ یہ بات مجھے سفیانؒ نے بتائی تھی' میری نجات ہو جائے اور اس کی ذمہ داری آپ پر عائد ہو' امام سفیانؒ نے فرمایا لکھئے۔

بسم الله الرحمن الرحيم، القرآن كلام الله غير مخلوق منه بدأ و اليه يعود من قال غير هذا فهو كافر ٢٦

۲۴۔ کتاب السنہ ص ۱۱۵ والبیہقی فی الاسماء والصفات (۱۔ ۳۸۷) واللالکائی فی اصول السنہ برقم (۴۳۴) واسنادہ صحیح کما قال الدکتور محمد بن سعید بن سالم القحطانی فی التحقیق علی کتاب السنہ ص ۱۱۵

۲۵۔ تذکرۃ الحفاظ الرقم (۲۸۴)

۲۶۔ تذکرۃ الحفاظ الرقم (۱۹۸) علامہ ذھبی نے اس روایت کو امام اللالکائی کی کتاب اصول السنہ سے نقل کیا اور فرماتے ہیں یہ بیان امام سفیانؒ سے ثابت ہے اور اس کی سند میں واقع ہونے والا راوی المخلص کا استاد (شعیب بن محمدؒ) ثقہ ہے۔

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

"بسم اللہ الرحمن الرحیم" قرآن کریم اللہ تعالی کا کلام' غیر مخلوق ہے۔ اسی کی طرف سے شروع ہوا اور اسی کی طرف لوٹے گا۔ جو اس کے خلاف اعتقاد رکھے وہ کافر ہے۔"

علامہ ذہبیؒ فرماتے ہیں: شیخ الاسلام امام سفیان ثوریؒ کوفہ کے رہنے والے نامور فقیہ اور سید الحفاظ ہیں۔" یہ امام عبداللہ بن مبارکؒ وغیرہ کے استاذ ہیں امام شعبہؒ امام یحییٰ بن معینؒ اور محدثین کی ایک جماعت نے آپ کو "امیر المومنین فی الحدیث" کا خطاب دیا ہے امام عبداللہ بن مبارکؒ فرماتے ہیں میں نے ایک ہزار ایک سو شیوخ سے علم حاصل کیا ہے اور ان میں سے ایک بھی سفیان ثوریؒ سے افضل نہیں ہے۔ امام شعبہؒ فرماتے ہیں۔ سفیان مجھ سے زیادہ حدیث یاد رکھنے والے ہیں' امام ورقاءؒ کہتے ہیں: "امام سفیانؒ نے اپنے جیسا کوئی آدمی نہیں دیکھا۔" امام احمدؒ فرماتے ہیں: میرے دل میں سفیانؒ سے آگے کوئی نہیں ہے۔ ۹۷ھ میں پیدا ہوئے اور ۱۶۱ھ میں وفات پائی۔ ۲۷

امام سفیان ثوریؒ نے اس مسئلہ کو کتنی اہمیت سے بیان کیا ہے اس کا اندازہ ہر اہل علم کر سکتا ہے۔

(۵) امام حماد بن ابی سلیمانؒ

امام حمادؒ امام ابو حنیفہؒ کے مشہور استاد ہیں۔ امام بخاری رحمتہ اللہ علیہ روایت کرتے ہیں کہ امام سفیان ثوریؒ نے کہا کہ مجھ سے حماد نے کہا:

ابلغ ابا حنيفة المشرك انى برئ منه قال و كان يقول القرآن مخلوق ۲۸

۲۷۔ تذکرۃ الحفاظ الرقم (۱۹۸)

۲۸۔ التاریخ الکبیر للبخاری ق ۲ ج ۲ ص ۷۲ طبع حیدر آباد دکن۔

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

"میری طرف سے ابو حنیفہ مشرک سے کہہ دو کہ میں اس سے بیزار ہوں کیونکہ وہ قرآن کو مخلوق کہتا ہے۔"

امام ابو حنیفہؒ شروع میں خلق قرآن کے قائل تھے اور انہیں کئی مرتبہ اس عقیدہ سے توبہ کرائی گئی اور آخر میں وہ اس عقیدہ سے بالکل تائب ہوگئے تھے اور قرآن کو مخلوق کہنے والوں کو کافر کہنے لگے تھے۔ جیسا کہ آگے آئے گا۔ امام حماد پہلے پہل صحیح عقیدہ کے مالک تھے لیکن آخر میں مرجیہ ہوگئے تھے۔۲۹ البتہ خلق قرآن کے بارے میں وہ انتہائی سخت تھے اور قرآن کو مخلوق کہنے والوں کو کافر و مشرک کہتے تھے۔

(۶) امام ابو حنیفہ رحمہ اللہ

جناب محمد بن سابقؒ بیان کرتے ہیں کہ میں نے قاضی ابو یوسفؒ سے پوچھا کہ کیا ابو حنیفہ کہا کرتے تھے کہ:

القرآن مخلوق؟ قال معاذ اللّٰہ و لا انا اقولہ فقلت: أ کان یری رأی جہم؟ فقال: معاذ اللّٰہ و لا انا أقولہ ۳۰

قرآن مخلوق ہے؟ فرمایا: معاذ اللہ (اللہ کی پناہ) (کہ وہ قرآن کو مخلوق کہیں) اور نہ ہی میں ایسی بات کہتا ہوں۔ میں نے کہا: کیا ابو حنیفہؒ جہمی عقیدہ رکھتے تھے؟ انہوں نے فرمایا: معاذ اللہ اور نہ ہی میں ایسا عقیدہ رکھتا ہوں۔"

۲۹۔ تاریخ ابی زرعہ (۲۔ ۶۷۵، ۱۔ ۲۹۵) بحوالہ اللمحات الی مانی انوار الباری: من اللمحات (۲۔۵) تالیف علامہ محمد رئیس ندوی۔

۳۰۔ کتاب الاسماء و الصفات للامام البیہقیؒ (۱۔ ۳۸۸) طبع سانگلہ ہل۔ و فی "الاعتقاد" للبیہقی: ۱۵ باب القول فی القرآن امام البیہقی رحمہ اللہ اس روایت کے بارے میں فرماتے ہیں: رواۃ ثقات اس کے راوی ثقہ ہیں۔

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

قاضی ابو یوسفؒ بیان کرتے ہیں۔

كلمت ابا حنيفة رحمه الله تعالى سنة جرداء فى ان القرآن مخلوق ام لا؟ فاتفق رأيه و رأيى على ان من قال القرآن مخلوق فهو كافر ۳۱

میں نے ایک سال ابو حنیفہ رحمہ اللہ تعالیٰ سے اس مسئلہ پر دو ٹوک گفتگو کی کہ آیا قرآن مخلوق ہے یا نہیں؟ تو ان کی اور میری رائے اس پر متفق ہو گئی کہ جس شخص نے یہ کہا کہ قرآن مخلوق ہے تو وہ کافر ہے۔"

امام ابو حنیفہؒ کوفہ کے رہنے والے عراق کے بلند پایہ فقیہ ہیں انہوں نے فقہ کی تعلیم حماد بن ابی سلیمانؒ سے حاصل کی۔ وہ (فقہ میں) امامت کے درجہ تک پہنچے ہوئے عالم باعمل' پرہیزگار' عبادت گزار اور جلیل القدر شخصیت کے مالک تھے۔ ۳۲

حافظہ کی وجہ سے حدیث میں ضعیف سمجھے جاتے ہیں اور دین میں رائے و قیاس کو اختیار کرنے کی وجہ سے امام اھل الرائے کا لقب پایا۔ ۲۰ ان کی فضیلت و منقبت میں بے شمار من گھڑت اور جھوٹی روایات مشہور ہیں: مثلاً چالیس سال تک عشاء کے وضو سے فجر کی نماز ادا کرنا' وضو کرتے ہوئے لوگوں کے گناہ دھلتے ہوئے دیکھنا (کشف ہونا) ان کے لئے یہ حدیث بھی گھڑی گئی "ابو حنیفہ میری امت کا چراغ ہیں۔" وغیرہ

۳۱۔ کتاب الاسماء و الصفات (۱ ۔ ۳۸۸) للبیہقی۔ امام ابو عبداللہ فرماتے ہیں: رواۃ ہذا کلہم ثقات اس روایت کے تمام راوی ثقہ ہیں۔

۳۲۔ تذکرۃ الحفاظ الرقم (۱۶۳)

۳۳ ۔ میزان الاعتدال (۴ ۔ ۲۶۵)' دیوان الضعفاء الذھبی۔ نیز ملاحظہ فرمائیں: سلسلۃ الاحادیث الضعیفۃ (۲۔۳۶۵ تا ۳۶۹)

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

(۷) امام الشافعی رحمہ اللہ

امام علی بن سہل الرملیؒ بیان کرتے ہیں کہ میں نے امام شافعیؒ سے قرآن کے متعلق پوچھا تو انہوں نے فرمایا: قرآن اللہ کا کلام ہے' نازل شدہ' غیر مخلوق ہے۔ میں نے سوال کیا کہ اگر کوئی اسے مخلوق کہے تو آپ کا اس کے متعلق کیا فتوی ہے؟ فرمایا: میرے نزدیک وہ کافر ہے اور امام الشافعیؒ فرماتے ہیں "میں اپنے جس استاذ سے بھی ملا ہوں تو اس کا اس شخص کے متعلق کہ جو قرآن کو مخلوق کہتا ہے یہی فتوی ہے کہ وہ کافر ہے۔"۳۴

(۸) امام مالک رحمہ اللہ

امام مالکؒ فرماتے ہیں کہ "جو شخص قرآن کریم کو مخلوق کہتا ہے اسے مار کے ذریعے صدمہ پہنچایا جائے اور قید کردیا جائے یہاں تک کہ وہ (قید ہی میں) مرجائے۔"۳۵

(۹) امام علی بن المدینی رحمہ اللہ

امام بخاریؒ بیان کرتے ہیں کہ امام علی بن المدینیؒ نے فرمایا: قرآن اللہ کا کلام ہے۔ اور جو اسے مخلوق کہے وہ کافر ہے اور ایسے شخص کے پیچھے نماز بھی نہ پڑھی جائے۔"۳۶

علامہ ذہبیؒ فرماتے ہیں: "حافظ زمانہ' اہل الحدیث کے پیشوا امام علی بن مدینی بصری.....

امام ابوحاتم الرازیؒ فرماتے ہیں "علی بن مدینی لوگوں میں حدیث اور اس کی علل کی معرفت میں علم کا پہاڑ تھے میں نے امام احمد بن حنبلؒ کو کبھی ان کا نام لیتے ہوئے نہیں سنا ہمیشہ ان کی

۳۴۔ سنن الکبری للبیہقی (۱۰۔۲۰۶)

۳۵۔ کتاب السنۃ (۱۔۱۰۷) ورجالہ ثقات

۳۶۔ خلق افعال العباد ص ۹

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

تعظیم و تکریم کے پیش نظر ان کی کنیت سے ہی ان کا ذکر فرمایا کرتے تھے۔" امام بخاریؒ فرماتے ہیں "جتنا میں نے اپنے آپ کو علی بن مدینیؒ کے سامنے چھوٹا پایا ہے اتنا کسی استاذ کے سامنے نہیں پایا۔ ۳۷ ان کے متعلق دوسرے ائمہ کے اقوال کے لئے ملاحظہ فرمائیں تذکرۃ الحفاظ

اوپر ہم نے جن ائمہ کا ذکر کیا ہے یہ تمام کے تمام امام احمد بن حنبلؒ سے پہلے گزرے ہیں اور یہ سب کے سب قرآن کو مخلوق کہنے والوں کو کافر کہتے ہیں۔ بعض ائمہ کا ذکر امام بخاریؒ نے بھی کیا ہے۔

(۱۰) امام بخاری رحمہ اللہ

امام فربریؒ فرماتے ہیں کہ میں نے امام بخاریؒ کو فرماتے ہوئے سنا :

القرآن کلام اللہ غیر مخلوق ومن قال مخلوق فھو کافر

" قرآن اللہ کا کلام ہے، غیر مخلوق ہے اور جو کہتا ہے کہ وہ مخلوق ہے تو وہ کافر ہے۔"

(سیر اعلام النبلاء ج ۱۲ ص ۴۵۶)

امام بخاریؒ لکھتے ہیں "قرآن اللہ کا کلام ہے اور غیر مخلوق ہے۔" ۳۸ دوسرے مقام پر فرماتے ہیں: "امام سفیان بن عیینہؒ، امام معاذ بن معاذؒ، امام الحجاج بن محمدؒ، امام محمد بن یوسفؒ، امام عاصم بن علی بن عاصم، امام یحیٰی بن یحیٰی اور دیگر اھل علم بھی فرماتے ہیں کہ جس نے قرآن کو مخلوق کہا وہ کافر ہے۔ امام محمد بن یوسفؒ فرماتے ہیں جو شخص کہے کہ اللہ تعالیٰ عرش پر نہیں ہے تو وہ کافر ہے، اور امام محمد بن یوسفؒ سے پوچھا گیا کہ آپ نے (بے شمار) لوگوں کو پایا ہے (یعنی بے شمار اساتذہ سے علم حاصل کیا ہے) کیا ان میں سے کسی کو قرآن کو مخلوق کہتے ہوئے بھی سنا ہے تو انہوں نے فرمایا ان کے ساتھ شیطان اس طرح کا کلام کرتا ہے اور جو اس

۳۷۔ تذکرۃ الحفاظ الرقم ۴۳۶

۳۸۔ خلق افعال العباد ص ۲۹

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

طرح کا کلام کرے (یعنی قرآن کو مخلوق کہے) تو وہ جہمی ہے اور جہمی کافر ہے۔" ۳۹

ان کے علاوہ امام بخاریؒ نے امام وھب بن جریرؒ امام ابوبکر بن عیاشؒ امام سفیان ثوریؒ امام عبداللہ بن مبارکؒ امام عبداللہ بن ادریس امام علی بن المدینیؒ امام وکیعؒ امام ابوالولیدؒ امام محمد بن عبیدؒ امام سلام بن ابی سلامؒ امام یزید بن ھارونؒ امام سلیمان بن داود الھاشمیؒ امام سہل ابن مزاحمؒ امام یحیٰی بن سعیدؒ امام ابن عیینہؒ امام عبدالرحمن بن مہدیؒ وغیرہ کے تفصیلی فتاوے نقل فرمائیں ہیں۔ ملاحظہ فرمائیں۔ خلق افعال العباد

امام بخاریؒ پر یہ الزام لگایا گیا کہ وہ "لفظی بالقرآن مخلوق" کے قائل ہیں امام بخاریؒ نے اس کی تردید کے لئے کتاب خلق افعال العباد تصنیف فرمائی اور اس میں وضاحت فرمائی کہ جو میری طرف اس بات کو منسوب کرتا ہے کہ میں "لفظی بالقرآن مخلوق" کا قائل ہوں تو وہ جھوٹا ہے۔ البتہ میں یہ کہتا ہوں کہ بندوں کے افعال مخلوق ہیں۔ اسی طرح انہوں نے ان لوگوں کا رد کیا جو تلاوت، متلو القرائت اور مقروء کے درمیان فرق نہیں کرتے۔ دراصل "لفظی بالقرآن مخلوق" کا قول الحسین بن علی الکرابیسی کا ہے جب اھل علم نے اس کا یہ قول سنا تو اس کا سخت رد فرمایا اور امام احمد بن حنبلؒ نے سب سے زیادہ اس کی تردید فرمائی (راجع الی کتاب السنہ ج ۱ ص ۱۶۳ تا ۱۶۶) اس کی مکمل تفصیل کتاب خلق افعال العباد کے آخر میں (ص ۸۰) پر ملاحظہ فرمائیں۔ نیز ملاحظہ فرمائیں: ھدی الساری مقدمہ فتح الباری ص ۴۹۰، ۴۹۱ سیر اعلام النبلا ج ۱۲ ص ۴۵۳، ۴۵۴، ۴۵۷، ۴۵۸

قرآن کو مخلوق کس نے کہا؟

دور صحابہ کرامؓ ہی سے فرق باطلہ نے اس مسئلہ کو خفیہ طور پر اٹھانا شروع کر دیا تھا اور

۳۹۔ خلق افعال العبادہ ص ۱۱

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

اس مسئلہ پر کبھی کبھار گفتگو بھی ہوتی تھی لیکن اس مسئلہ کو سب سے پہلے کس نے اٹھایا؟ اس کے متعلق کچھ معلوم نہ ہوسکا البتہ اہل حق کے سامنے جب اس طرح کا کوئی مسئلہ آتا تو وہ وضاحت کردیتے کہ قرآن اللہ کا کلام ہے اور غیر مخلوق ہے۔

امام سفیان بن عیینہؒ فرماتے ہیں:

ادرکت مشیختنا مذ سبعین سنة منهم عمرو بن دینار یقولون القرآن کلام الله و لیس بمخلوق ۴۰

"ستر سال سے میں نے اپنے مشائخ کو کہ جن میں امام عمرو بن دینارؒ بھی شامل ہیں یہ کہتے سنا کہ قرآن اللہ کا کلام ہے اور مخلوق نہیں ہے"۔

مشیختنا کا لفظ انہیں شیوخ کے لئے استعمال کیا جاتا ہے کہ جن سے انسان تعلیم حاصل کرتا ہے

امام سفیان بن عیینہ رحمہ اللہ

علامہ ذہبیؒ فرماتے ہیں۔ "محدث حرم امام سفیان بن عیینہ رحمہ اللہ ہلالی کی کنیت ابو محمد ہے۔ وہ کوفہ کے رہنے والے بہت بڑے عالم، شیخ الاسلام اور نامور حافظ حدیث ہیں۔ یہ امام عبداللہ بن مبارکؒ امام عبدالرحمن بن مہدیؒ امام شافعیؒ امام احمد بن حنبلؒ امام یحیٰ بن معینؒ امام اسحق بن راھویہؒ وغیرہ کے استاذ ہیں وہ امام، حجت، حافظ حدیث، وسیع العلم اور جلیل القدر انسان تھے۔ امام شافعیؒ فرماتے ہیں کہ اگر امام مالکؒ اور امام سفیان بن عیینہؒ نہ ہوتے تو حجاز سے علم حدیث ختم ہو جاتا۔ ۱۰۷ھ میں پیدا ہوئے اور ۱۹۸ھ میں وفات پائی۔ ۴۱

۴۰۔ خلق افعال العباد ص ۷ کتاب الاسماء والصفات (۱۔۳۸۱)

۴۱۔ تذکرۃ رقم ۲۴۹۔

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

امام عمرو بن دینار رحمہ اللہ

علامہ ذہبیؒ فرماتے ہیں: "ممتاز حافظ حدیث امام عمرو بن دینار رحمہ اللہ کی کنیت ابو محمد ہے۔ وہ عبداللہ بن عباسؓ، عبداللہ بن عمرؓ، جابر بن عبداللہؓ، بجالہ بن عبدۃ اور انس بن مالکؓ جیسے عظیم صحابہ کرامؓ کے شاگرد ہیں' اور امام سفیان بن عیینہؒ کے استاذ ہیں وہ ۴۶ھ میں پیدا ہوئے اور ۱۲۶ھ میں وفات پائی۔[۴۲] امام سفیانؒ چودہ سال کی عمر میں ۱۲۲ھ میں امام عمرو بن دینارؒ کے مدرسہ میں داخل ہوئے اور یہ بات انہوں نے غالبا ۱۹۲ھ میں فرمائی تھی اور ستر کا عدد بسا اوقات مبالغہ کے لئے بھی بولا جاتا ہے جس کا مطلب یہ ہوا کہ ان کے اساتذہ کرامؒ کثرت کے ساتھ یہ کہا کرتے تھے کہ قرآن مخلوق نہیں ہے' اور یہی بات امام عمرو بن دینارؒ نے بھی ارشاد فرمائی۔ امام سفیانؒ بیان کرتے ہیں کہ امام عمرو بن دینارؒ فرماتے ہیں۔

ادرکت الناس منذ سبعین سنة یقولون اللّٰه الخالق و ما سواه مخلوق و القرآن کلام اللّٰه عز و جل ٤٣

"میں نے لوگوں کو ستر سال سے یہ کہتے ہوئے سنا ہے اللہ خالق ہے اور اس کے سوا سب مخلوق ہے اور قرآن اللہ عزوجل کا کلام ہے۔"

اور دوسری روایت میں ہے: "میں نے ستر سال سے اپنے مشائخ (اساتذہ) کو یہ کہتے ہوئے سنا ہے کہ قرآن اللہ کا کلام ہے اور مخلوق نہیں ہے"[۴۴]

امام اسحاق بن راہویہ' امام عمرو بن دینارؒ کا قول نقل کرنے کے بعد فرماتے ہیں "امام عمرو بن دینارؒ نے جلیل القدر بدری اور مہاجر و انصاری صحابہ کرام مثلا جابر بن عبداللہؓ، ابو سعید الخدریؓ، عبداللہ بن عمروؓ، عبداللہ بن عباسؓ، عبداللہ بن زبیرؓ نیز جلیل القدر تابعین کو پایا

۴۲۔ تذکرۃ رقم ۹۸

۴۳۔ السنن الکبریٰ للبیہقی (۱۰۔۲۰۵)   ۴۴۔ کتاب الاسماء والصفات (۱۔۳۸۱'۳۸۲)

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

ہے۔ اس امت کا صدر یعنی زمانہ اسلاف اسی موقف پر گذرا کہ اس سلسلے (یعنی قرآن کے کلام اللہ لیس مخلوق) میں اسلاف کے درمیان اختلاف نہیں تھا۔" ۴۵

معلوم ہوا کہ شروع سے سلف صالحینؒ اور صحابہ کرامؓ کا یہی عقیدہ رہا ہے کہ قرآن کریم اللہ تعالیٰ کا کلام اور غیر مخلوق ہے۔ اس عقیدہ کا انکار سب سے پہلے مرجیہ فرقہ نے کیا اور مرجیہ فرقہ نے جہمیہ فرقہ کو جنم دیا۔ امام وکیعؒ فرماتے ہیں۔

احدثوا هؤلاء المرجئة الجهمية و الجهمية كفار ٤٦

"مرجیہ نے ترقی کر کے جہمی مذہب کو ایجاد کر ڈالا ہے اور جہمی دراصل کفار ہیں۔"

امام حبیب بن ابی حبیب رحمہ اللہ بیان کرتے ہیں کہ میں نے عید الاضحیٰ کے دن واسط میں اس بات کا مشاہدہ کیا کہ (گورنر کوفہ) خالد بن عبداللہ قیسریؒ نے لوگوں سے کہا کہ تم جاؤ اور اپنی اپنی قربانیوں کو ذبح کرو اللہ تعالیٰ تم سے اس عمل کو قبول فرمائے اور بے شک میں جعد بن درھم کو ذبح کرتا ہوں کیونکہ اس کا خیال ہے کہ "اللہ تعالیٰ نے ابراہیمؑ کو خلیل نہیں بنایا اور نہ ہی اس نے موسیٰؑ سے کلام کیا اور اللہ تعالیٰ بہت ہی بلند ہے الجعد بن درھم کے اس قول سے۔ پھر خالد قیسریؒ منبر سے نیچے اترا اور اسے ذبح کر دیا۔ امام قتیبہؒ فرماتے ہیں کہ مجھے معلوم ہوا کہ جہم علم کلام میں جعد بن درھم مذکور کا شاگرد تھا۔" ۴۷

محدثین کرامؒ کے بالمقابل باطل پرست اور گمراہ تھے ان کے سرغنوں کا تذکرہ بھی ملاحظہ

۴۵۔ کتاب الاسماء الصفات (ا۔ ۳۸۱، ۳۸۴) سنن الکبری (۱۰۔ ۲۰۵)

۴۶۔ خلق افعال العباد ص ۹

۴۷۔ خلق افعال العباد ص ۷ و تاریخ کبیر ترجمہ محمد بن حبیب بن ابی حبیب کتاب الاسماء و الصفات (ا۔ ۳۹۴) السنن الکبری (۱۰۔ ۲۰۵)

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

فرمائیں!

(۱) جہم بن صفوان

جہمی فرقہ کے بانی جہم بن صفوان ہے جو خراسان سے تعلق رکھتا تھا۔ اسی کا یہ عقیدہ تھا کہ اللہ تعالیٰ نے ابراہیم علیہ السلام کو خلیل نہیں بنایا اور موسیٰ علیہ السلام سے کلام نہیں کیا۔ (اس طرح اس نے واضح طور پر قرآن کا انکار کر دیا) اسی کا یہ ردی اور نجس عقیدہ تھا کہ قرآن کریم مخلوق ہے' اور اس نے اللہ تعالیٰ کی ازلی صفات کا بھی انکار کر دیا تھا اور وہ جنت و جہنم کے فنا کا عقیدہ رکھتا تھا' اور وہ یہ بھی کہتا تھا کہ ایمان صرف معرفت کا نام ہے اور کفر جہل کا نام ہے۔ اس مرتد کو بھی بنو امیہ کے آخری تاجدار کے زمانے میں سلم بن احوز نے ۱۲۸ھ میں قتل کر دیا تھا۔ اس کا یہ عقیدہ بھی تھا کہ اللہ تعالیٰ عرش پر نہیں ہے بلکہ وہ عرش و فرش پر ہر جگہ ہے کوئی مقام ایسا نہیں ہے کہ جہاں اللہ تعالیٰ نہ ہو۔ یعنی ہر جگہ حاضر و ناظر کے عقیدہ کا بانی بھی وہی تھا۔[۴۸] علامہ ذہبیؒ فرماتے ہیں: "جہم بن صفوان ابو محرز السمرقندی گمراہ اور مبتدع تھا' جہمی فرقہ کا بانی تھا۔ صغار تابعین کے زمانے میں ہلاک ہوا۔ میرے علم میں اس نے کوئی چیز روایت نہیں کی لیکن اس نے شر عظیم کو پیدا کیا۔"[۴۹]

امام یزید بن ہارون رحمہ اللہ فرماتے ہیں: اللہ تعالیٰ الجہم پر لعنت فرمائے اور جو کچھ اس نے بکواس کی ہے اس پر بھی وہ کافر منکر (حق) تھا اس نے اکیس دن تک اس شک کے بناء پر

۴۸۔ حاشیہ کتاب السنہ ص ۱۴۲ الرد علی الزنادقہ والجہمیہ للامام احمد (ص ۴۳۔۵۰) مقالات الاسلامیین (۱۔۳۳۸)' تاریخ الطبری (۷۔۳۳۰)

۴۹۔ میزان الاعتدال (۱۔۴۲۶)

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

نمازیں چھوڑ دیں کہ وہ دین سے مرتد ہو چکا ہے اور اس نے اسلام میں شک کیا اور سلم بن احوزؒ نے اس کے اسی قول کی بناء پر اسے قتل کر دیا۔"۵۰

امام یزید بن ہارونؒ کے متعلق علامہ ذہبیؒ فرماتے ہیں "شیخ الاسلام یزید بن ہارون واسطیؒ محدثین کے پیشوا اور نامور حافظ حدیث ہیں۔ ۱۱۸ھ میں پیدا ہوئے اور ۲۰۶ھ میں وفات پائی۔ اس جلیل القدر امام کے جیتے جی خلیفہ مامون الرشید نے بھی ان کے ڈر سے قرآن کے مخلوق ہونے کا اعلان نہیں کیا۔"۵۱ تفصیل تذکرۃ الحفاظ میں۔

(۲) بشر بن غیاث المریسی

علامہ ذہبیؒ فرماتے ہیں: بشر بن غیاث المریسی متبدع اور گمراہ تھا وہ اس قابل ہی نہیں کہ اس سے روایت لی جائے اور نہ اس کے لئے کوئی بزرگی ہے۔ اس نے فقہ کی تعلیم قاضی ابو یوسف سے حاصل کی اور اس میں ماہر ہو گیا اور علم کلام کا بھرپور مطالعہ کیا۔ پھر اس نے خلق قرآن کے مسئلہ کو خوب واضح کیا اور اس پر مناظرہ کیا اور اس نے الجہم بن صفوان کو نہیں پایا اور اسی کا عقیدہ اختیار کر لیا اور اس کی طرف سے دلائل پیش کیئے اور اس عقیدہ کی طرف لوگوں کو دعوت دی اور اس نے حماد بن سلمہؒ وغیرہ سے سنا امام ابو النضر ہاشم بن القاسم کہتے ہیں: بشر المریسی کا والد یہودی تھا اور وہ نصر بن مالک کے بازار میں قصاب اور صباغ (رنگ ریز) تھا۔ (صباغ اس جھوٹے کو بھی کہتے ہیں کہ جو اپنی چرب زبانی سے بات کو رنگ دے۔ جیسا کہ دعوت قرآن کا انداز ہے) امام احمد بن حنبلؒ فرماتے ہیں: میں نے امام عبدالرحمن بن مہدیؒ سے ان دنوں میں سنا کہ جن دنوں میں بشر نے اس باطل عقیدہ کا اظہار کیا تھا کہ "جو یہ دعویٰ کرے کہ اللہ تعالیٰ نے موسیٰ علیہ السلام سے کلام نہیں کیا تو اس سے توبہ کرائی جائے اگر وہ

۵۰۔ کتاب السنۃ (۱۔۱۴۷)	۵۱۔ تذکرۃ الحفاظ الرقم (۲۹۸)

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

توبہ کرلے تو درست ہے ورنہ اس کی گردن ماردی جائے۔" امام المروزیؒ فرماتے ہیں: میں نے امام ابو عبداللہ کو بشر کا ذکر کرتے ہوئے سنا پس فرمایا: "اس کا باپ یہودی تھا اور بشر نے قاضی ابو یوسفؒ کی مجلس میں (اس مسئلہ پر گفتگو کرتے ہوئے) شور مچایا (جیسا کہ ڈاکٹر عثمانی صاحب کی بھی عادت تھی ۵۲) تو قاضی ابو یوسفؒ نے اس سے کہا اگر تو باز نہ آیا اور فساد کیا تو میں تجھ پر سختی کروں گا۔ امام قتیبہ بن سعیدؒ فرماتے ہیں: بشر المریسی کافر ہے۔ امام یزید بن ہارونؒ فرماتے ہیں: کیا تم میں سے کوئی جوان ایسا نہیں کہ جو اسے قتل کردے؟ امام البو یعلیٰ کہتے ہیں کہ میں نے امام شافعیؒ کو فرماتے ہوئے سنا: میں نے المریسی سے قرعہ اندازی کے بارے میں مناظرہ کیا اور دلیل کے طور پر جناب عمران بن حصینؓ کی حدیث پیش کی تو اس نے اس حدیث کو جھٹلاتے ہوئے کہا کہ یہ جوا ہے۔ پھر میں ابو البختری قاضی کے پاس آیا اور اس کے سامنے یہ واقعہ بیان کیا تو اس نے کہا: اے ابو عبداللہ ایک اور گواہ لے آؤ تو میں اسے پھانسی دے دوں۔"

امام الخطیب بغدادیؒ فرماتے ہیں کہ اس سے بہت سے اقوال شنیعہ (برے اقوال) روایت کئے گئے ہیں اور اہل علم کی اس کے متعلق بری رائے ہے (کہ وہ برا آدمی تھا) امام ابو زرعہ رازیؒ فرماتے ہیں: بشر المریسی زندیق ہے حافظ ابن حجر العسقلانیؒ نقل فرماتے ہیں: "امام العجلیؒ فرماتے ہیں: میں نے ایک مرتبہ بشر المریسی کو دیکھا وہ پست قد کا انتہائی بدصورت میلے کپڑوں اور گھنے بالوں والا شیخ تھا۔ یہود سے کچھ مشابہت رکھتا تھا (کیونکہ یہودی

۵۲۔ اگر کسی کو یہ شور و شغف سننا ہو تو جناب زبیر علی زئی صاحب کے ساتھ کئے گئے مناظرہ کے کیسٹ میں سنا جاسکتا ہے اور یہ مناظرہ بھی ڈاکٹر عثمانی کی مسجد میں ہوا تھا جہاں اس نے شور کے ساتھ ساتھ دھونس جمانے کی بھی کوشش کی تھی ۵۲۔ میزان الاعتدال (ا۔۳۲۲، ۳۲۳)

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

کا بیٹا تھا)۔ ۵۴ الف

الازدیؒ فرماتے ہیں: وہ (راہ حق سے) ہٹا ہوا اہل رائے تھا اس کا قول قبول نہیں کیا گیا اور نہ ہی اس کی حدیث کو قبول کیا گیا ہے' اور اس کے لئے کوئی بزرگی نہیں کیونکہ ہمارے نزدیک وہ اسلام کے طریقہ پر نہ تھا۔

اور صاحب حافل فرماتے ہیں: وہ اس قابل نہیں کہ اس کا اہل الحدیث کے ساتھ ذکر کیا جائے اور ابراہیم بن المہدیؒ نے جب بغداد میں خلیفہ پر اپنا اثر و رسوخ قائم کر لیا تو اس نے بشر کو قید کر لیا اور فقہا کو جمع کر کے اس کی بدعت پر اس سے مناظرہ کروایا پس انہوں (فقہا) نے اس سے کہا کہ اس سے توبہ کراؤ۔ اگر یہ توبہ کرتا ہے تو ٹھیک ہے ورنہ اس کی گردن مار دو۔ امام ابن ابی حاتمؒ نے اسے کتاب الرد علی الجہمیہ میں ذکر کیا ہے۔

امام یزید بن ہارونؒ فرماتے ہیں: بشر کافر ہے اور اس کا خون حلال ہے اور امام عبداللہ بن احمد بن حنبلؒ نے کتاب السنہ میں روایت کیا ہے کہ خلیفہ ہارون الرشیدؒ نے کہا کہ مجھے یہ بات پہنچی ہے کہ بشر قرآن کو مخلوق کہتا ہے۔ اگر مجھے اللہ تعالیٰ نے اس پر قابو دیا تو میں اسے قتل کردوں گا۔"

اور اس سے نقل کیا گیا ہے کہ وہ عذاب قبر (قبر میں) فرشتوں کے سوال' پل صراط اور میزان کا بھی منکر تھا۔

اور امام بشر بن الحارثؒ فرماتے ہیں کہ "میں بشر المریسی کی موت کے وقت بازار میں تھا (اور وہاں مجھے اس کی موت کی خبر ملی) اور وہاں کوئی سجدہ کرنے کی جگہ ہوتی تو میں وہاں سجدہ

---

۵۴ الف۔ موصوف نے امام احمد بن حنبلؒ پر یہودی ہونے کا شبہ بھی ظاہر کیا ہے جبکہ خود موصوف کے ڈانڈے کن سے مل رہے ہیں؟

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

شکر ادا کرتا۔"[۵۴]

(۴) واصل بن عطاء

علامہ ذہبیؒ فرماتے ہیں: واصل بن عطاء البصری الغزال (سوت کاتنے والا) المتکلم (علم کلام کا ماہر)' البلیغ' المتشدق (لوگوں سے ہنسی مذاق کرنے والا) تھا اور وہ راء کو جائز سمجھتا تھا۔ اس سے نقل کیا گیا ہے اس نے راء کو چھوڑ دیا تھا اور اپنے خطاب میں راء سے اجتناب کرتا تھا۔[۵۵] اس نے امام حسن بصریؒ وغیرہ سے سنا۔ ابو الفتح الازدیؒ کہتے ہیں "وہ برا آدمی اور کافر تھا۔ میں (الذھبی) کہتا ہوں کہ وہ باعمت معتزلہ میں سے تھا' اور اہل جمل کی عدالت کے متعلق وہ متوقف تھا اور کہتا تھا دونوں گروہوں میں سے ایک نے نافرمانی کی تھی نہ کہ کسی خاص جماعت نے۔ پس اگر میری عدالت میں عائشہؓ علیؓ اور طلحہؓ ایک ساگ جیسی چیز پر بھی گواہی دیں تو میں ان کی شہادتوں پر فیصلہ نہیں کروں گا۔" [۵۶]

حافظ ابن حجر العسقلانیؒ نقل کرتے ہیں:

المسعودیؒ کہتے ہیں: "وہ قدیم معتزلہ اور ان کا شیخ (بانی) تھا اور وہ پہلا شخص ہے کہ جس نے بالمنزلة بین المنزلتین (یعنی اللہ تعالیٰ نہ عرش پر ہے اور نہ فرش پر بلکہ ہر جگہ حاضر و ناظر ہے) کے قول کا اظہار کیا۔ [۵۷]

۵۴۔ لسان المیزان (۲۔۳۰۔۳۱) طبع ادارہ تالیفات اشرفیہ ملتان

۵۵۔ راء سے مراد لفظ برکی راء ہے۔ مرجیہ فرقہ کے نزدیک گناہ ایمان کو نقصان نہیں پہنچا سکتے جیسا کہ شرک کی موجودگی میں نیک اعمال فائدہ نہیں دیتے۔ اگر نیکی نہ بھی ہوئی تو فقط ایمان سے نجات ہو جائے گی یہی مطلب ہے راء کا

۵۶۔ میزان الاعتدال (۴۔۳۲۹)

۵۷۔ لسان المیزان (۶۔ ۲۱۴' ۲۱۵)

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

(۴) احمد بن دواد المعتزلی

علامہ ذھبیؒ فرماتے ہیں: "احمد بن دواد القاضی' جہمی اور قابل نفرت تھا وہ ۲۴۰ھ میں ہلاک ہوا۔ اس نے بہت کم روایت کیا ہے۔

حافظ ابن حجر العسقلانیؒ نقل فرماتے ہیں: "امام الخطیب بغدادیؒ کہتے ہیں کہ وہ سخاوت اور حسن خلق جیسی صفات کے ساتھ موصوف تھا سوائے اس کے کہ اس نے مذھب جہمیہ کو پھیلایا اور لوگوں کے سامنے اس نے لوگوں (محدثین کرامؒ) کو خلق قرآن کے امتحان میں مبتلا کیا۔ امام دار قطنیؒ فرماتے ہیں: یہ وہی تھا کہ جس نے علماء کو (خلق قرآن کے مسئلہ میں) امتحان میں مبتلا کیا۔ کہا جاتا ہے کہ امام احمد بن حنبلؒ نے اس پر کفر کا فتوی لگایا۔"

الندیمؒ کہتے ہیں: اس کا شمار فضلائے معتزلہ میں ہوتا ہے یہ وہ شخص تھا کہ جس نے اپنے آپ کو اس مذھب کی اشاعت' اس کے دفاع اور اعتناء و اہتمام کے لئے وقف کر لیا تھا یہ یحیٰ بن اکثمؒ کے پروردہ لوگوں میں سے تھا۔ اسی نے اس کو مامون سے وابستہ کیا اور پھر مامون کی طرف سے معتصم کے ساتھ وابستگی پیدا کی' اور اس کے ابنائے جنس میں سے اس سے زیادہ ...ز' شریف اور سخی کسی کو نہیں دیکھا۔ یہ امام ابو حنیفہؒ کا عقیدہ رکھتا تھا۔" ۵۸

فرق باطلہ کے سرغنوں کا ہم نے تفصیل سے ذکر کر دیا ہے تاکہ محدثین کرام اور فرق باطلہ میں موازنہ کرنے میں آسانی ہو اور یہ بھی معلوم ہو جائے کہ موصوف اور ان کے استاذ ان دونوں گروہوں میں سے کس کے ساتھ ہیں۔

اس تفصیل سے ثابت ہوا کہ جہم بن صفوان اللہ تعالیٰ کی صفات کا انکاری تھا اور قرآن کو مخلوق کہتا تھا' اور پھر ایک وقت ایسا آیا کہ دین اسلام ہی اس کی نگاہ میں مشکوک ہو گیا اور مرتد مارا گیا۔ جیسا کہ موصوف کی جماعت میں سے بھی بہت سے لوگ منکر حدیث بن کر مرتد ہو چکے ہیں اور اب وہ لوگ ڈاکٹر عثمانی صاحب کو بھی کافر سمجھتے ہیں۔ سوچنے کا مقام ہے

۵۸۔ لسان المیزان (۱۔۱۷۱)

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

کہ باطل عقائد کس طرح انسان کی آخرت تباہ و برباد کردیتے ہیں کاش موصوف اپنے عقائد پر نظرثانی کرلے کہ وہ کہاں سے کہاں پہنچ چکا ہے اور اب بھی اللہ تعالیٰ کی بارگاہ میں توبہ کرکے محدثین کی راہ اختیار کرلے کیونکہ محدثین کرام ہی کی راہ دراصل قرآن و حدیث کی راہ ہے۔ لیکن ہدایت بہرحال اللہ کے قبضہ میں ہے۔ و من یضلل اللہ فلا ھادی لہ اسی طرح بشر المریسی بھی قرآن کریم کو مخلوق کہا کرتا تھا۔ وہ عذاب قبر، قبر میں فرشتوں کے سوال، پل صراط اور میزان تک کا منکر تھا۔ گویا ڈاکٹر عثمانی صاحب کا بڑا بھائی تھا۔ اسی طرح واصل بن عطاء جو فرقہ معتزلہ کا سرخیل اور اس کا بانی تھا اور باطل عقائد و نظریات رکھتا تھا اور احمد بن دواد بھی جہمی عقائد کا حامل اور قرآن کریم کو مخلوق کہتا تھا۔ یہ مامون الرشید اور معتصم باللہ کے زمانے میں ان کا درباری ملّا تھا اور مسئلہ خلق قرآن پر یہ خلیفہ کی طرف سے مناظرہ کیا کرتا تھا۔ اسی کی وجہ سے محدثین کرامؒ پر آزمائش کا دور آیا۔

امام احمد بن حنبل رحمہ اللہ کا مقام

امام احمد بن حنبل رحمہ اللہ مسئلہ خلق قرآن کے سلسلہ میں ان باطل فرقوں کا سب سے بڑا نشانہ بنے ان پر مصائب و مشکلات کے پہاڑ توڑے گئے، اور انہیں ہر طرح کی اذیتیں اور تکالیف پہنچا کر ان سے اس مسئلہ کو منوانے کی ہر ممکن کوشش کی گئی، لیکن اللہ تعالیٰ نے تو انہیں اس دور میں اس مسئلہ پر ایک علامت و نشانی بنانا تھا اور وہ واقعی حق کی علامت بن کر ابھرے۔ اور بقول موصوف کے وہ اس دور کے ہیرو بنے۔

ذلك فضل الله يؤتيه من يشاء و الله ذوالفضل العظيم ۵۹

ولله العزة و لرسوله و للمؤمنين و لكن المنافقين لا يعلمون ۶۰

۵۹۔ الجمعہ:۴

۶۰۔ المنافقون:۸

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

امام احمد بن حنبل ؒ کو ہر طرح کی اذیتیں اور تکالیف پہنچا کر ان سے اس مسئلہ کو منوانے کی کوشش کی گئی لیکن امام اہل السنہ اس مسئلہ پر چٹان کی طرح جم گئے ہر تکلیف انہوں نے برداشت کرنا گوارا کرلی لیکن اس باطل نظریہ کے آگے جھکنا گوارا نہیں کیا اور اس صبرو آزمائش پر اللہ تعالٰی نے دنیا میں بھی ان کو یہ صلہ دیا کہ وہ محدثین کرام کے پیشوا اور ان کے سرخیل بنے اور امام اہل السنہ کے لقب سے موصوف ہوئے' حدیث' فن حدیث اور اسماء الرجال میں ساری دنیا نے ان کو امام و پیشوا تسلیم کیا' یہاں تک کہ اس بزعم خویش توحیدی و برزخی گروپ کے پیش رو ڈاکٹر عثمانی تک نے ان کی احادیث کو دلیل کے طور پر نقل کیا اور انہیں صحیح تسلیم کیا ہے:

الفضل ما شهدت به الاعداء

جادو وہ جو سر پر چڑھ کر بولے۔ اور یہ بات ایک حقیقت بن گئی کہ جو ان کے موافق ہوئے تو وہ اہل السنہ اور ناجی گروہ بنے اور جنہوں نے ان سے بغض اور عداوت کا اظہار کیا وہ بدبخت فرق باطلہ میں شامل ہو گئے۔ امام بخاری رحمہ اللہ بھی جب اپنے اس عظیم استاذ کا ذکر کرتے ہیں تو انہیں رحمہ اللہ کہتے ہیں دیکھئے کتاب الضعفاء الصغیر مع التاریخ الصغیر ص ۲۵۷ نیز ملاحظہ فرمایئے کتاب خلق افعال العباد ص ۶۸

علامہ ذہبیؒ۔ امام احمد بن حنبل رحمہ اللہ کو ان الفاظ سے خراج تحسین پیش کرتے ہیں۔ "سرخیل محدثین' شیخ الاسلام' سید المسلمین امام احمد بن حنبل شیبانی مروزی بغدادی۔ ان کی کنیت ابو عبداللہ ہے بلند پایہ حافظ حدیث اور حجت ہیں۔ امام بخاریؒ اور امام مسلمؒ وغیرہ کے استاذ ہیں دس لاکھ احادیث کے حافظ تھے۔ تفصیل کے لئے تذکرۃ الحفاظ' سیر اعلام النبلاء للذہبیؒ وغیرہ۔

۱۔ تذکرۃ الحفاظ الرقم (۴۳۸)

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

دشمنان احمد بن حنبلؒ کے جھوٹے الزامات کا ایک جائزہ

موصوف جب محدثین کرامؒ کا ذکر کرتے ہیں تو وہاں قبر پرستی' مسلک پرستی اور شرک کا رونا روتے ہیں۔ گویا ان کا خیال ہے کہ ان محدثینؒ ہی نے قبر پرستی کو ہوا دی اور شرک کو دنیا میں پھیلایا ہے۔ تف ہے ایسوں پر جو ان توحید و سنت کے حاملین اور سچے موحدین پر ایسے غلط اور سنگین الزامات عائد کرے۔ معلوم نہیں کہ موصوف کو مسلک پرستی کا مطلب بھی معلوم ہے یا نہیں۔ کیونکہ جس قدر مسلک پرستی کے اسیر موصوف ہو چکے ہیں تو ایسی مثالیں اندھے مقلدین میں کثرت سے ملتی ہیں وہ خود ڈاکٹر عثمانی کا کلمہ پڑھ رہے ہیں لیکن پھر بھی انھیں اپنا بھیانک چہرہ دکھائی نہیں دیتا۔ موصوف اپنے خبث باطن کا ثبوت فراہم کرتے ہوئے لکھتے ہیں:

"اس بحث کو اٹھانے والے چالاک ذہنوں نے اس مسئلے کو بہت اچھالا ساتھ ہی ساتھ احمد بن حنبل کی خوب پبلسٹی کر کے ان کو اس زمانے کا ہیرو بنا دیا۔" ص ۱۱

محدثین کرامؒ نے قرآن کریم کو مخلوق کہنے والوں کو بالاتفاق کافر قرار دیا ہے اور یہ سب کچھ انہوں نے اللہ تعالیٰ کی رضا اور اس کی خوشنودی کے لئے کیا تھا' اور یہ ظاہر بات ہے کہ جتنے محدثینؒ کے ہم نے گزشتہ صفحات میں حوالے نقل کئے ہیں یہ سب کے سب امام احمد بن حنبلؒ سے پہلے کے ہیں۔ خود امام ابو حنیفہؒ نے اور قاضی ابو یوسفؒ نے بھی قرآن کو مخلوق ماننے والوں کو کافر کہا۔ لہٰذا یہ محدثین کرام اگر موصوف کی نگاہ میں چالاک تھے' یا اسلام دشمن اور سازشی تھے (معاذ اللہ) تو اس کا صاف مطلب یہ ہوا کہ موصوف اپنے سلف جھم بن صفوان' بشر المریسی وغیرہ کا پورا پورا دفاع کر رہے ہیں اور وہ ہر صورت ان فرق باطلہ یعنی مرجیہ' جھمیہ وغیرہ کی راہ پر چلنے کی قسم کھا چکے ہیں۔ اسی لئے تو موصوف امام احمد بن حنبلؒ کی قربانیوں کو بھی خاطر میں لانے کے لئے تیار نہیں' موصوف مزید لکھتے ہیں۔

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

"تاریخ گواہ ہے کہ اللہ کے کسی پیغمبر یا نیک بندے کو انسانوں کی اکثریت نے ہیرو نہیں بنایا سوائے احمد بن حنبل کے۔ اس پر سارے فرقے متفق ہیں۔ کیونکہ ہر دور میں ایک منظم گروہ نے اس کا دفاع کیا ہے۔" ص ۱۷

معلوم ہوتا ہے کہ موصوف اپنے استاذ کی طرح ڈائیلاگ بولنے کے عادی ہو گئے ہیں۔

موصوف کو معلوم ہونا چاہئے کہ جس منظم گروہ نے امام احمد بن حنبلؒ کا ہر دور میں دفاع کیا ہے وہ محدثین اور اہل حق ہی کا گروہ ہے اور اس حق پرست گروہ نے ہر زمانے ہی میں فرق باطلہ کی مٹی پلید کی ہے۔ یہی وجہ ہے کہ آپ کو امام احمد بن حنبلؒ کی عزت اور شہرت ایک آنکھ نہیں بھاتی۔ لیکن اس سے کیا ہوتا ہے ایسے حاسدین ہر دور میں پیدا ہوئے اور صفحہ ہستی سے مٹ گئے اور ان بدبختوں نے اپنی آخرت بھی برباد کر ڈالی۔ خسر الدنیا و الاخرۃ ذلک ھو الخسران المبین

موصوف نے جو دو قرآن والا نظریہ پیش کیا ہے تو اس کے متعلق علامہ ذہبیؒ فرماتے ہیں:

فان جماہیرھم ما فرقوا بین الذی فی اللوح محفوظ و بین الذی فی المصاحف

جمہور محدثین کرام کے نزدیک۔ لوح محفوظ اور لوگوں کے درمیان والے مصحف میں کوئی فرق نہیں۔ (میزان ۲-۲۹)

موصوف قرآن کریم کو کیوں مانتے ہیں اس کی وجہ تحریر کرتے ہوئے لکھتے ہیں:

"اسی طرح قرآن کریم کو بھی ہم لوگوں کے کہنے کی وجہ سے کتاب اللہ تسلیم کرتے ہیں جو بالکل سچی کتاب ہے۔" (حبل اللہ ص ۱۲ مجلہ نمبر ۱) یہ ہے موصوف کا قرآن کریم کے متعلق نظریہ کہ وہ قرآن کریم کو اللہ اور اس کے رسول صلی اللہ علیہ وسلم کے کہنے پر نہیں بلکہ لوگوں کے کہنے پر کتاب اللہ مانتے ہیں۔ یہ ہیں ڈاکٹر عثمانی صاحب کے مایہ ناز شاگرد اور یہ ہے

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

ان کا مایہ ناز عقیدہ؟ اور ابھی اللہ تعالی محدثین کرامؒ (جو اولیاء اللہ ہیں) کے دشمنوں کو مزید ننگا کرے گا۔ ان شاء اللہ العزیز

ایک جھوٹی حکایت امام احمد بن حنبلؒ کے بارے میں

موصوف مسلمانوں میں شرک کے پیدا ہونے کا رونا رونے کے بعد لکھتے ہیں۔ "قبر پرستی کے مشرکانہ عقیدہ پر جم جانے کے بعد آج تک یہ امت پوری دنیا میں کمزور اور غیر محفوظ ہے۔ جو کام ہزاروں' لاکھوں یہود و نصاری اور ان کی سرپرستی میں کام کرنے والے سازشی عناصر' دن رات ایک کر کے صدیوں تک نہ کر سکے تھے (یعنی مسلمانوں کی درمیان خالص ایمان کی وجہ سے رشتہ اتحاد جو ان کی طاقت کا ضامن تھا' اس کو کمزور نہ کر سکے) وہ کام تنہا احمد بن حنبل نے مسلمانوں میں ایمان اور اسلام کے روپ میں بدعقیدگی کی بنیاد رکھ کر سرانجام دیا۔ غالبا یہی وجہ تھی کہ احمد بن حنبل کی وفات پر سب سے زیادہ رنج و غم یہود و نصاری' مجوسیوں اور ان کے لے پالک سازشی عناصر (شیعوں) کو تھا۔

خطیب بغدادی اپنی تاریخ بغداد کی جلد نمبر ۴ میں صفحہ نمبر ۴۲۳ پر رقم طراز ہے:

قال اسلم یوم مات احمد بن حنبل عشرون الفا من الیهود و النصاری و المجوس قال و سمعت الورکاني یقول یوم مات احمد بن حنبل وقع المآتم و النوح في اربعة اصناف من الناس المسلمن و الیهود و النصاری و المجوس

ترجمہ:۔ جس روز احمد بن حنبل کی وفات ہوئی۔ اس دن بیس ہزار یہودی نصرانی اور مجوسی مسلمان ہوئے اور کہا کہ میں نے الورکانی کو یہ کہتے ہوئے سنا کہ جس دن احمد بن حنبل کی موت واقع ہوئی اس روز چار مذاہب کے لوگوں' مسلمانوں' یہودیوں' نصرانیوں اور مجوسیوں نے ماتم کیا۔ (ص ۴۲۲' ۴۲۳)

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

موصوف نے بے گناہ امام احمد بن حنبلؒ پر اتنا بڑا سنگین الزام عائد کیا ہے کہ اس نے کفر و شرک اور قبر پرستی کو مسلمانوں میں داخل کر دیا گویا وہ بظاہر مسلمان تھا لیکن اندر سے یہودی، نصرانی، مجوسی اور مشرک تھا۔ (معاذ اللہ) اور اس سنگین الزام کو موصوف نے کسی صحیح دلیل سے ثابت نہیں کیا۔ چونکہ امام موصوف سے موصوف کو خدا واسطے کا بیر ہو چکا ہے اور موصوف اپنے گمراہ آباؤ اجداد و سلف طالحین جہم، بشر المریسی وغیرہ کا ان سے بدلہ لینا چاہتے ہیں اس لئے وہ امام احمدؒ کو کسی طور پر مسلمان ماننے کے لئے تیار نہیں ہیں، اور یہ بات چونکہ ان کے استاذ ڈاکٹر موصوف فرما گئے ہیں اور ان کی ایک ایک بات موصوف کے لئے قرآن و حدیث سے بھی زیادہ اہم ہے وہ قرآن و حدیث کا تو انکار کر سکتے ہیں لیکن اپنے پیر مغان کی بات کا انکار اس کے لئے ناممکن ہے کیونکہ اگر اس نے کہیں ذرا بھی اپنے استاذ کے عقیدے کے خلاف بات کی تو پھر وہ اس جماعت میں نہ ہونگے اور نہ ہی وہ مسجد توحید کے خطیب رہ سکیں گے بلکہ پھر وہ اپنی دکان ہی میں دکانداری کرتے نظر آئیں گے۔ موصوف کے پاس اپنے اسلاف کی طرح قرآن و حدیث کی کوئی دلیل تو نہیں ہے البتہ امام احمد بن حنبلؒ کے خلاف ان کی وفات کے واقعہ سے انہوں نے استدلال کیا ہے اور اتنے اہم واقعہ کے لئے انہوں نے سند وغیرہ سے کوئی تعارض نہیں کیا۔ وہ اپنے جھوٹے اور مکار استاذ کی طرح بعض دفعہ کوئی روایت تو نقل کر جاتے ہیں لیکن اس روایت کی کیا حیثیت ہے اس سے ان کو کوئی سروکار نہیں ہوتا۔ موصوف دراصل اپنا الو سیدھا کرنا چاہتے ہیں اسے اس سے کیا ہے کہ روایت کیسی ہے؟ البتہ اہل علم یہ ضرور جانتے ہیں کہ یہ جھوٹی اور من گھڑت روایات امام احمد بن حنبلؒ کا بال بیکا نہیں کر سکتیں۔ علامہ ذہبیؒ اس حکایت کے بارے میں کیا فرماتے ہیں:

"یہ منکر حکایت ہے اسے الورکانی سے اکیلے السلمی نے نقل کیا ہے اور وہ معروف نہیں ہے۔ یعنی اس کا کچھ اتا پتا نہیں کہ وہ کون ہے؟ اور الورکانی سے مراد محمد بن جعفر ہے جو امام

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

احمد بن حنبلؒ سے تیرہ سال پہلے وفات پاچکا تھا (لہٰذا وہ قبر سے دوبارہ آ کر یہ حکایت بیان کرنے سے تو قاصر ہے) اور جس کے متعلق امام ابوزرعہؒ نے کہا کہ یہ امام احمد بن حنبلؒ کا پڑوسی تھا اور پھر عقل و فطرت بھی اس قسم کے واقعات کو ماننے میں حائل ہے اور وہ یہ کہ ایک ولی اللہ کے مرنے پر ہزاروں لوگوں کا اسلام قبول کرنا؟ اور جسے ایک مجہول راوی جو لاحرف (غیر معروف) کے سوا کوئی نقل بھی نہیں کرتا۔ اور بالفرض اگر ایسا کوئی واقعہ رونما بھی ہوتا تو اسے شہرت اور تواتر کے ساتھ نقل کیا جاتا۔ بلکہ اگر ان کی موت پر سو آدمی بھی اسلام قبول کرتے تو اس سے بھی تعجب ہوتا؟ تو (اے ابوانور گردوں) تیرا کیا خیال ہے؟ کہ اس طرح کا واقعہ کبھی پیش آسکتا ہے؟)۴

علامہ ذھبیؒ تاریخ اسلام میں بھی لکھتے ہیں:

"اور یہ ایک منکر حکایت ہے' اور میں نہیں جانتا کہ اس کو الورکانی کے علاوہ بھی کسی اور نے نقل کیا ہے' اور نہ اس سے محمد بن عباس المکی کے سوا کوئی اور روایت کرتا ہے' اور امام ابن ابی حاتمؒ بھی اس حکایت کو بیان کرنے میں متفرد (اکیلے) ہیں اور عقل اس بات کو تسلیم نہیں کرتی کہ اس طرح کا عظیم واقعہ بغداد میں رونما ہو اور کوئی جماعت باوجود کثرت کے اس واقعہ کو نقل نہ کرے؟ اور یہ کیونکر ممکن ہے کہ اتنا بڑا واقعہ پیش آجائے اور امام المروزیؒ امام صالح بن احمدؒ امام عبداللہ بن احمدؒ اور امام حنبلؒ (بن اسحاق بن حنبل) اس کا ذکر نہ کریں کہ جنہوں نے ابوعبداللہ (امام احمدؒ) سے بے شمار اخبار و واقعات بیان کئے ہیں کہ جنہیں یہاں بیان کرنے کی ضرورت نہیں۔ اللہ کی قسم اگر ان کی وفات کے دن دس آدمی بھی اسلام قبول کرتے تو یہ بہت بڑی بات ہوتی اور پھر چاہئے تھا کہ اسے دس آدمی بیان کرتے اور میں نے بہت سی حکایات کو چھوڑ دیا ہے کیونکہ ان میں سے بعض تو ضعیف ہیں اور بعض ایسی

۴۔ سیر اعلام النبلاء (۱۱۔۳۴۳) طبع موسستہ الرسالتہ بیروت

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

ہیں کہ ان کے یہاں بیان کرنے کی کوئی ضرورت نہیں۔ پھر اس حکایت کا جھوٹا ہونا مجھ پر واضح ہوگیا اور وہ اس طرح کہ امام ابوزرعہؒ فرماتے ہیں کہ الورکانی یعنی محمد بن جعفر' امام احمد بن حنبلؒ کا پڑوسی تھا اور وہ اس سے راضی (خوش) تھا اور امام ابن سعدؒ' امام عبداللہ بن احمدؒ اور امام موسیٰ بن ہارونؒ بیان کرتے ہیں کہ: "الورکانی ۲۲۸ھ میں وفات پاچکا تھا" پس ظاہر ہوگیا کہ وہ امام احمد بن حنبلؒ کی وفات سے ایک زمانہ پہلے وفات پاگیا تھا تو پھر وہ کس طرح امام احمد بن حنبلؒ کے جنازہ کے دن کا واقعہ بیان کرسکتا ہے؟ ۴۳

موصوف جس طرح خود جھوٹے اور کاذب ہیں اور جھوٹے استاذ کے شاگرد ہیں اسی طرح کا جھوٹا اور من گھڑت واقعہ بھی اس نے تلاش کرکے امام موصوف کے مقام کو گرانے کی کوشش کی ہے لیکن جسے اللہ تعالیٰ عزت دے اسے کون ذلیل کرسکتا ہے بلکہ ایسے حاسدین خود ہی ذلیل و خوار بھی ہوتے ہیں اور قیامت کے دن اللہ تعالیٰ کی لعنت اور غضب کے بھی مستحق ٹھہریں گے۔ موصوف نے اس حکایت کے بل بوتے پر جو عمارت قائم کی تھی وہ تو زمین بوس ہوچکی ہے۔ اب دیکھنا یہ ہے کہ موصوف اپنی غلطی تسلیم کرتے ہیں یا اپنے استاذ کی طرح پینترا بدل کر کوئی نیا حملہ کرتے ہیں۔ چونکہ موصوف بھی اپنے استاذ کی طرح انتہائی ہٹ دھرم اور ضدی ہیں' اس لئے وہ اپنی غلطی تو کبھی تسلیم نہیں کریں گے اور "میں نہ مانوں" والے فارمولے پر عمل کریں گے جیسا کہ ان کے استاذ امام احمد بن حنبلؒ سے اعادہ روح الی القبر کا مسئلہ جب صحیح سند سے ثابت نہ کرسکے تو پھر انہوں نے ایک بالکل ہی نیا شوشا چھوڑ دیا اور وہ یہ کہ امام احمد بن حنبلؒ شیعہ ہیں۔ (سبحانک هذا بهتان عظیم) جانتے بوجھتے جو

۴۳۔ تاریخ اسلام للذہبی (حاشیہ سیر اعلام النبلاء (۱۱-۳۴۳) امام احمد بن حنبلؒ کے واقعات کو تاریخ اسلام میں سے ایک الگ کتاب کی شکل میں بھی شائع کردیا گیا ہے۔ ملاحظہ فرمائیں: (ص ۷۷'۷۸ طبع دار بوعی حلب)

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

لوگ دنیا کو اس طرح دھوکا دیتے ہیں ان کو تو ان شاء اللہ العزیز عنقریب اپنا انجام معلوم ہو جائے گا لیکن میں حیران ان لوگوں پر ہوں کہ جو انہیں توحید کا ٹھیکہ دار سمجھتے ہیں بھلا کوئی موحد اور مومن بھی دھوکا باز، فراڈی اور مکار ہو سکتا ہے؟ کیا لوگ محمد صلی اللہ علیہ وسلم کی سیرت و کردار سے واقف نہیں ہیں کہ جو سب سے بڑے موحد اعظم تھے۔ کیا معاذ اللہ انہوں نے توحید کی خاطر ایسی باتوں کا کبھی تصور تک بھی کیا ہو گا؟ یہ تو صرف فرق باطلہ کی خصوصیات ہیں کہ لوگوں کو دین کے نام سے دھوکا دینا، ان سے فراڈ کرنا اور دین کے نام سے لوگوں کو بیوقوف بنانا ان کی سرشت میں شامل ہوتا ہے۔ اور یہ سب کچھ میں نے اس لئے کہا ہے کہ موصوف کو ان کے سابقہ دوستوں نے یہ تمام حقائق بتادیئے ہیں چنانچہ اس سلسلہ میں ان کے پرانے دوست امیر بادشاہ صاحب، تجلی خان آف پشاور وغیرہ نے مضامین لکھے اور ان کی فوٹو اسٹیٹ موصوف کو ارسال کیں ہیں اسی طرح اور دوسرے لوگوں نے بھی موصوف کو خطوط لکھے لیکن کیا مجال ہے کہ موصوف نے اب تک کسی ایک غلطی کا بھی اعتراف کیا ہو بلکہ اب تو واخذتہ العزۃ بالاثم کا مصداق بن چکے ہیں۔ ۶۴

حیاۃ النبی فی القبر کا عقیدہ اور امام احمد بن حنبلؒ

موصوف امام احمد بن حنبلؒ سے حیات النبی فی القبر کا عقیدہ اس طرح نقل کرتے ہیں:

و کان یقول: ان الأنبیاء احیاء فی قبورھم یصلون، و ان المیت یعلم بزائرہ

۶۴۔ تجلی خان صاحب نے "دعوت قرآن یا اندھی تقلید" کے نام سے اپنا مضمون لکھا ہے لیکن افسوس کہ یہ چھپ نہیں سکا۔ البتہ اس کو فوٹو اسٹیٹ کر کے پھیلا دیا گیا ہے۔ اور یہی حال امیر بادشاہ صاحب کے مضمون کا ہے۔

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

ترجمہ:۔ اور وہ (احمد بن حنبل) کہتے ہیں کہ انبیاء علیہم السلام اپنی قبروں میں زندہ ہیں' نماز پڑھتے ہیں اور مردہ اپنے زائر (قبر پر آنے والے) کو پہچانتا ہے۔" (طبقات حنابلہ جز دوم ص ۳۰۴) (ص ۳۵)

اس روایت کی سند کا ذکر بھی موصوف نے نہیں کیا۔ ان کی ذمہ داری تھی کہ وہ اس روایت کو صحیح ثابت کرتے مگر افسوس کہ انہوں نے صرف روایت نقل کر کے ہی امام موصوف پر فتویٰ داغ دیا۔ اس روایت کی سند میں ایک راوی ابوالفضل عبدالواحد بن عبدالعزیز التمیمی ہے جو اس بات کو امام احمد بن حنبلؒ سے نقل کرتا ہے۔ اس روایت میں یہ بھی ہے کہ: والذی کان یذھب الیہ یعنی وہ امام احمدؒ کے پاس جاتا تھا۔ (ملاحظہ فرمایئے طبقات حنابلہ جلد دوئم ص ۲۶۴) امام احمد بن حنبلؒ کی تاریخ وفات ۲۴۱ھ ہے ملاحظہ فرمایئے تذکرۃ الحفاظ الرقم (۴۳۸) جبکہ ابوالفضل کی تاریخ پیدائش ۳۴۲ھ ہے ۶۵ اور یہ راوی امام موصوف کی وفات سے ۱۰۱ سال بعد پیدا ہوا۔ گویا امام موصوف اور اس راوی کے درمیان اتنا فاصلہ ہے کہ بقول امام عبداللہ بن مبارکؒ جسے طے کرتے کرتے اونٹوں کی گردنیں بھی تھک جائیں ۶۶۔ جس طرح کربلا کی داستان رقم کرنے والا راوی ابومخنف لوط بن یحییٰ بھی کربلا کے واقعہ کے سو سال بعد اس واقعہ کو احاطہ تحریر میں لاتا ہے۔ اوپر کی حکایت کا راوی امام احمد بن حنبلؒ کی وفات سے تیرہ سال پہلے فوت ہو چکا تھا جبکہ اس روایت کا راوی امام موصوف سے ایک سو ایک سال بعد پیدا ہوتا ہے۔ یہ عجیب اتفاق ہے لیکن اس کے باوجود ان جھوٹی روایتوں کو ذکر کر کے موصوف علم و تحقیق کے میدان میں داد و تحسین حاصل کرنا چاہتے ہیں۔ موصوف کے ایک سابق ساتھی جناب تجلی خان صاحب لکھتے ہیں:

۶۵۔ تاریخ بغداد للخطیب البغدادی (۱۱۔۱۵)

۶۶۔ مقدمہ صحیح مسلم

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

"کتنے ضدی اور ہٹ دھرم ہیں یہ اندھے مقلدین؟ کئی بار ٹھوس دلائل کے ساتھ غلط
ہونے کے باوجود بھی وہی چیز بار بار اپنے غلط موقف اور باطل نظریہ کی حمایت میں پیش
تے ہیں۔ "کتاب فیہ الاعتقاد الامام المنبل ابی عبداللہ احمد بن حنبل" سے ایک جھوٹی
ت کو سب سے پہلے حبل اللہ مجلہ نمبر۷ صفحہ ۳۱ پر نقل کیا گیا کہ احمد بن حنبل کہتے ہیں کہ
یاء علیہم السلام اپنی قبروں میں زندہ ہیں اور نماز پڑھتے ہیں اور مردہ اپنے زائر (اپنی قبروں
نے والے) کو پہچانتا ہے۔ جمعہ کے دن طلوع فجر کے بعد اور طلوع شمس سے پہلے" جب
روایت کی اصل حیثیت سے ان کو آگاہ کیا گیا تو واتقوا اللہ حصہ دوم میں ہماری اس
ری کو تنقید کا نشانہ بنایا اور اس جھوٹی روایت کو عجیب انداز میں صحیح قرار دیا گیا۔ اب اس
ری کل نے بھی نقل کیا ہے۔" اور روایت کا عکس نقل کرنے کے بعد لکھتے ہیں: "اگر یہ
ھاپن نہیں تو ان کی ضد اور ہٹ دھرمی کی انتہا ضرور ہے۔ بددیانتی اور دھوکہ دہی کی اس
بڑھ کر کوئی مثال نہیں مل سکتی۔ ایسے ہی جھوٹے کائنات کا ایک ایسا ہی انمول جھوٹ
ن کرنے میں عار محسوس نہیں کرتے ہیں کہ کبھی احمد بن حنبل کو وفات کے روز کا واقعہ
ے راوی سے نقل کرتے ہیں جو ان سے تیرہ سال قبل رمضان ۲۲۸ھ میں اس دنیا سے
ست ہو چکا تھا اور کبھی ان کی وفات سے سو سال بعد ۳۴۲ھ میں پیدا ہونے والے شخص کا
راست ان کے پاس جانے اور ان سے ان کے عقائد نقل کرنے کی روایت پیش کرتے
۔"[۲۷]

بات عقیدہ کی آگئی ہے تو آیئے عقیدہ کے بارے میں ایک اور امام کی بات مطالعہ کرتے

ن یحی بن حمزہ (ثقة رمی بالقدر ۱۰۰-۱۸۰ھـ) و سعید (بن

۲۷۔ دعوت قرآن یا اندھی تقلید ص ۱۵-۱۶

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

عبدالعزیز) یسمع (ثقه مات ۱۶۷ھ وله بضع و سبعون سنة) ان ابا حنیفة قال: لو ان رجلا عبد هذه النعل یتقرب بها الی اللّٰه لم ار بذلك بأسا، فقال سعید: هذا الكفر صراحا

امام یحییٰ بن حمزہؒ نے کہا اور امام سعید بن عبدالعزیزؒ اس گفتگو کو سن رہے تھے کہ امام ابوحنیفہ نے کہا: "اگر کوئی شخص اس جوتے کی عبادت اللہ تعالیٰ کا قرب حاصل کرنے کے لئے کرے تو میں اس میں کوئی گناہ نہیں سمجھتا۔" پس امام سعیدؒ (نے یہ سن کر) کہا کہ یہ تو کھلا کفر ہے۔" ۶۸

امید ہے کہ موصوف مانعبدھم الا لیقربونا الی اللہ زلفی کا مطلب اچھی طرح سمجھتے ہونگے' اب دیکھنا یہ ہے کہ موصوف امام ابوحنیفہؒ پر کیا فتویٰ لگاتے ہیں؟ واضح رہے کہ اس روایت کی سند بالکل صحیح ہے۔

ایک اور عقیدہ بھی ملاحظہ فرمائیں۔

عن الفزاری (ثقه حافظ-م ۱۸۵ھ) قال ابوحنیفة: ایمان آدم و ایمان ابلیس ، احد ۶۹

امام الفزاریؒ کہتے ہیں کہ امام ابوحنیفہ نے کہا: "آدمؑ اور ابلیس کا ایمان ایک ہی ہے یعنی برابر ہے۔"

فیصلہ تیرا تیرے ہاتھوں ہے

اعادۃ روح الی القبر کا مسئلہ

موصوف نے طبقات حنابلہ میں سے امام احمد بن حنبلؒ کے خط سے اعادہ روح الی القبر

۶۸۔ رواہ یعقوب بن سفیان الفسوی فی کتاب المعرفۃ والتاریخ (۲۔۷۸۴) وسندہ صحیح' ورواہ الخطیب فی تاریخ بغداد (۱۳۔۳۷۴٬۳۷۵، ۳۷۷) وابن حبان فی کتاب المجروحین (۳۔۷۳) نحوا لمعنی ۶۹۔ رواہ الفسوی (۲-۹-۷۸۸) والخطیب (۱۳-۷، ۳۷۶) وقال الاستاذ زبیرعلیزئی ورجالہ ثقات

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

مسئلہ بھی نقل کیا ہے۔ اس مسئلہ پر ان کے ہاں کافی لے دے ہو چکی ہے اور ایک جماعت
(عثمانی فرقہ) سے صرف اس لئے الگ ہو گئی کہ یہ بات صحیح سند کے ساتھ ثابت نہیں ہو سکی
اگرچہ ڈاکٹر عثمانی صاحب اور ان کی جماعت کے دیگر لوگوں نے کافی جدوجہد کی لیکن وہ کوئی
ایسی صحیح سند آج تک پیش نہ کر سکے کہ جس سے امام موصوف سے اعادہ روح کا عقیدہ ثابت
ہو سکے۔ اس میں شک نہیں کہ سوال و جواب کے وقت اعادہ روح کا عقیدہ صحیح احادیث سے
ثابت ہے ٧٠ دراصل مرنے کے بعد کی زندگی کا تعلق آخرت کی زندگی کے ساتھ ہے اور
مرنے والا قیامت تک کن کن مراحل سے گزرتا ہے اس کا تفصیلی علم اللہ تعالیٰ کے علاوہ
کوئی نہیں جانتا اور نہ ہی مرنے کے بعد کے عذاب و ثواب کی کیفیت کو کوئی جانتا ہے۔ دنیا
میں یہ انسان ہر روز مرتا ہے اور اس کی روح اس کے جسم سے نکال لی جاتی ہے اور جاگنے پر
اس کی روح کو دوبارہ اس کے جسم میں داخل کر دیا جاتا ہے ٧١ جیسا کہ قرآن کریم اور احادیث
صحیحہ میں اس کا واضح ثبوت موجود ہے۔ ٧٢

جب دنیا میں ہر روز اعادہ روح الی الجسم ہوتا ہے اور اس سے اس دنیا کی زندگی پر کوئی
فرق نہیں پڑتا اور نہ ہی کوئی شخص اس عقلی و نقلی بات سے کئی زندگیاں ثابت کرنے کے در
پے ہوتا ہے تو مرنے کے بعد اعادہ روح الی القبر سے کس طرح کئی زندگیاں ثابت ہو جائیں
گی اور کس طرح اس صحیح بات سے توحید کی جڑیں ہل جائیں گی؟ واضح رہے کہ اعادہ روح کی
بات نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمائی ہے اور نبی صلی اللہ علیہ وسلم ہی پر قرآن کریم

٧٠۔ تفصیل کے لئے ہماری کتاب الدین الخالص پہلی قسط ملاحظہ فرمائیں۔

٧١۔ اس مسئلہ پر تفصیلی بحث ہماری کتاب الدین الخالص پہلی قسط (طبع دوئم) میں پیش کی
جائے گی۔ اور کچھ تحقیقی بحث دونوں قسطوں میں موجود ہے۔

٧٢۔ تفصیل دوسری قسط میں ملاحظہ فرمائیں۔

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

نازل ہوا اور وہ دو زندگیوں اور دو موتوں سے بھی واقف تھے۔ لہٰذا ہم کبھی تصور بھی نہیں کر سکتے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم قرآن کریم کے خلاف کوئی بات کہہ سکتے ہیں۔ پس ثابت ہوا کہ اعادہ روح قرآن کریم کے خلاف نہیں بلکہ قرآن کریم کے عین مطابق ہے کیونکہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم دنیا میں تشریف ہی اسی لئے لائے تھے کہ وہ قرآن کریم کی تشریح و توضیح فرمادیں تاکہ لوگوں کو قرآن کریم کے سمجھنے میں کوئی مشکل و دشواری پیش نہ آئے۔

اعادہ روح کی صرف ایک روایت پر اعتراض کیا گیا تھا کہ جس کی سند میں زاذان رحمہ اللہ ہے اور زاذانؒ کو شیعہ ثابت کرنے کے لئے ایڑی چوٹی کا زور لگادیا گیا ہے مگر الحمدللہ نتیجہ صفر ہی ہے۔ حبل اللہ کے ایک شمارے میں دولابی کے حوالے سے ان کا شیعہ ہونا نقل کیا گیا ہے مگر دولابی خود ضعیف ہے اور اس سند میں محمد بن عمر الواقدی بھی ہے جو ڈاکٹر عثمانی کی طرح کذاب راوی ہے۔ تو یہ روایت بھی محدثین کے نزدیک صحیح ہے اور دوسری روایت پر چونکہ موصوف وغیرہ کو بھی کوئی اعتراض نہیں لہٰذا ان صحیح روایات کی بنا پر اعادہ روح کا عقیدہ بالکل صحیح اور درست ہے۔

اعادۃ روح اور امام ابو حنیفہؒ

موصوف اور ان کے استاذ کی یہ عجیب سی عادت ہے کہ امام احمد بن حنبلؒ سے اعادہ روح کی بات نہ بھی ثابت ہو تو پھر بھی وہ انہیں اسلام سے خارج کرنے کے درپے ہو جاتے ہیں اور یہی بات جب امام ابو حنیفہؒ سے ثابت ہو تو اس پر وہ خاموشی اختیار کر لیتے ہیں، چنانچہ آیئے امام ابو حنیفہؒ کا اعادہ روح کا عقیدہ مطالعہ کرتے ہیں۔ امام صاحب فرماتے ہیں:

و سؤال منكر و نكير في القبر حق، و اعادة الروح الى العبد فی قبره حق و ضغطة القبر حق ۷۳

۷۳۔ الفقہ الاکبر مع شرح الفقہ الاکبر ملا علی قاری ص ۱۰۰۔۱۰۱ طبع قدیمی کتب خانہ کراچی۔

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

"اور منکر نکیر کا قبر میں سوال کرنا حق ہے اور روح کا بندہ کی طرف اس کی قبر میں لوٹایا جانا حق ہے اور قبر کی تنگی اور اس کا بھینچنا بھی حق ہے۔"

اب دیکھتے ہیں کہ فتوؤں کا رخ امام ابو حنیفہ کی طرف بھی گھومتا ہے یا نہیں؟ الفقہ الاکبر کے متعلق بعض لوگوں کا کہنا ہے کہ یہ امام صاحب کی کتاب نہیں ہے۔ ہمیں بھی تسلیم ہے کہ امام صاحب نے خود کوئی کتاب نہیں لکھی البتہ ان کے شاگردوں نے ان کا علم ان سے نقل کیا ہے۔ الفقہ الاکبر کو دراصل امام صاحب کے شاگرد ابو مطیع البلخی نے امام صاحب سے سن کر تحریر کیا ہے۔ ابو مطیع البلخی نے عقائد کے سلسلہ میں جو سوالات امام صاحب پر کئے تھے الفقہ الاکبر ان سوالوں کے جوابات کا مجموعہ ہے۔

جناب معاویہ رضی اللہ عنہ کے شراب کے واقعہ کی تحقیق

موصوف امام احمد بن حنبل پر ایک اور عظیم الزام اس طرح لگاتے ہیں:

"اسی شیعہ نواز امام احمد بن حنبل نے پوری زندگی معاویہؓ اور یزید بن معاویہ سے بغض و حسد کا مظاہرہ کیا۔ مسند احمد میں روایت کرتے ہیں کہ معاویہؓ شراب حرام ہونے کے باوجود پیا کرتے تھے اور اس پر فخر بھی کرتے تھے۔" (مسند احمد جلد ۵ ص ۳۴۸)" (ص ۱۲۹)

اس "جاہل مطلق" نے جس روایت سے یہ نتیجہ اخذ کیا ہے اس روایت کو نقل تک نہیں کیا پہلے اس روایت کے الفاظ ملاحظہ فرمائیں:

حدثنا عبدالله حدثني ابى ثنا زيد بن الحباب (صدوق ع) حدثني حسين (بن واقد المروزي ثقة له اوهام) ثنا عبدالله بن بريدة (ثقة-ع) قال دخلت انا و ابى على معاوية فأجلسنا على الفرش ثم اتينا بالطعام فأكلنا ثم اتينا بالشراب فشرب معاوية ثم ناول ابى ثم قال ماشربته منذ

← دوسرے نسخہ میں: اعادة الروح الى الجسد فى قبره حق کے الفاظ ہیں: ملاحظہ فرمائیں: الفقہ الاکبر مع شرح العلامہ الشیخ ابو المنتہی الحنفی ص ۳۸ طبع نور محمد کارخانہ کتاب کراچی۔

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

حرمه رسول الله صلى الله عليه وسلم ثم قال معاوية كنت اجمل شباب قريش و اجوده ثغرا و ماشى كنت أجدله لذة كما كنت اجده و انا شاب غير اللبن او انسان حسن الحديث ٧٤

جناب عبداللہ بن بریدہ رحمہ اللہ کہتے ہیں کہ میں اور میرے والد (جناب بریدہ اسلمیؓ) جناب معاویہؓ سے ملنے گئے پس انہوں نے ہمیں فرش پر بٹھایا پھر ہمارے لئے کھانا لایا گیا ہم نے کھانا کھایا۔ پھر ہمارے لئے کوئی مشروب لایا گیا جسے جناب معاویہؓ نے پیا۔ پھر اسے میرے والد کی طرف بڑھایا (تو جناب بریدہؓ نے انہیں معنی خیز نظروں سے دیکھا کہ یہ کیا مشروب ہے؟ جناب معاویہؓ سمجھ گئے کہ جناب بریدہؓ کو غلط فہمی ہو گئی ہے چنانچہ) انہوں نے فرمایا: جب سے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے (خمر یعنی شراب) کو حرام قرار دیا ہے تو میں نے کبھی اسے نوش نہیں کیا۔ (یہ خمر نہیں ہے) جناب معاویہؓ نے کہا: میں قریش کا ایک خوبصورت جوان تھا اور دانتوں کے لحاظ سے بھی خوبصورت تھا (یعنی میرے دانت بھی انتہائی خوبصورت تھے) اور جوانی کے دور کی لذت اور مزہ اب میں کسی چیز میں بھی نہیں پاتا سوائے دودھ کے یا اس شخص کے کہ جو عمدہ گفتگو کرتا ہو۔"

اس روایت میں کئی نکات ہیں جن پر غور کرنا ضروری ہے۔

اس روایت میں بعض جگہ راوی نے اختصار سے کام لیا ہے ۷۵ اور یہ بات اس روایت

۷۴۔ مسند احمد (۵۔۳۴۷) طبع بیروت۔

۷۵۔ قرآن کریم میں بھی بعض مقامات پر اختصار ہے۔ اور وہاں بات کو سمجھانے کے لئے الفاظ کا اضافہ کرنا پڑتا ہے جیسے سورۃ یس میں ہے کہ ایک مرد مومن کافروں کے سامنے تقریر کر رہا تھا لیکن اگلی آیت میں ہے کہ "جنت میں داخل ہو جا" کافروں نے مسئلہ توحید سے ناراض ہو کر اس مرد مومن کو شہید کر دیا تو اللہ کی طرف سے حکم ہوا کہ جنت میں داخل ہو جا۔" (سورۃ یس آیات ۲۰ تا ۲۷)

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

کے الفاظ میں غور کرنے سے خود بخود سمجھ میں آجاتی ہے چنانچہ ثم ناول ابی ثم قال.... معاویہؓ نے مشروب پی کر اسے بریدہؓ کی طرف بڑھایا' اب آگے معاویہؓ کی وضاحت ہے کہ "جب سے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اسے (خمر کو) حرام قرار دیا ہے تو میں نے اسے کبھی نہیں پیا۔" یہ وضاحت خود ہی بتا رہی ہے کہ جناب بریدہؓ نے انہیں معنی خیز نظروں سے دیکھا تھا۔ اور وہ پوچھنا چاہتے تھے کہ یہ مشروب کیا ہے؟ جناب معاویہؓ ان کی غلط فہمی کو تاڑ گئے اور وضاحت فرما دی کہ جب سے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے خمر کو حرام قرار دیا ہے میں نے اسے کبھی نہیں پیا۔ جب کہ اسی روایت میں ہے کہ معاویہؓ نے اس آنے والے مشروب کو پیا تھا۔ معلوم ہوا کہ آنے والا مشروب کوئی شربت وغیرہ تھا۔ عربی زبان میں شراب ہر مشروب (پینے والی چیز) کو کہتے ہیں اور شراب کے لئے عربی میں خمر کا لفظ استعمال ہوتا ہے اس روایت میں یہ وضاحت بھی نہیں کہ جب معاویہؓ نے وہ مشروب ان کی طرف بڑھایا تو انہوں نے لینے سے انکار کر دیا تھا۔ اگر ایسی بات ہوتی تو اس روایت میں ضرور اس بات کی وضاحت ہوتی' اور اس روایت کے آخر میں خود یہ وضاحت ہے کہ وہ دودھ سے بنا ہوا کوئی مشروب تھا کیونکہ بڑھاپے میں بھی جوانی کی طرح دو ہی چیزوں سے معاویہؓ کو محبت تھی جن میں سے ایک دودھ تھا اور اس کی مزید وضاحت اس بات سے بھی ہوتی ہے کہ علامہ ہیثمیؒ نے اس روایت کو باب ماجاء فی اللبن یعنی دودھ کی فضیلت میں ذکر کیا ہے[۷۶] اور اسی طرح علامہ عبدالرحمٰن الساعاتی نے بھی الفتح الربانی جلد ۱۷ باب ماجاء فی اللبن میں ذکر کیا ہے۔ اور اس روایت میں شراب پینے پر فخر کرنے کا بھی کوئی ذکر نہیں ہے اور موصوف نے غالباً کسی سے سن کر یہ بات نقل کر دی ہے کیونکہ علم و عربی زبان کے بارے میں موصوف یتیم ہے اور زیادہ تر سنی سنائی باتوں پر اعتماد کرتا ہے۔

www.KitaboSunnat.com

۷۶۔ مجمع الزوائد (۵۔۴۲)

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

و منهم اميون لا يعلمون الكتاب الا اماني و ان هم الا يظنون

اس تفصیل سے واضح ہوا کہ موصوف اردو زبان میں مستعمل شراب کے لفظ کو حقیقت پر محمول کر بیٹھے ہیں اور اس طرح اپنی جہالت کا بھرپور مظاہرہ کیا ہے اور نبی صلی اللہ علیہ وسلم کا فرمان یہاں موصوف پر بالکل صادق آتا ہے:

"جب علماء اٹھ جائیں گے تو لوگ جاھلوں کو اپنا پیشوا بنالیں گے اور ان سے مسائل پوچھیں گے اور وہ بغیر علم کے فتوی دیں گے تو خود بھی گمراہ ہونگے اور لوگوں کو بھی گمراہ کریں گے۔"

اس حدیث کے ایک راوی حسین بن واقد المروزی اگرچہ ثقہ ہیں لیکن حافظ ابن حجر العسقلانیؒ فرماتے ہیں: لہ اوھام (انہیں بہت سے وہم ہوئے ہیں) ۷۷ ابن حبانؒ فرماتے ہیں ربما اخطاف الرویات (کبھی کبھی وہ روایات میں غلطی کرجاتے ہیں) امام عبداللہ بن احمدؒ اپنے والد امام احمدؒ سے نقل کرتے ہیں کہ وہ حدیث حسین بن واقد عن ابی المنیب کو منکر بتاتے ہیں۔ امام العقیلیؒ فرماتے ہیں کہ امام احمد بن حنبلؒ نے ان کی احادیث کو منکر کہا ہے۔ امام الاثرمؒ کہتے ہیں کہ امام احمدؒ نے فرمایا: ان کی احادیث میں زیادت ہے اور میں نہیں جانتا کہ وہ کیا ہے اور انہوں نے اپنے ہاتھ کو جھٹکا دیا۔ امام الساجیؒ فرماتے ہیں: اس میں نظر ہے اور وہ صدوق ہے اسے وہم ہوتا ہے۔ ۷۸ علامہ ذھبیؒ فرماتے ہیں "امام احمدؒ ان کی بعض احادیث کو منکر کہتے ہیں گویا کہ وہ ان سے راضی نہ تھے۔" اس تفصیل سے معلوم ہوا کہ امام حسین بن واقدؒ کو بعض احادیث میں وہم بھی ہوا ہے اور ان کی بعض احادیث منکر بھی ہیں۔ اس لئے اس حدیث کی صحت بھی مشکوک ہے۔ ۷۸

۷۷۔ تقریب

۷۸۔ تہذیب التہذیب (۲۔۳۷۴) میزان الاعتدال (۱۔۵۴۹)

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

کوئی محدث جب کسی حدیث کو اپنی کتاب میں سند سے بیان کرے تو اس روایت کو بیان کرنے کا یہ مطلب ہرگز نہیں ہوتا کہ وہ محدث اس روایت کے مطابق عقیدہ بھی رکھتا ہے اگر کسی حدیث کو اپنی کتاب میں روایت کرنا ہی جرم ہے تو پھر شاید اس جرم سے کوئی بھی محدث نہ بچا ہوگا۔ معلوم نہیں کہ ان جہلاء نے آخر کسی روایت کے بیان کرنے سے راویوں کو مطعون کرنا کیوں شروع کردیا ہے اور یہ ان حضرات کے جاہل مطلق ہونے کی کھلی دلیل ہے اور اس جماعت کی بنیاد موصوف کے استاذ نے رکھی ہے۔ دراصل یہ حضرات اصول حدیث سے بھی ناواقف ہیں اور اگر وہ کوئی اصول ذکر بھی کرتے ہیں تو صرف اپنے نفس کی تسکین کے لئے اور محدثین کرام پر کیچڑ اچھالنے کی غرض سے جیسا کہ موصوف نے امام احمدؒ کی متعلق ایسا کیا ہے اور جیسا کہ آج کل حبل اللہ میں الدین الخالص دوسری قسط کے جواب میں بہت کچھ لکھا جارہا ہے اور محدثین کرام کے اصولوں میں سے کانٹ چھانٹ کر اپنے مطلب کی باتیں اخذ کی جارہی ہیں، علمی لحاظ سے اس تحقیق کی کیا حیثیت ہے اسے اہل علم ہی اچھی طرح جانتے ہیں۔ دراصل اپنے ہی ساتھیوں کو یہ طفل تسلی دینا چاہتے ہیں ورنہ ان کی یہ علمی تحقیق معلوم ہے۔

جناب معاویہؓ کی منقبت میں مسند احمد کی روایات

موصوف نے اس بات کو بھی ہدف تنقید بنایا ہے کہ امام احمد بن حنبلؒ نے ان روایات کو ضعیف و موضوع کیوں قرار دیا کہ جو معاویہؓ کے لئے گھڑی گئی ہیں تو اس میں امام احمدؒ کا کوئی قصور نہیں۔ ہر محدث نے ان گھڑی ہوئی روایات پر تنقید کی ہے اور امام بخاریؒ نے بھی ذکر معاویہؓ کا باب باندھ کر صرف عبداللہ بن عباسؓ کے قول کو نقل کرنے پر اکتفا کیا ہے اور فنی لحاظ سے وہ روایات چونکہ غلط ہیں اور امام احمدؒ فن اسماء الرجال میں اتھارٹی کی حیثیت رکھتے ہیں اسی لئے امام الجوزیؒ جیسے نقاد نے ان کا قول نقل کیا ہے اور اس بات سے معاویہؓ کی

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

شان میں کوئی کمی نہیں آئی۔ انہیں جو شان اللہ تعالیٰ نے دی ہے وہ انہیں مل کر رہے گی۔ ان کی شان کے یہی بات کافی ہے کہ وہ صحابی رسول صلی اللہ علیہ وسلم ہیں۔ البتہ وہ جناب علیؓ کے مقام تک نہیں پہنچ سکتے اس بات کو تمام اہل علم جانتے ہیں اگر محمود احمد عباسی جیسے منکرین حدیث اور فاسق اس بات کو نہ سمجھتے ہوں تو بہرحال اب وہ سمجھ گئے ہونگے۔ جناب معاویہؓ کی منقبت میں بعض روایات کا ذکر امام احمد بن حنبلؒ نے مسند احمد میں بھی کیا ہے ملاحظہ فرمائیں:

(۱) جناب عبدالرحمٰن بن ابی عمیرة الازدی رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے جناب معاویہؓ کا ذکر کیا اور فرمایا:

اللھم اجعلہ ھادیا مھدیا و اھد بہ ۷۹

"اے اللہ: معاویہ کو ہادی اور مہدی بنا اور انہیں ہدایت دے۔"

(۲) جناب العرباض بن ساریہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا جب کہ وہ ہمیں رمضان میں سحری کھانے کے لئے بلاتے تھے چنانچہ فرماتے: آؤ مبارک کھانے کی طرف، پھر میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو فرماتے ہوئے سنا:

اللھم علم معاویة الکتاب و الحساب وقہ العذاب ۸۰

"اے اللہ! معاویہ کو کتاب اور حساب کا علم عطا فرما اور انہیں عذاب سے بچا۔"

(۳) جناب عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے انہیں معاویہؓ کو بلانے کے لئے بھیجا:

و کان کاتبہ ۸۱

۷۹۔ مسند احمد (۴۔۲۱۶)

۸۰۔ مسند احمد (۴۔۱۲۷)

۸۱۔ مسند احمد (۱۔۲۹۱، ۳۳۵، ۳۳۸)

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

اور معاویہؓ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے کاتب (وحی) تھے۔"

(۴) جناب عمرو بن مرۃ الجہنیؓ نے جناب معاویہؓ سے کہا کہ بے شک میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو فرماتے ہوئے سنا ہے۔

"کوئی امام یا والی ایسا نہیں ہے کہ جو اپنے دروازہ کو حاجت مندوں' محتاجوں اور مسکینوں پر بند کردے مگر اللہ تعالیٰ بھی اس کی ضرورت' حاجت اور مسکنت کے وقت اس کے لئے آسمان کے دروازے بند کردے گا۔"

جناب معاویہؓ نے یہ حدیث سن کر ایک شخص مقرر کردیا تاکہ وہ لوگوں کی حاجات ان تک پہنچائے۔"۸۲ غور فرمایئے کہ معاویہؓ کے کس قدر فضائل امام احمد بن حنبلؒ نے اپنی مسند میں بیان کئے ہیں لیکن افسوس کہ اس یک چشم محقق کو یہ سب کچھ دکھائی نہیں دیا۔ اور جذبات کی رو میں بہہ کر اور تعصب کی پٹی آنکھوں پر باندھ کر کچھ نہ کچھ لکھتے رہے۔ شاید موصوف کے ہاں تحقیق اسی کا نام ہے' اور کسی شاعر نے موصوف کی ترجمانی ان الفاظ میں کی ہے:

بک رہا ہوں جنوں میں کیا کیا
کچھ نہ سمجھے خدا کرے کوئی

بعض جگہ میں نے موصوف کو جو جاہل لکھا ہے تو یہ حقیقت کا اظہار ہے محض طعنہ زنی نہیں ہے۔ بہتر ہے کہ اس کی دلیل قرآن کریم سے نقل کردی جائے تاکہ موصوف کو بالکل اطمینان ہو جائے:

قل هل يستوي الذين يعلمون و الذين لا يعلمون انما يتذكر اولوا الالباب ۸۳ .

۸۲۔ مسند احمد (۴۔۲۳۱)　　۸۳۔ الزمر:۹

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

(اے نبی صلی اللہ علیہ وسلم) آپ کہہ دیجئے: کیا جاننے والے (علماء) اور نہ جاننے والے (جہال) دونوں کبھی یکساں ہو سکتے ہیں؟ نصیحت تو عقل رکھنے والے ہی قبول کرتے ہیں۔"

اب اگر محدثین کرام اور سلف صالحین کو ہم علماء اور جاننے والا مانیں گے تو اس کا لازمی نتیجہ ہوگا کہ ان کے مخالف والذین لایعلمون میں شامل ہونگے' اور پوری امت جانتی ہے کہ دین اسلام کی بقا ان ہی محدثین کرام کی مرہون منت ہے تو نتیجہ ظاہر ہے کہ موصوف اور ان کے استاذ والذین لایعلمون میں شامل ہیں۔

یزید بن معاویہ اور حدیث قسطنطنیہ

یزید بن معاویہ کے متعلق امام احمد بن حنبل کی رائے یہ ہے کہ وہ اس قابل نہیں کہ اس سے روایت لی جائے۔ اس پر موصوف خوب چراغ پا ہوئے ہیں اور لکھتے ہیں۔

"یزید بن معاویہ (کمانڈر ابن کمانڈر) قسطنطنیہ پر اسلام کا جھنڈا گاڑنے والے کے بارے میں یہ شیعہ امام ان الفاظ کا اظہار کرتا ہے کہ "اللہ اور رسول صلی اللہ علیہ وسلم پر ایمان رکھنے والا کبھی بھی یزید سے محبت نہیں کر سکتا۔"

حالانکہ اللہ اور رسول پر ایمان رکھنے والا ہر مسلمان یزید بن معاویہ سے محبت کرتا ہے اور اسے فرمان رسول کے مطابق جنتی سمجھتا ہے۔ فرمان رسول ہے کہ "جس پہلے لشکر نے قسطنطنیہ پر حملہ کیا وہ پورے کا پورا بخشا بخشایا ہے۔" (بخاری جلد اول ۴۰۹'۴۱۰)

"اس لشکر کے کمانڈر یزید بن معاویہ تھے۔" (بخاری جلد اول ۱۵۸) (ص ۳۹)

یزید بن معاویہ کے جنتی ہونے کا نظریہ پاک و ہند میں سب سے پہلے محمود احمد عباسی نے پیش کیا۔ یہ شخص کٹر ناصبی عقائد کا حامل تھا اور اس نے اپنی کتاب خلافت معاویہ و یزید اس زمانے میں تحریر کی کہ جب وہ چینی سفارت خانہ میں ملازم تھا۔ میں بھی جب اس کی اس تحقیق جدید سے متاثر ہوا تھا تو اس سے ملاقات کے لئے اس کے گھر گیا اور میں نے دوران

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

گفتگو اس سے کہا کہ آپ نے جناب حسین رضی اللہ عنہ کے سر کے متعلق لکھا ہے کہ اس کے متعلق تمام روایات وضعی ہیں جبکہ صحیح بخاری میں روایت ہے کہ حسینؓ کا سر ابن زیاد کے سامنے پیش کیا گیا۔ عباسی صاحب نے کہا ہاں امام بخاری گدھے نے یہ بات لکھی ہے (معاذ اللہ) میں نے جب اس سے امام بخاریؒ کے متعلق یہ گستاخی سنی تو مجھے سخت صدمہ ہوا اور عباسی صاحب کی عقیدت کا سارا نشہ اسی وقت اتر گیا۔ اس نے داڑھی بھی برائے نام رکھ رکھی تھی اور بعد میں معلوم ہوا کہ وہ اعمال کے لحاظ سے بھی بالکل ہی تہی دامن تھا اور جناب علیؓ جناب حسنؓ اور جناب حسینؓ کی برائیاں کرنا اس کی زندگی کا مشن تھا۔ اس کی اس تحقیق جدید سے بہت سے لوگ اور خود ڈاکٹر عثمانی صاحب بھی متاثر ہوئے۔ حالانکہ بعد میں اس کا جناب علیؓ سے نفرت و عداوت کا چھپا ہوا گندہ نظریہ بھی ظاہر ہو گیا تھا اور معلوم ہوا کہ یہ شخص متعصب ناصبی ہے۔ موصوف بھی محمود احمد عباسی اور اپنے استاذ کی تحقیق کو حرف آخر سمجھ کر یزید بن معاویہ کے جنتی ہونے کا فیصلہ رقم کر رہے ہیں ورنہ پہلے لشکر میں یزید بن معاویہ کی شمولیت ہی محل نظر ہے۔ اور صحیح بخاری کی جس روایت سے انہوں نے دلیل لی ہے اس روایت کے مفہوم ہی کو وہ نہیں سمجھ سکے۔ اس روایت کے مفہوم کو واضح کرنے سے پہلے کچھ تفصیل پیش خدمت ہے تاکہ معلوم ہو سکے کہ قسطنطنیہ پر پہلا حملہ کس نے کیا تھا؟ حافظ ابن کثیرؒ لکھتے ہیں:

و فیها غزا معاویة بلاد الروم حتی بلغ المضیق مضیق القسطنطنیة [۸۴]

"اور ۳۲ھ میں جناب معاویہؓ نے بلاد روم پر چڑھائی کی یہاں تک کہ وہ خلیج قسطنطنیہ تک پہنچ گئے۔"

۸۴۔ البدایہ والنہایہ (۷۔۱۵۹)

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

دوسرے مقام پر لکھتے ہیں۔

قالوا وكان عام غزاة المضيق يعنى مضيق القسطنطنية فى سنة ثنتين ثلاثين في ايامه فكان هو الامير على الناس عامئذ ٨٥

"کہتے ہیں کہ خلیج قسطنطنیہ کی جنگ ۳۲ھ میں ہوئی۔ جناب معاویہؓ کی امارت میں اور وہ خ اس سال لوگوں پر امیر تھے۔"

یہی بات علامہ ذہبیؒ نے "تاریخ اسلام" میں اور سید احمد زمنی دحلان نے "الفتوحا الاسلامیہ" میں لکھی ہے۔ اس وضاحت سے معلوم ہوا کہ قسطنطنیہ پر پہلا حملہ جناب معاو نے کیا تھا۔

جناب معاویہؓ نے اپنے دور خلافت میں بھی قسطنطنیہ پر حملہ کیا تھا چنانچہ امام بخاریؒ لکھ ہیں:

حدثنا عبدالله بن صالح، حدثنى معاوية، عن عبدالرحمن بن جبير بن نفير عن ابيه عن ابى ثعلبة الخشى، قال سمعته فى خلافة معاوية بالقسطنطنية و كان معاوية، غزالناس بالقسطنطنية، ان الله لا يعجز هذه الدمة من نصف يوم (التاريخ الصغير ص ٥٢ طبع سانكله هل باكستان- دوسرى طبع (١-١٢٣) (التاريخ الكبير ص٢٤٨ ق٢ ج١)

جناب ابو ثعلبہ الخشنی رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ میں نے معاویہؓ کو ان کے دور خلافت میں قسطنطنیہ میں یہ فرماتے ہوئے سنا جبکہ وہ لوگوں کو قسطنطنیہ پر چڑھائی کے لیے روانہ کر رہے تھے کہ "بے شک اللہ تعالیٰ اس امت کو آدھے دن کے بقدر بھی عاجز نہیں کرے گا۔"

٨٥۔ البدایہ والنہایہ (٨-٢٦)

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

اس روایت کو امام بخاریؒ نے التاریخ الکبیر میں بھی نقل کیا ہے اور وہاں انہوں نے حدثنا عبداللہ بن صالح کے بجائے قال لنا عبداللہ کہا ہے۔ جس کا مطلب یہ ہوا کہ امام بخاریؒ کے نزدیک حدثنا اور قال لنا میں کوئی فرق نہیں ہے۔

جناب عبدالرحمٰن بن خالد بن الولیدؓ وغیرہ کا قسطنطنیہ پر حملہ

جناب عبدالرحمٰن بن خالد بن ولید رضی اللہ عنہ جو اپنے باپ خالد بن ولید رضی اللہ عنہ کی طرح انتہائی شجاع تھے اور جنہیں بعض محدثین نے صغار صحابہ میں شمار کیا ہے۔ حافظ ابن حجر العسقلانیؒ نے "الاصابہ فی تمیز الصحابہ" میں ان کا مفصل ترجمہ لکھا ہے اور ساتھ ہی یہ بھی تصریح کر دی ہے کہ:

اخرج ابن عساکر من طرق کثیرۃ انه کان یؤمر علی غزو الروم ایام معاویة

حافظ ابن عساکرؒ نے بہت سی سندوں سے نقل کیا ہے کہ جناب معاویہ رضی اللہ عنہ کے عہد حکومت میں ان کو رومیوں سے جو جنگیں لڑی جاتی تھیں ان میں امیر بنایا جاتا تھا۔ (الاصابہ ۳-۶۸)

امام ابن جریر الطبریؒ نے اپنی تاریخ میں ۴۴ھ اور ۴۵ھ کے واقعات کے ضمن میں اور حافظ ابن کثیرؒ نے البدایہ والنہایہ میں ۴۴ھ اور ۴۶ھ کے واقعات کے ذیل میں بلاد روم میں ان کی زیر امارت رومیوں سے مسلمانوں کے سرمائی جہاد کا ذکر کیا ہے۔ افسوس کہ ۴۶ھ میں بلاد روم ہی میں ان کو حمص میں زہر دے کر شہید کر دیا گیا تھا۔ عبدالرحمٰن بن خالدؓ اپنے غزوات و جہاد کی وجہ سے شامی مسلمانوں میں بڑے محبوب و باا‌ثر تھے۔ ۸۶ اس سلسلہ کی بعض احادیث بھی ملاحظہ فرمائیں:

۸۶۔ البدایہ والنہایہ (۸-۳۱)

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

عن اسلم ابی عمران قال غزونا من المدینة نرید القسطنطنیة و علی الجماعة عبدالرحمن بن خالد بن الولید

جناب اسلم ابی عمران ؒ کا بیان ہے کہ ہم مدینہ سے جہاد کے لئے قسطنطنیہ کی طرف روانہ ہوئے اس وقت امیر جیش جناب عبدالرحمٰن بن خالد بن الولید ؓ تھے۔

رومی فوج شہر پناہ سے پشت لگائے مسلمانوں سے آمادہ پیکار تھی اسی اثناء میں (مسلمانوں کی صف میں سے نکل کر) ایک شخص نے دشمن (کی فوج) پر حملہ کر دیا۔ لوگ کہتے رہے "رکو، رکو، لا الہ الا اللہ یہ شخص تو خود اپنے ہاتھوں اپنے آپ کو ہلاکت میں ڈال رہا ہے۔" یہ سن کر جناب ابو ایوب الانصاری ؓ نے فرمایا کہ یہ آیت تو ہم انصاریوں کے بارے میں اتری ہے (واقعہ یہ ہے) کہ جب اللہ تعالیٰ نے اپنے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی مدد فرمائی اور اسلام کو غلبہ نصیب فرمایا تو ہم نے کہا تھا کہ اب تو ہم کو مدینہ میں رہ کر اپنے اموال کی خبر گیری اور ان کی اصلاح کی طرف توجہ دینا چاہئے اس پر اللہ عزوجل نے یہ آیت شریفہ نازل فرمائی:

و انفقوا فی سبیل اللّٰه و لا تلقوا بأیدیکم الی التهلكة ۸۷
"اور اللہ کی راہ میں خرچ کرو اور اپنے آپ کو اپنے ہاتھوں ہلاکت میں نہ ڈالو۔"

لہٰذا اپنے آپ کو ہلاکت میں ڈالنا تو جہاد کو چھوڑ کر ہمارا اپنے اموال کی خبر گیری اور اس کی اصلاح کے خیال سے اپنے گھروں میں بیٹھ رہنا تھا۔ جناب ابو عمران ؒ کہتے ہیں کہ جناب ابو ایوب ؓ مسلسل اللہ کی راہ میں جہاد ہی کرتے رہے تا آنکہ وہ دفن بھی قسطنطنیہ میں ہوئے۔
۸۸

اس حدیث کو امام ابو داؤد ؒ کے علاوہ امام حاکم نے مستدرک (۲-۲۷۵) میں اور اما

۸۷۔ البقرۃ: ۱۹۵

۸۸۔ سنن ابی داؤد کتاب الجہاد باب فی قولہ عزوجل ولا تلقوا بایدیکم الی التہلکۃ

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

الترمذی نے کتاب التفسیر میں ذکر کیا ہے۔ امام حاکم فرماتے ہیں:

هذا حديث صحيح على شرط الشيخين ولم يخرجاه

علامہ ذہبیؒ نے بھی امام حاکمؒ کی تصحیح کو برقرار رکھا ہے۔ امام الترمذیؒ فرماتے ہیں: یہ حدیث حسن صحیح غریب ہے۔ امام حاکمؒ کی حدیث میں شروع کے الفاظ اس طرح ہیں:

قال كنا بالقسطنطنية و على اهل مصر عقبة بن عامر الجهمی و على اهل الشام فضالة بن عبيد الانصاری

"جناب ابو عمرانؒ کہتے ہیں ہم قسطنطنیہ میں تھے اور مصر والوں کے امیر جناب عقبہ بن عامرؓ تھے اور شام والوں کے امیر جناب فضالہ بن عبید انصاریؓ تھے۔

اور سنن الترمذی کی روایت کے الفاظ یہ ہیں:

كنا بمدينة الروم فاخرجوا الينا صفا عظيما من الروم فخرج اليهم من المسلمين مثلهم او اكثر و على اهل مصر عقبة بن عامر و على الجماعة فضالة بن عبيد

ہم روم کے شہر میں تھے پس ہم پر حملہ کرنے کے لئے ان کی ایک بڑی جماعت ہماری طرف بڑھی اور مسلمان بھی اتنے ہی یا ان سے زیادہ ان پر لپکے اور اس وقت مصر والوں پر جناب عقبہ بن عامرؓ امیر تھے اور پوری جماعت پر جناب فضالہ بن عبیدؓ امیر تھے۔

سنن ابی داؤد کی دوسری روایت جناب عبید بن تعلیؒ بیان کرتے ہیں ہم جناب عبدالرحمٰن بن خالد بن الولیدؓ کے ساتھ جہاد میں شریک تھے (اسی مہم میں) ان کے سامنے دشمن کے چار ہٹے کٹے شخص پیش کئے گئے جن کے قتل کرنے کا انہوں نے حکم دیا اور تعمیل حکم میں ان کو باندھ کر قتل کر دیا گیا۔ امام ابو داؤدؒ فرماتے ہیں کہ ہم سے ہمارے استاذ امام سعید بن منصورؒ کے علاوہ ایک دوسرے صاحب نے ابن وهبؒ سے اس حدیث کو یوں نقل کیا کہ ان چاروں کو باندھ کر تیروں کا ہدف بنایا گیا جب اس بات کی خبر جناب ابو ایوب

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

انصاریؓ کو ہوئی تو انہوں نے فرمایا کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا ہے کہ انہوں نے اس طرح باندھ کر قتل کرنے سے منع فرمایا ہے۔ پس قسم ہے اس ذات کی کہ جس کے ہاتھ میں میری جان ہے اگر کوئی مرغی بھی ہو تو میں اس کا اس طرح باندھ کر نشانہ نہ لوں۔ پھر جب یہ بات جناب عبدالرحمٰن بن خالد بن الولیدؓ کو پہنچی تو انہوں نے اس کے کفارے میں چار غلام آزاد کئے۔" ۸۹

اس وضاحت سے ثابت ہوا کہ مدنی دستہ کے امیر جناب' عبدالرحمن بن خالد بن ولیدؓ تھے اور مصر والوں پر عقبہ بن عامرؓ امیر تھے اور اس پوری جماعت کے امیر جناب فضالہ بن عبیدؓ تھے' جنہیں شام سے جناب معاویہؓ نے قیادت کے لئے بھیجا تھا۔ اس وضاحت سے یہ بھی ثابت ہو گیا کہ شروع کی فوج یا اول جیش میں یزید بن معاویہ شامل نہ تھے اور یہ واقعہ ۴۴ھ' ۴۵ھ اور ۴۶ھ کا ہے کیونکہ جناب عبدالرحمٰن بن خالد بن الولیدؓ ۴۶ھ میں شہید ہو گئے تھے البتہ یزید بن معاویہ کو ان کے والد نے ۴۹ھ میں اس معرکہ میں شرکت کے لئے بھیجا تھا جیسا کہ عباسی صاحب نے بھی لکھا ہے۔ ۹۰ اور ۵۲ھ میں جناب ابو ایوب الانصاریؓ نے یزید بن معاویہ کی قیادت ہی میں وفات پائی۔ اور صحیح بخاری کی یہ روایت بھی اس بات کی وضاحت کرتی ہے چنانچہ جناب محمود بن الربیع الانصاریؓ بیان کرتے ہیں:

فحدثتها قوما فيهم ابو ايوب صاحب رسول الله صلي الله عليه وسلم في غزوته التی توفي فيها و يزيد بن معاوية عليهم بأرض الروم ۹۲

۸۹۔ سنن ابی داؤد کتاب الجهاد باب فی قتل الاسیر بالنبل

۹۰۔ خلافت معاویہ ویزید ص ۴۳ طبع چہارم۔

۹۱۔

۹۲۔ صحیح بخاری ابواب تقصیر الصلوۃ باب صلوۃ النوافل جماعۃ

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

"پس میں نے اس حدیث کو ایک ایسی قوم کے سامنے بیان کیا کہ جس میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے صحابی ابوایوب انصاریؓ بھی تھے اور اسی غزوہ میں انہوں نے وفات پائی اور یزید بن معاویہ ان پر امیر تھے، روم کی سرزمین پر۔"

جناب محمود بن ربیع الانصاری رضی اللہ عنہ کے بیان سے واضح ہوا کہ یزید بن معاویہ جس لشکر پر امیر تھے اس میں جناب ابوایوب الانصاریؓ شامل تھے اور اسی لشکر میں جناب ابوایوبؓ نے وفات بھی پائی اور ابوایوب انصاریؓ کی وفات ۵۲ھ میں ہوئی ہے اور بعض نے ان کی وفات ۵۰ھ میں بیان کی ہے اس سے واضح طور پر ثابت ہوگیا کہ یزید بن معاویہ جس لشکر میں شامل تھا وہ بالکل آخری لشکر تھا۔

پھر نام لے کر معین طور پر کسی کو جنتی کہنا بھی شرعاً درست نہیں ہے۔ کیونکہ کسی عمل سے پچھلے گناہوں کا معاف ہو جانا اور بات ہے اور کسی کا معین طور پر جنتی ہونا دوسری بات ہے۔ ممکن ہے کہ گناہوں کے معاف ہو جانے کے بعد بھی انسان جہنمی ہو کر مرے کیونکہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم کا ارشاد ہے: **انما الاعمال بالخواتیم** (اعمال کا دارومدار خاتمے پر موقوف ہے) (صحیح بخاری)۔

جہاں تک یزید بن معاویہ پر جرح کا تعلق ہے تو ظاہر ہے کہ وہ کوئی صحابی رسول صلی اللہ علیہ وسلم نہیں ہیں کہ ان پر جرح نہ ہو سکے۔ اور اس کی زندگی ایسے سیاہ کارناموں سے بھری ہوئی ہے کہ جس کی وجہ سے تمام محدثین نے ان پر شدید جرح کی ہے۔ چنانچہ یزید بن معاویہ کی بیعت کا مسئلہ جب معاویہؓ نے مروان کے توسط سے اہل مدینہ کے سامنے پیش کیا تو اس کو کسی نے بھی دل سے قبول نہیں کیا بلکہ جناب عبدالرحمٰن بن ابی بکر الصدیقؓ جیسے جلیل القدر صحابی نے کھلم کھلا اس کی مخالفت کی جیسا کہ صحیح بخاری وغیرہ میں ہے۔ اور جناب معاویہؓ کی وفات کے بعد جناب حسینؓ اور جناب عبداللہ بن زبیرؓ نے یزید کی بیعت کرنے سے انکار کر دیا۔ اور پھر جناب حسینؓ اور جناب عبداللہ بن زبیرؓ نے قتل کے خوف سے مکہ میں پناہ لے

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

لی اور پھر جناب حسینؓ مکہ سے کوفہ کی طرف چل پڑے۔ انہیں امید تھی کہ وہاں ان کے انصار و اعوان موجود ہیں۔ لیکن حسینؓ کے وہاں پہنچنے سے پہلے ہی یزید نے وہاں کے گورنر جناب نعمان بن بشیرؓ کو بدل کر ان کی جگہ عبیداللہ بن زیاد جیسے سفاک کو گورنر مقرر کر دیا۔ اور پھر آخر کار کربلا کا سانحہ پیش آیا اور صحیح بخاری کی روایت کے مطابق جناب حسینؓ کا سر کاٹ کر اور ایک طشت میں رکھ کر ابن زیاد کے سامنے پیش کیا گیا۔ اس سلسلہ میں ناصبیوں نے تاریخ کو بہت ہی توڑ مروڑ کر پیش کیا ہے اور بے شمار دھوکے اور مغالطے دیئے ہیں اور یزید بن معاویہ کو ہیرو جبکہ صحابہ کرام رضوان اللہ علیہم اجمعین کو باغی ثابت کیا ہے۔ اختصار کے پیش نظر یہاں تمام باتیں بیان نہیں ہو سکتیں۔ تفصیل ہماری زیر ترتیب کتاب "یزید بن معاویہ" میں پیش کی جائے گی ان شاء اللہ العزیز البتہ دھوکا اور تلبیس کی ایک مثال پیش خدمت ہے 'یزید بن معاویہ نے خلیفہ بنتے ہی جو پہلا خطبہ دیا اس کے آخری الفاظ یہ ہیں:

ان معاوية كان يغزيكم فى البحر و انى لست حاملا احدا من المسلمين فى البحر و ان معاوية كان يشتيكم بارض الروم و لست مشتيا احدا بارض الروم و ان معاوية كان يخرج لكم العطاء أثلاثا و انا اجمعه لكم كله فافترق الناس عنه و هم لا يفضلون عليه احدا [٩٣]

"بے شک معاویہؓ تم کو بحری جہاد کی مہم پر بھیجا کرتے تھے مگر میں کسی مسلمان کو بحری مہم پر بھیجنے کا روادار نہیں اور بے شک معاویہؓ تم کو روم میں موسم سرما میں جہاد پر روانہ کیا کرتے تھے مگر میں کسی کو سردیوں میں روم کی سرزمین پر جہاد کرنے کے لئے نہیں بھیجوں گا اور بے شک معاویہؓ تمہیں تمہارا وظیفہ سال میں تین قسطوں میں دیا کرتے تھے اور میں تم کو اکٹھا یکبارگی دیا کروں گا (بس پھر کیا تھا یہ خوشخبری سن کر حاضرین دربار یزید سے) اس حال میں لوٹے کہ وہ یزید سے بڑھ کر کسی کو نہیں سمجھتے تھے۔"

٩٣۔ البدایہ والنہایہ (٨۔ ١٤٣)

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

اس آخری جملہ پر جو حاشیہ "حیات سیدنا یزید" کے مصنف نے چڑھایا ہے وہ پڑھنے کے لائق ہے، وہ لکھتے ہیں:

علامہ ابن کثیر لکھتے ہیں کہ ..... سیدنا یزیدؒ اپنے والد ماجد سیدنا معاویہؓ کی وفات کے بعد امیر المومنین کی حیثیت سے پہلا خطبہ دیکر فارغ ہوئے تو اجتماع میں موجود صحابہ اور ہم عصر حضرات کی پسندیدگی کا یہ عام تھا:

فخرج الناس عنه وهم لا يفضلون عليه احدا (البداية و النهاية ج ٨، ص ١٤)

یعنی تقریر سن کر ان کے پاس سے گئے تو ان کا یہ حال تھا کہ وہ سیدنا یزیدؒ پر کسی دوسرے کو فضیلت نہیں دیتے تھے۔" اسلامی خلافت کے مرکزی شہر دمشق میں اس عظیم اجتماع میں سیدنا یزید کے ساتھ عوام و خواص کی جانب سے پسندیدگی و عقیدت کا یہ اظہار اس لئے نہ تھا کہ حلم و عدل کے پیکر سیدنا معاویہؓ کی ابدی جدائی پر الم انگیز تقریر کے اثر نے انہیں ایسا کرنے پر مجبور کردیا تھا بلکہ اعتماد و محبت کا مظاہرہ کرنے والے یہ وہ حضرات صحابہ و تابعین کرام تھے جنھوں نے بچپن سے لیکر جوانی کی موجودہ منزل تک امیر یزید کے شب و روز کا براہ راست مشاہدہ کیا تھا اور اچھی طرح جانتے تھے کہ دینی ماحول میں ہوش سنبھالنے والا یہ صلاحیت اور صاحب کردار نوجوان مسلمانوں کے اجتماعی معاملات میں دوسروں سے زیادہ قیادت و امارت کی ذمہ داریوں سے عہدہ برآ ہونے کی استعداد رکھتا ہے انہیں یزید کی شخصیت میں ایک ایسے قائد اور خلیفہ کی جھلک دکھائی دے رہی تھی جو فاروقی ارادہ کے ساتھ متعدد مرتبہ قائدانہ صلاحیت کے وہ غیرفانی نقوش ثبت کرچکا تھا جن کی جذبہ تشکر نے چھوٹے بڑے تمام ہم عصر حضرات کو اس بات پر آمادہ کیا کہ وہ سیدنا یزید

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

کی خدمت میں عقیدت و محبت اور اعتماد کا یہ بے مثال نذرانہ پیش کریں کہ لا یفض
احدا"۔ ۹۴

مولانا محمد عظیم الدین صدیقی صاحب نے یزید بن معاویہ کا پورا خطبہ نقل
انہوں نے یہ حاشیہ آرائی اس خطبہ کے اختتامی الفاظ "لا یفضلون علیہ احدا" پر
وہ اس خطبہ کے الفاظ نقل کرتے تو ان کے سید ممدوح کا پول کھل جا۔ کیونکہ انہوں
پہلے، خطبہ ہی میں بحری، جہاد کو معطل کرنے کا اعلان کیا' سرمائی جہاد کو موقوف کردیا اور جو
میں تین قسطوں میں ملا کرتا تھا وہ انہوں نے ایک قسط میں ادا کردینے کا اعلان کردیا
کہ اب شامی دوسروں کو یزید کے مقابلے میں کیسے فضیلت دے سکتے تھے۔ صحابہ
لکھ کر انہیں تو عبث بدنام کرنے کی کوشش کی گئی ہے ورنہ وہ کب جہاد کی
ہوسکتے تھے بلکہ ان کے لئے تو یہ اعلان سوہان روح سے کم نہ ہوگا۔ یزید بن معاویہ
توصیف کرنے والے وہی شامی سپاہی تھے کہ جنہوں نے بعد میں مدینہ الرسولؐ میں
و تابعین کا قتل عام کیا۔ اور جو یزید کی خوشنودی کے لئے مکہ مکرمہ پر چڑھ دوڑے
سنگ باری کر کے اس کی بنیادیں ہلا دیں۔ صحابہ کرامؓ میں سے کوئی بھی یزید کا
اور نہ ہی کوئی صحابی قتل حسینؓ' واقعہ حرہ اور خانہ کعبہ پر سنگ باری میں یزید کی
شریک ہوا تھا۔ یزید بن معاویہ کی تعریف کرنے والے عبیداللہ بن زیاد' شمر بن
مسلم بن عقبہ' عمرو بن سعید اشدق' عمر بن سعد قسم کے لوگ ہی ہوسکتے ہیں کہ
نذرانے وصول کر کے صحابہ کرامؓ کا خون بہانے سے بھی دریغ نہیں کرتے تھے۔

یزید بن معاویہ کی شخصیت اور واقعہ حرہ وغیرہ

یزید بن معاویہ کی خلافت کی ابتدا حسینؓ اور ان کے اصحاب و اعزہ و اقارب
سے ہوئی اور ان کی خلافت کا اختتام واقعہ حرہ اور خانہ کعبہ پر حملہ اور سنگ باری

۹۴۔ حیات سیدنا یزید ص ۴۷۔۴۸ حصہ اول شائع کردہ مجلس عثمان غنی کرا

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

ریفین پر حملہ یقیناً یزید بن معاویہ کی خلافت کے زمانہ کا انتہائی بدترین واقعہ ہے کہ
جہاں صحابہ کرامؓ اور ان کی اولاد قتل ہوئیں وہاں ان مقدس مقامات کی حرمت کو بھی
ں ملادیا گیا اور احادیث میں ایسے شخص سے متعلق سخت وعید وارد ہوئیں ہیں۔ یہ
ہے کہ مکہ و مدینہ دو ایسے مقامات ہیں کہ جو دین و ایمان کے مرکز ہیں اور نبی صلی اللہ
لم نے بھی: "والایمان فی اھل حجاز" یعنی ایمان حجاز والوں میں ہے ۹۵" فرما کر اس اہمیت
ب نشاندہی فرمائی ہے جب یزیدی لشکر نے مدینہ پر چڑھائی کی تو اس عظیم حادثہ میں بہت
ابہ کرام اور ان کی اولاد قتل ہوگئی اور مدینہ الرسول ؐ کی حرمت کو بھی دھچکا لگا۔ اس
ی بعض روایات ملاحظہ فرمائیں۔

جناب سعد رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا:

یکید اهل المدينة احد الا انماع كما ينماع الملح في الماء ٩٦
ص اہل مدینہ سے مکر کرے گا تو وہ اس طرح گھل جائے گا جس طرح نمک پانی میں گھل
ہے۔"

جناب ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ جناب ابوالقاسم صلی اللہ علیہ وسلم نے
فرمایا:
راد اهل هذه البلدة بسوء يعنى المدينة اذابه الله كما يذوب الملح
ماء ٩٧
نے اس شہر یعنی المدینہ والوں سے برائی کا ارادہ کیا تو اللہ تعالیٰ اس کو ایسا گھلا دے گا جیسے

۹۵۔ صحیح مسلم کتاب الایمان

۹۶۔ صحیح بخاری کتاب فضائل المدینہ باب اثم من کاد اھل المدینہ۔

۹۷۔ صحیح مسلم کتاب الحج باب تحریم ارادۃ اہل المدینہ بسوء۔

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

نمک پانی میں گھل جاتا ہے۔"

اور سعد بن ابی وقاص رضی اللہ عنہ سے ایک دوسری روایت میں یہ الفاظ بھی ہیں

و لا يريد اهل المدينة بسوء الا اذابه اللّه في النار ذوب الرصاص
ذوب الملح في الماء ۹۸

"کوئی بھی اہل مدینہ کے ساتھ برائی کا ارادہ نہ کرے گا مگر یہ کہ اللہ تعالیٰ اسے آگ میں
دے گا' جیسے قلعی آگ میں پگھل جاتی ہے۔ یا جیسے نمک پانی میں گھل جاتا ہے۔"

عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ار
فرمایا:

ستة لعنتهم لعنهم اللّه و كل نبي مجاب المكذب بقدر اللّه و الزائد
كتاب اللّه و المتسلط بالجبروت يذل من اعز اللّه و يعز من اذل اللّه
المستحل لحرم اللّه و المستحل من عترتي ما حرم اللّه و التارك لسنة ۹۹

"چھ قسم کے لوگ ہیں جن پر میں لعنت کرتا ہوں اور اللہ بھی ان پر لعنت کرتا ہے اور ہر نبی
دعا قبول ہوتی ہے اللہ کی تقدیر کا انکار کرنے والا اور اللہ کی کتاب میں زیادتی کرنے والا
زبردستی غلبہ حاصل کرنے والا (بزور قوت خلیفہ بننے والا) اس شخص کو عزت دے جس کو ا
نے ذلیل کیا ہے۔ اور اس شخص کو ذلیل کرے جس کو اللہ نے عزت دی اور اللہ کے حرم
حلال کرنے والا اور میری اولاد میں اس چیز کو جس کو اللہ نے حرام قرار دیا ہے (ان کا قتل
حلال جاننے والا اور میری سنت کو ترک کرنے والا۔"

۹۸۔ صحیح مسلم (۱-۴۴۱) طبع نور محمد کارخانہ کتب کراچی۔

۹۹۔ المستدرک (۱-۳۶) و قال الحاکم: قد احتج البخاری .عبد الرحمن بن ابی الموال و ھ
حدیث صحیح الاسناد ولا اعرف له علة ولم یخرجاه و قال الذھبی: صحیح ولا اعرف له علة رواه قتیبة
اسحاق الفروی عنه و رواه الترمذی فی السنن الرقم (۲۲۴۵)

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

اس حدیث میں وارد اکثر باتیں یزید بن معاویہ میں موجود تھیں' زبردستی غلبہ حاصل کرنے کے لئے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی اولاد کا قتل کیا' صحابہ کرامؓ کا خون بہایا۔ صحابہ کرامؓ کو ذلیل کیا اور عبیداللہ بن زیاد' مجرم یا مسرف بن عقبہ' عمرو بن سعید اشدق' شمر بن ذی الجوشن' حصین بن نمر وغیرہ کو اس نے عزت بخشی۔ حرمین شریفین کو حلال کیا اور تمام امور کو بجالا کر تارک سنت بن گیا۔

حافظ ابن کثیرؒ نے امام دارقطنیؒ سے نقل کیا ہے کہ جناب جابرؓ کے دو بیٹے محمدؒ اور عبدالرحمٰنؒ فرماتے ہیں کہ ہم یوم حرہ کو اپنے باپ جابرؓ کے ساتھ نکلے۔ اس وقت وہ نابینا ہو چکے تھے۔ انہوں نے فرمایا: ہلاک ہو وہ کہ جس نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو خوفزدہ کیا۔ ہم نے کہا ابا جان کوئی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو بھی خوفزدہ کرتا ہے۔ انہوں نے فرمایا: میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو فرماتے ہوئے سنا:

من اخاف اهل هذا الحی من الانصار فقد اخاف ما بین هذین و وضع یده علی جنبیه ۱۰۰

"جس شخص نے انصار کے اس قبیلہ کو خوفزدہ کیا اس نے اس کو خوفزدہ کیا کہ جو ان دونوں کے درمیان ہے (یعنی دل) اور انہوں نے اپنے ہاتھ کو اپنے پہلوؤں کے درمیان رکھا۔"

اور مسند احمد کی روایت میں اسی واقعہ کی ضمن میں حدیث کے الفاظ یہ ہیں:

من اخاف اهل المدینة فقد اخاف مابین جنبی ۱۰۱

"جس نے مدینہ والوں کو خوفزدہ کیا اس نے اس کو خوفزدہ کیا جو میرے پہلو میں ہے (یعنی دل)"

۱۰۰۔ البدایہ والنہایہ (۸۔ ۲۲۳)

۱۰۱۔ مسند احمد (۳۔ ۳۵۴) و قال الهیثمی: رواه احمد و رجاله رجال الصحیح (مجمع الزوائد ۳۔ ۳۰۶)

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

غور کا مقام ہے کہ جس نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو خوفزدہ کیا ہو کیا وہ جنتی ہو سکتا ہے؟ بلکہ ایسے شخص کے لئے نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے یوں بددعا کی ہے۔

اللهم من ظلم اهل المدينة و اخافهم فأخفه و عليه لعنة الله و الملائكة و الناس اجمعين لا يقبل منه صرف و لا عدل ۱۰۲

"اے اللہ جس نے اہل مدینہ پر ظلم کیا اور انہیں خوفزدہ کیا تو بھی اسے خوفزدہ کر۔" اس پر اللہ کی لعنت' تمام فرشتوں اور انسانوں کی لعنت اور اس کے فرض اور نفل قبول نہیں کئے جائیں گے۔"

جناب جابر بن عبداللہؓ نے ان احادیث کو مصداق یزیدی فوج ہی کو سمجھا' اسی لئے انہوں نے اس موقع پر اس حدیث کو بیان کیا اور نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی دوسری بددعا کہ جو مدینہ والوں سے برائی کا ارادہ کرے گا اسے اللہ تعالٰی اس طرح گھلا دے گا جیسے نمک پانی میں گھل جاتا ہے یا قلعی آگ میں پگھل جاتی ہے۔ چنانچہ اس بددعا کا بھی فوری اثر ہوا اور وہ اس طرح کہ جب یہ لشکر مدینہ سے مکہ پر چڑھائی کرنے کے لئے روانہ ہوا تو راستہ میں مسلم بن عقبہ کو موت نے آلیا۔ اور جب یہ لشکر مکہ مکرمہ پر حملہ آور ہوا تو اسی دوران یزید بن معاویہ کی موت کی اطلاع پہنچ گئی اور اس طرح اللہ تعالٰی نے انہیں نمک کی طرح گھلا دیا۔ حافظ ابن کثیر لکھتے ہیں:

فانه لم يمهل بعد وقعة الحرة و قتل الحسين الا يسيرا حتى قصمه الله الذي قصم الجبارة قبله و بعده انه كان عليما قديرا ۱۰۳

"پس اللہ تعالٰی نے اسے واقعہ حرہ اور قتل حسین کے بعد بہت ہی قلیل مہلت دی حتی کہ

۱۰۲۔ مجمع الزوائد (۳۔۳۰۶) و قال الہیثمی: رواہ الطبرانی فی الاوسط و الکبیر (عن عبادۃ ابن الصامت) و رجالہ رجال الصحیح۔

۱۰۳۔ البدایہ والنہایہ (۸۔۲۲۴)

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

اسے پاش پاش کر دیا اس اللہ نے جس نے اس سے پہلے اس سے بعد کے جابروں کو پاش پاش کر دیا ہے بیشک وہ اللہ علیم و قدیر ہے۔"

صحابہ کرامؓ اور ان کی اولاد کا جس بے رحمی اور بے دردی سے قتل عام کیا گیا تو یہ کوئی معمولی سانحہ اور معمولی جرم نہیں۔ حقیقت یہ ہے کہ صحابہ کرامؓ کا قتل ایک عظیم سانحہ ہے اور یہی جرم یزید کے فسق کے لئے کافی ہے اور پوری اسلامی تاریخ میں اہل مدینہ کے ساتھ ایسا سانحہ کبھی بھی پیش نہیں آیا۔

حافظ ابن کثیر لکھتے ہیں:

ثم اباح مسلم ابن عقبة الذي يقول فيه السلف مسرف ابن عقبة قبحه الله من شيخ سوء ما اجهله المدينة ثلاثة ايام كما امره يزيد لا جزاه الله خيرا و قتل خلفا من اشرافها و قرائها و انتهب اموالا كثيرة منها ۱۰۴

"پھر مسلم بن عقبہ نے جسے سلف مسرف بن عقبہ کہتے ہیں اللہ برا کرے اس بڑے بوڑھے کا کیا جاہل ہے اس نے مباح ٹھہرایا مدینہ تین روز تک جیسا کہ یزید نے اسے حکم دیا تھا' اللہ اسے جزائے خیر نہ دے اور قتل کیا اس نے اشراف مدینہ اور قراء مدینہ سے خلق کثیر کو اور لوٹ لیا اموال کثیر کو۔"

جناب جابر بن عبداللہؓ بیان کرتے ہیں کہ "میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے عطا کردہ ایک اوقیہ سونے کو ایک بٹوے میں محفوظ کر رکھا تھا اور میرا اپنے دل سے عہد تھا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے اس عطیہ کو اپنے سے جدا نہیں ہونے دوں گا لیکن وہ بھی یوم حرہ کو شامیوں نے لوٹ لیا۔۱۰۵

امام ابن تیمیہؒ فرماتے ہیں:

۱۰۴۔ البدایہ والنہایہ (۸۔۲۲۰) ۱۰۵۔ صحیح مسلم (۳۔۲۹) مسند احمد (۳۔۲۹۹' ۳۱۴' ۳۷۶)

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

و امر يزيد مسلم بن عقبة ان يبيع المدينــة ثلثة ايام و هـو الذي عظم انكار الناس له فعل يزيد ١٠٦

"یزید نے مسلم بن عقبہ کو حکم دیا کہ جب تو اہل مدینہ پر غالب آئے تو مدینہ کو تین دن تک مباح قرار دینا اور یہی وہ بات ہے فعل یزید سے کہ جس پر عظیم انکار کیا گیا ہے۔"

امام خلیفہ بن خیاط' جناب ابونضرۃ رحمہ اللہ سے روایت کرتے ہیں اور وہ بیان کرتے ہیں:

"جناب ابو سعید الخدریؓ حرہ کے دن (شامی فوج سے بھاگ کر) ایک غار میں داخل ہو گئے۔ پس ایک آدمی بھی (غار میں) داخل ہوا پھر وہ نکلا اور ایک شامی سے کہا کہ کیا تجھے ایک آدمی دکھاؤں کہ جسے آپ قتل کر دیں؟ پس وہ شامی غار کے دروازے تک پہنچا اور ابو سعیدؓ سے کہا: غار سے باہر آؤ۔ اور ابو سعیدؓ کی گردن میں اس وقت تلوار لٹکی ہوئی تھی۔ ابو سعیدؓ نے فرمایا: نہیں (میں غار سے باہر نہیں آؤں گا) اور اگر تم میرے پاس آئے تو میں تجھے قتل کروں گا۔ پس وہ شامی غار میں داخل ہو گیا تو ابو سعید الخدریؓ نے اپنی تلوار رکھ دی اور (آدمؑ کے بیٹے ہابیل کا قول نقل کرتے ہوئے) فرمایا: میرا اور اپنا گناہ بھی اٹھا کر جہنم والوں میں شامل ہو جاؤ۔ پس شامی نے کہا: آپ ابو سعید الخدریؓ ہیں؟ فرمایا: ہاں پس اس نے کہا: آپ میرے لئے استغفار کر دیں؟ انہوں نے فرمایا: اللہ تعالیٰ آپ کو معاف کرے۔"[۱۰۷] اس روایت کی سند صحیح ہے اور اس کے تمام راوی ثقہ ہیں اور اس روایت کی سند یوں ہے:

حدثنا وهب بن جرير قال نا ابو عقيل الدورقي قال سمعت ابا نضرة يحدث قال:......

البدایہ والنہایہ میں بھی یہ واقعہ موجود ہے (۸۔۲۲۱) اور اس کے آخر میں ہے کہ پھر وہ شامی

۱۰۶۔ منہاج السنہ (۳۔۲۵۳)

۱۰۷۔ تاریخ خلیفہ بن خیاط ص ۲۳۹

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

ابو سعیدؓ کو چھوڑ کر چلا گیا۔"

یزید بن معاویہ کی مذمت میں صحیح بخاری کی روایات

(۱) جناب اسامہ بن زید رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں کہ ایک مرتبہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم مدینہ میں جو گڑھیاں ہیں ان پر تشریف لے گئے اور وہاں ایک بلند مقام پر چڑھ کر فرمایا:

هل ترون ما أرى؟ انى لأرى مواقع الفتن خلال بيوتكم كمواقع القطر ۱۰۸

"کیا تمہیں بھی وہ دکھائی دیتا ہے جو میں دیکھ رہا ہوں؟ تمہارے گھروں میں فتنوں کے اترنے کی جگہوں کو میں اس طرح دیکھ رہا ہوں جس طرح بارش کے مقامات نظر آیا کرتے ہیں۔"

حافظ ابن حجر العسقلانیؒ اس حدیث کی وضاحت کرتے ہوئے رقم طراز ہیں:

و قد ظهر مصداق ذلك من قتل عثمان و هلم جرا و لا سيما يوم الحرة ۱۰۹

"اور اس پیش گوئی کا مصداق جناب عثمان رضی اللہ عنہ کی شہادت سے ظاہر ہوا اور پھر سلسلہ چلتا ہی رہا اور بالخصوص حرہ کا واقعہ تو اس کا صریح مصداق ہے۔"

(۲) جناب ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے دو ظرف علم یاد کئے ہیں (یعنی دو نوع کا علم حفظ کیا ہے) ان میں سے ایک کی تو نشر و اشاعت کردی ہے اور دوسرے کی اشاعت کروں تو یہ نرخرا کاٹ ڈالا جائے۔"۱۱۰

حافظ ابن حجر العسقلانیؒ اس حدیث کے ضمن میں فرماتے ہیں:

"اور علماء نے علم کے اس ظرف کو جس کی جناب ابو ہریرہؓ نے اشاعت نہ کی ان احادیث پر محمول کیا ہے جن میں امراء سوء (بدکردار حکمرانوں) کے ناموں کی تفصیل ان کے حالات اور

۱۰۸۔ صحیح بخاری کتاب فضائل المدینہ باب آطام المدینہ

۱۰۹۔ فتح الباری (۴۔۹۵) ۱۱۰۔ صحیح بخاری کتاب العلم باب حفظ العلم

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

زمانے کا بیان تھا اور جناب ابو ہریرہؓ ان نالائق حکمرانوں میں سے بعض کا ذکر اشارہ کنایہ میں کر دیا کرتے تھے مگر صراحتاً ان کا نام نہیں لیتے تھے کہ کہیں ان کو جان سے نہ مار ڈالیں چنانچہ فرمایا کرتے تھے:

اعوذ باللّٰہ من رأس الستین ، امارۃ الصبیان

"میں اللہ تعالیٰ سے ۶۰ھ کے شروع ہونے اور لونڈوں کی حکومت سے پناہ مانگتا ہوں۔"

یہ یزید بن معاویہ کی بادشاہی کی طرف اشارہ تھا کہ وہ ۶۰ھ میں قائم ہوئی اور اللہ تعالیٰ نے جناب ابو ہریرہؓ کی دعا قبول بھی فرمائی چنانچہ وہ یزید کے خلیفہ بننے سے ایک سال پہلے ہی وفات پا گئے۔"[1]

ان احادیث اور اسی طرح فتن سے متعلق دوسری احادیث اور وہ حدیث کہ جس میں ہے:

(۳) "میری امت کی ہلاکت قریش کے چند لونڈوں کے ہاتھوں ہوگی۔" وغیرہ کی تفصیل فتح الباری وغیرہ میں دیکھی جا سکتی ہے یہاں تفصیل کا موقع نہیں ہے۔

(۴) مدینۃ الرسولؐ کو تاخت و تاراج کرنے کے بعد جب وہ لشکر مکہ مکرمہ کی طرف روانہ ہونے لگا تو حاکم مدینہ عمرو بن سعید اشدق کو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ایک صحابی جناب ابو شریح العدویؓ نے اس حملہ سے باز رکھنے کی کوشش کی۔ چنانچہ جناب ابو شریح العدویؓ فرماتے ہیں۔

"میں نے عمرو بن سعید سے کہا جب وہ مکہ کی طرف لشکر بھیج رہا تھا۔ اے امیر مجھ کو اجازت دیجئے کہ میں وہ بات آپ کے سامنے بیان کردوں جس کو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فتح مکہ کے بعد دوسرے دن خطبہ میں فرمایا تھا اس بات کو میرے کانوں نے سنا' دل نے یاد رکھا

---

[1]۔ فتح الباری (۱۔۲۱۶)

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

اور میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو دیکھ رہا تھا کہ جس وقت نبی صلی اللہ علیہ وسلم یہ کلمات ارشاد فرما رہے تھے سب سے پہلے انہوں نے اللہ تعالیٰ کی حمد و ثنا بیان کی پھر فرمایا:

ان مکۃ حرمها اللّٰہ و لم یحرمها الناس فلا یحل لا مریء یؤمن باللّٰہ و الیوم الاخر ان یسفك بها دما و لا یعضد بها شجرۃ فان احد ترخص بقتال رسول اللّٰہ صلی اللّٰہ علیه وسلم فیها فقولوا له ان اللّٰہ قد اذن لرسوله و لم یأذن لکم و انما أذن لی فیها ساعۃ من نهار و قد عادت حرمتها بالامس و لیبلغ الشاهد الغائب

"بے شک مکہ کو اللہ نے حرم بنایا ہے (یعنی اسے عظمت دی ہے) اور یہ بزرگی اسے لوگوں نے نہیں دی ہے پس اس شخص پر کہ جو اللہ اور یوم آخرت پر ایمان رکھتا ہو یہ جائز نہیں ہے کہ اس (حرم) میں خونریزی کرے اور نہ یہ جائز ہے کہ اس کے درخت کو کاٹے

اگر کوئی شخص یہ دلیل پیش کرے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے بھی اس میں قتال کیا ہے تو اس کے جواب میں کہا جائے کہ اللہ تعالیٰ نے اپنے رسول صلی اللہ علیہ وسلم کو اس کی اجازت دی تھی اور تمہیں اس کی اجازت نہیں دی ہے۔ اور مجھے بھی صرف ایک ساعت کے لئے اجازت دی گئی اور اب اس کی عظمت و حرمت حسب دستور بحال ہو گئی ہے یعنی آج اس کی وہی عظمت و حرمت ہے جو کل تھی۔ اور جو لوگ یہاں موجود ہیں وہ اس بات کو ان لوگوں تک پہنچا دیں جو یہاں موجود نہیں ہیں۔"

جناب ابو شریح سے پوچھا گیا کہ اس کے جواب میں عمرو بن سعید نے کیا کہا؟ ابو شریح نے فرمایا کہ اس نے کہا: میں اس حدیث کو تجھ سے زیادہ جانتا ہوں لیکن حرم کی زمین عاصی (نافرمان) کو پناہ نہیں دیتی اور نہ خون کرکے بھاگ جانے والے کو پناہ دیتی ہے اور نہ اس

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

شخص کو وکوئی جرم کرکے بھاگا ہو۔"۱۱۲

کتنی واضح حدیث ہے۔ جو ابو شریح نے عمرو بن سعید کے سامنے بیان کی مگر افسوس کہ عمرو اپنی حرکت سے باز نہ آیا۔ حافظ ابن حزمؒ فرماتے ہیں۔

لاکرامة للطیم الشیطن الشرطی الفاسق یرید ان یکون اعلم من صاحب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ۱۱۳

"کوئی بزرگی نہیں شیطان کے مارے ہوئے پولیس مین' فاسق کے لئے جو یہ کہے کہ میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے صحابی سے بھی زیادہ جانتا ہوں۔"

محمد بن حنفیہؒ سے یزید بن معاویہ کی تعریف نقل کی جاتی ہے لیکن البدایہ والنہایہ میں یہ واقعہ بلا سند مذکور ہے۔

اس سلسلہ میں بعض لوگوں نے جناب عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہ کے اس عمل سے بھی استدلال کیا ہے انہوں نے لوگوں کو یزید کی بیعت توڑنے سے منع کیا تھا۔ دراصل عبداللہ بن عمرؓ نے شروع میں یزید کی بیعت نہیں کی تھی پھر فتنہ کے ڈر سے بیعت کرلی اور پھر اپنی عادت کے مطابق آخر تک بیعت پر مستقیم رہے اور احادیث کی بناء پر بیعت توڑنے کو انہوں نے غدر سے تعبیر کیا۔[۱۱۴] لیکن ان کے مقابلے میں جمہور صحابہ کرامؓ اور تابعینؒ نے بیعت کو توڑ دینا ضروری سمجھا۔ عبداللہ بن عمرؓ کا یہ اجتہاد تھا اور اس اجتہاد میں وہ اللہ تعالیٰ کے ہاں اجر پائیں گے۔ مقام غور ہے کہ مکہ و مدینہ والوں نے معاویہ رضی اللہ عنہ کے بیس سالہ دور خلافت میں کوئی ایسی حرکت نہیں کی۔ لیکن دور یزید میں آخر وہ کونسے ایسے محرکات تھے کہ

۱۱۲۔ صحیح بخاری و صحیح مسلم بحوالہ مشکوٰۃ المصابیح کتاب المناسک باب حرم مکہ حرسہا۔

۱۱۳۔ المحلی کتاب الجنایات۔

۱۱۴۔ البدایہ والنہایۃ (۸۔۲۲۸)' السنن الکبری للبیہقی (۸۔۱۵۹) المستدرک

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

جن کی وجہ سے انہوں نے بیعت کو فسخ کرنا ضروری سمجھا؟ یہ ایک طویل موضوع ہے اور یہ چھوٹی سی کتاب اس کی متحمل نہیں کہ ان مسائل پر سیر حاصل بحث کی جائے البتہ آخر میں اسماء الرجال کے ماہرین کی رائے کا ذکر کرنا ضروری ہے تاکہ معلوم ہو جائے کہ یہ محدثین کرام کہ جو ان باتوں سے اچھی طرح واقف ہیں وہ یزید بن معاویہ کی متعلق کیا رائے رکھتے ہیں چنانچہ حافظ ابن حجر العسقلانیؒ اپنی مختصر اور بینظیر کتاب تقریب التہذیب میں فرماتے ہیں:

یزید بن معاویة بن ابی سفیان الاموی ابو خالد ولی الخلافة سنة ستین و مات سنة اربع و ستین و لم یکمل الاربعین و لیس باھل ان یروي عنه من الثالثة

"یزید بن معاویہ بن ابی سفیان الاموی ابو خالد' وہ ۶۰ھ میں خلیفہ بنا اور ۶۴ھ میں اس نے وفات پائی اور وہ اس کا اہل نہیں کہ اس سے روایت کی جائے۔"

اور علامہ ذہبیؒ لکھتے ہیں:

"یزید بن معاویہ بن ابی سفیان اموی اس نے اپنے باپ سے روایت کی ہے اور اس سے اس کے بیٹے خالد اور عبدالملک بن مروان نے۔ اس کی عدالت مجروح ہے اور یہ اس کا اہل نہیں کہ اس کی کوئی روایت لی جائے۔ امام احمد بن حنبلؒ فرماتے ہیں کہ اس سے روایت نہ کرنا چاہیے۔"

اس عبارت کو حافظ ابن حجر العسقلانیؒ نقل کرنے کے بعد لکھتے ہیں۔

"مجھے اس کی ایک روایت "مراسیل ابی داؤد" میں ملی' جس پر' میں نے "النکت علی الاطراف" میں تنبیہہ کردی ہے۔ یزید کے حالات تاریخ ابن عساکر میں بتمام وکمال مذکور ہیں۔ جس کا خلاصہ یہ ہے کہ وہ جناب عثمان رضی اللہ عنہ کے عہد خلافت میں پیدا ہوا اور اس نے غلطی کی جس نے یہ کہا کہ اس کی ولادت عہد نبوی صلی اللہ علیہ وسلم میں ہوئی تھی

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

اس کی کنیت ابو خالد ہے۔ ۶۰ھ میں اپنے والد کے انتقال پر اس سے بیعت خلافت ہوئی
جناب حسین بن علیؓ جناب عبداللہ بن عمرؓ اور جناب عبداللہ بن الزبیرؓ نے اس سے بیعت
کی اور جناب ابن الزبیر رضی اللہ تعالیٰ عنہما تو حرم مکہ میں پناہ گزین ہو گئے اور اس بنیاد پر
کو "عائذ البیت کہا جانے لگا۔ اور جناب ابن عمر رضی اللہ عنہما نے فرمایا کہ "جب سب لو
اس کی بیعت پر مجتمع ہو جائیں گے تو میں بھی بیعت کرلوں گا" بعد کو انہوں نے بیعت کر
رہے جناب حسین رضی اللہ عنہ تو وہ مکہ معظمہ تشریف لے گئے اور پھر اہل کوفہ کے بی
کرنے پر وہ ان کی طرف روانہ ہو گئے اس سے پہلے وہ اپنے چچازاد بھائی مسلم بن عقیل
بیعت لینے کی غرض سے بجانب کوفہ روانہ کرچکے تھے وہاں امیر کوفہ عبیداللہ بن زیادہ کا
قابو چل گیا اور اس نے ان کو قتل کرڈالا۔ اور اس نے جناب حسینؓ کی طرف فوج بھیج
چنانچہ جناب حسینؓ بروز عاشوراء ۶۱ھ کو قتل کردیئے گئے۔ اس کے بعد اہل مدینہ نے
میں یزید کی بیعت توڑ دی تو یزید نے ان لوگوں کی سرکوبی کے لئے مسلم بن عقبہ
سرکردگی میں ایک بھاری لشکر روانہ کیا جس نے اہل مدینہ سے جنگ کرکے ان کو ہزیمت
اس جنگ میں صحابہ کرامؓ اولاد صحابہ اور اکابر تابعین میں سربرآوردہ حضرات اور نفو
ایک کثیر خلقت قتل کردی گئی۔ مسلم بن عقبہ نے تین دن مدینۃ الرسول صلی اللہ علیہ و
لوٹ مار اور قتل وغارت کے لئے حلال کردیا پھر جو زندہ بچ گئے ان سے اس شرط پر بیعت
وہ یزید کے غلام ہیں اور جس نے بھی بیعت سے انکار کیا اس کا سر قلم کردیا گیا اس کے
مسلم نے مکہ معظمہ کا رخ کیا تاکہ جناب ابن زبیرؓ سے جنگ کی جائے مگر اسے راہ
موت نے آلیا' مسلم نے حصین بن نمیر کو سالار لشکر کیا' چنانچہ یہ لشکر لے کر مکہ معظ
اور جناب ابن زبیرؓ کا محاصرہ کرلیا۔ اس لشکر نے کعبہ کے بالمقابل منجنیق نصب کرکے
گولہ باری شروع کردی جس سے کعبہ کی بنیادیں کمزور ہو گئیں اور پھر اس میں آگ لگ
اسی اثناء میں یزید کے مرنے کی خبر آگئی' اور پھر تھوڑی ہی مدت میں اس کا بیٹا معاویہ

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

بھی مر گیا۔ اب جناب ابن زبیر رضی اللہ عنہما کے حق میں فضا صاف ہو چکی تھی چنانچہ انہوں نے اپنی بیعت کی دعوت دی اور تمام آفاق اور اہل شام کی اکثریت نے ان سے خلافت پر بیعت کرلی پھر مروان نے ان کے خلاف خروج کیا اور جو ہونا تھا ہو کر رہا۔

امام ابو یعلی اپنی مسند میں روایت کرتے ہیں:

حدثنا الحکم بن موسی قال حدثنا الولید عن الاوزاعی عن مکحول عن ابی عبیدة بن الجراح

جناب ابو عبیدہ بن الجراح کہتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: "میری امت کا معاملہ ٹھیک چلتا رہے گا تا آنکہ بنی امیہ میں سے ایک شخص جس کا نام یزید ہے سب سے پہلے اس میں رخنہ ڈالے گا۔"

وقال ابو زرعہ الدمشقی حدثنا ابو نعیم حدثنا شیبان عن ابن المنکدر

جناب ابن المنکدر کہتے ہیں کہ جب جناب ابن عمر رضی اللہ تعالی عنہما کے پاس یزید کی بیعت کی اطلاع آئی تو انہوں نے فرمایا: اگر یزید بھلا ہوا تو ہم اسے پسند کریں گے اور مصیبت کا سبب ہوا تو صبر کریں گے۔ جناب ابن شوذبؒ کہتے ہیں کہ میں نے جناب ابراہیم بن ابی عبدؒ سے سنا وہ کہتے ہیں کہ میں جناب عمر بن عبد العزیز رحمۃ اللہ علیہ کو یزید کے لئے رحم کی دعا کرتے ہوئے سنا' اور جناب یحیٰی بن عبد الملک بن ابی عتبہؒ بیان کرتے ہیں کہ ہم سے نوفل بن ابی عقربؒ نے بیان کیا کہ میں جناب عمر بن عبد العزیزؒ کی خدمت میں حاضر تھا کہ کسی شخص کی زبان سے یزید بن معاویہ کا ذکر کرتے ہوئے "امیر المومنین یزید" کے الفاظ نکل گئے اس پر جناب عمر بن عبد العزیزؒ نے فرمایا تو اس کو امیر المومنین کہتا ہے اور پھر انہوں نے حکم دیا کہ اس کو بیس کوڑے لگائے جائیں چنانچہ اس حکم کی تعمیل کی گئی۔ جناب ابو بکر بن عیاشؒ کہتے ہیں کہ "یزید سے لوگوں نے رجب ۶۰ ہجری میں بیعت کی اور ربیع الاول ۶۳ھ میں وہ مر گیا" ان کا یہی بیان ہے لیکن صحیح یہ ہے کہ یزید نے ۱۵ ربیع الاول ۶۴ھ میں وفات پائی۔ جس دن

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

اسے موت آئی اس دن اس کی عمر اڑتیس سال تھی۔" ۱۱۵

حافظ ابن حزم رحمہ اللہ فرماتے ہیں:

"یزید امیرالمومنین' یہ اسلام میں برے کرتوتوں کا کرنے والا تھا۔ اس نے اپنے اقتدار کے آخری دور میں حرہ کے دن اہل مدینہ کا قتل عام کیا۔ ان کے بہترین افراد اور بقیہ صحابہ کرام (اللہ تعالیٰ ان سے راضی ہو) قتل کیا اور اپنی سلطنت کے اوائل میں جناب حسینؓ اور ان کے اہل بیت کو قتل کیا۔ اور مسجد حرام میں جناب ابن زبیرؓ کا محاصرہ کیا کعبہ اللہ اور اسلام کی بےحرمتی کی۔ پھر حق تعالیٰ نے ان ہی دنوں اس کو مار ڈالا۔ اس نے اپنے باپ کے زمانے میں قسطنطنیہ پر جنگ بھی کی اور اس کا محاصرہ بھی کیا تھا۔" ۱۱۶

حافظ ابن حزمؒ نے حافظ ابن حجر العسقلانیؒ کی طرح اپنی دوسری کتاب "اسماء الخلفاء والولاۃ وذکر مدھم" میں یزید کا تفصیلی ترجمہ بھی قائم کیا ہے۔

جو لوگ یزید بن معاویہ کے لئے اول جیش والی روایت پیش کرتے ہیں اور اس پر ہوائی قلعے تعمیر کرتے ہیں۔ انھیں صحیح بخاری کی دیگر روایات اور مندرجہ بالا تفصیلات بھی مدنظر رکھنی چاہیے۔

محدثین کرام میں سے جس کسی نے بھی یزید بن معاویہ کا تذکرہ کیا ہے تو ساتھ ہی اس کے جرائم کی فہرست بھی بتائی ہے۔ یہی وجہ ہے کہ امام احمد بن حنبلؒ کے نزدیک بھی یزید کی عدالت ثابت نہیں اور وہ اسے اس قابل نہیں سمجھتے کہ اس سے کوئی روایت لی جائے۔ اب اس میں اکیلے امام احمد بن حنبلؒ ہی کا کیا قصور ہے کہ ان پر غصہ کیا جائے اور اس وجہ سے ان پر غیظ و غضب کا اظہار کیا جائے۔

۱۱۵۔ لسان المیزان (۶۔ ۲۹۳۔ ۲۹۴)

۱۱۶۔ جمہرۃ انساب العرب (۱۱۲) طبع دار المعارف مصر (۱۳۸۲ھ)

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

امام محمد بن حسن الشیبانیؒ اور قاضی ابو یوسفؒ پر جرح

موصوف اس پر بھی ناراض ہوئے ہیں کہ امام احمد بن حنبلؒ نے امام محمد بن حسن الشیبانیؒ اور قاضی ابو یوسفؒ پر جرح کیوں کی ہے؟ تو اس کا جواب یہ ہے کہ اسماء الرجال ایک ایسا فن ہے کہ جس میں کسی کی غلطیوں سے صرف نظر نہیں کیا جاتا اور راوی کے عیب اور خوبیوں کو صاف صاف اور واضح طور پر بیان کر دیا جاتا ہے' تاکہ لوگ صرف انہی احادیث پر اعتماد کریں کہ جو ثقہ (قابل اعتماد) راویوں سے نقل ہوئی ہوں۔ چنانچہ اسی سلسلہ میں محمد بن حسنؒ پر بھی جرح کی گئی ہے چنانچہ لسان المیزان میں ہے:

"شریک قاضی اس کی گواہی کو تسلیم نہیں کرتے تھے' قاضی ابو یوسفؒ نے کہا: محمد بن الحسن مجھ پر جھوٹ بولتا ہے۔ امام ابو زرعہؒ نے کہا: "وہ جہمی تھا"۔ امام یحییٰ بن معینؒ نے کہا: وہ بھی کذاب ہے' امام ابن معینؒ اسے ضعیف لیس بشئی اور لا یکتب حدیثہ بھی قرار دیتے تھے۔" اسد بن عمروؒ نے اسے کذاب کہا۔ محمد بن حسن نے خود کہا: لا ینظر فی کلامنا من یرید اللہ تعالی یعنی "جو شخص اللہ کی رضا چاہتا ہے وہ ہمارے (اہل الرائے) کے کلام کی طرف نہیں دیکھتا۔" ۱۱۷

امام عبداللہ بن مبارکؒ سے پوچھا گیا کہ: محمد بن حسن زیادہ فقیہ ہے یا قاضی ابو یوسف تو انہوں نے فرمایا: یہ کہو کہ محمد بن حسن زیادہ جھوٹا ہے یا ابو یوسف؟ ۱۱۸

اور قاضی ابو یوسف پر تو خود امام ابو حنیفہؒ نے جرح کی ہے امام بخاریؒ نقل کرتے ہیں:

قال البخاری حدثنا عیسی بن الجنید قال سمعت ابانعیم یقول سمعت النعمان یقول الا تعجبون من یعقوب یقول علی ما لا أقول

۱۱۷۔ ملخصا من لسان المیزان (۵۔۱۲۲) بحوالہ نور العینین لعلامہ ابو طاہر محمد زبیر علیزئی (۱۳۶۔۱۳۷)

۱۱۸۔ المحلی لابن حزم (۸۔۱۷۹)

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

یعنی امام ابو نعیم فضل بن دکین ؒ نے کہا کہ میں نے امام ابو حنیفہ ؒ کو یہ فرماتے سنا کہ: "کیا تم لوگوں کو تعجب نہیں ہوتا کہ ابو یوسف میری طرف ایسی مکذوبہ (جھوٹی) باتیں منسوب کیا کرتا ہے کہ جو میری بیان کردہ نہیں ہوتی ہیں۔"۱۹

دوسری روایت میں ہے' امام عبدالرحمٰن ابن ابی حاتم ؒ فرماتے ہیں:

حدثنا ابراهيم بن يعقوب الجوزجانی فيما كتب الی قال سمعت الفضل بن دكين قال سمعت ابا حنيفة يقول لابی يوسف انكم تكتبون فی كتابنا مالا نقول

امام فضل بن دکین ؒ کہتے ہیں کہ میں نے امام ابو حنیفہ ؒ کو قاضی ابو یوسف ؒ کو یہ کہتے ہوئے سنا تم لوگ ہماری طرف منسوب کتابوں میں ایسی باتیں لکھتے ہو جو ہماری بیان کردہ نہیں ہوتیں۔۲۰

معلوم ہوا کہ امام صاحب کے شاگردوں نے کتابوں میں اکثر ایسی باتیں امام صاحب کی طرف منسوب کردی ہیں کہ جو امام صاحب کی نہیں ہیں۔ لہٰذا امام صاحب انہیں جھوٹا سمجھتے تھے۔ جب امام صاحب کے اقوال کا یہ عالم ہے تو احادیث کا کیا حشر ہوگا۔

موصوف تو امام احمد بن حنبل ؒ پر ناراض ہو رہے ہیں کہ انہوں نے قاضی ابو یوسف اور امام ابو حنیفہ پر جرح کیوں کی ہے جبکہ امام بخاری ؒ نے امام ابو حنیفہ کے متعلق ان کے استاذ حماد بن ابی سلیمان کا "مشرک" ہونے کا فتویٰ نقل کیا ہے اس پر موصوف نے کچھ تبصرہ نہیں کیا۔ معلوم ہوتا ہے کہ موصوف شخصیت پرستی کے شرک میں مبتلا ہیں اور اپنی پسندیدہ شخصیتوں کو وہ کچھ نہیں کہتے۔

۱۹۔ تاریخ صغیر للبخاری (۲۰۶) و تاریخ جرجان للسہمی (۵۴۴) والخطیب البغدادی ترجمہ ابی یوسف بحوالہ اللمحات الی مافی انوار الباری من الظلمات (۲۔۴۹۹)

۲۰۔ الجرح والتعدیل لابن ابی حاتم الرازی (۸۔۲۰۱)

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

علم غیب کا دعوی

موصوف اور ان کے استاذ کو پورے اسلامی لٹریچر میں سے امام احمد بن حنبلؒ کے خلاف جرح کا کوئی کلمہ نہ ملا تو استاذ نے تو ایک عیسائی مستشرق پروفیسر جوزف کی تنقید نقل کر دی لیکن شاگرد باکمال نے ایک اور انداز اپنایا چنانچہ لکھتے ہیں:

"یہی وجہ تھی کہ اس شخص (احمد بن حنبل) کو اس زمانے کے کچھ مسلمانوں نے پہچان لیا تھا کہ یہ ظاہری تقوی اور اپنی شہرت کی آڑ میں اسلام کو نقصان پہنچا رہے ہیں۔ جس کی وجہ سے یہ لوگ ان سے نفرت اور بیزاری کا اظہار کیا کرتے تھے اور اس کے خلاف فتوے بھی صادر کیا کرتے تھے لیکن یہ مخالفانہ فتاوے اور الفاظ کمال ہوشیاری کے ساتھ منظر سے غائب کر دیئے گئے اور اس کے برعکس اپنے امام کے دفاع میں نکلے ہوئے کلمات کو تحفظ دیا گیا۔ ملاحظہ کیجئے۔

"احمد الدروقی کہتے ہیں کہ جس کسی کو تم سنو کہ وہ احمد بن حنبل کا برائی کے ساتھ ذکر کر رہا ہے تو اس کے اسلام پر تہمت لگاؤ۔" (تہذیب التہذیب جلد ۱ ص ۴۷)

ان دفاعی کلمات سے صاف ظاہر ہوتا ہے کہ اس وقت کے علماء نے احمد بن حنبل پر بدعقیدگی اور اسلام دشمنی کے فتوے اور الزامات لگائے تھے، تبھی تو احمد بن حنبل کے حق میں یہ دفاعی کلمات ادا کیے گئے ہیں۔" ص ۳۳

موصوف کی یہ طویل ہفوات ہم نے اس لئے نقل کی ہے کہ ان کی گندی ذہنیت پوری طرح عیاں ہو جائے اور آپ جان جائیں کہ کسی دلیل کے بغیر اور خواہ مخواہ ہی وہ امام احمد بن حنبلؒ کے دشمن بنے ہوئے ہیں اور یہی دشمنی انہیں جہنم کا ایندھن بنا رہی ہے گی ان شاء اللہ العزیز۔ نبی صلی اللہ علیہ وسلم اور صحابہ کرامؓ کے ساتھ بغیر حق کے دشمنی کرنے والے مشرکین بھی آخر جہنم کا ایندھن بن کر رہے۔ اگر کوئی کہے کہ صحابہ کرامؓ پر فتوے لگانے

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

والے لوگ اس دور میں موجود تھے۔ لیکن ان کے نام کمال ہوشیاری کے ساتھ منظر سے غائب کر دیئے گئے۔ تو ایسے دیوانے اور "بحرانی کیفیت" کے مالک کا سوائے اس کے کیا علاج ہے:

اب سنگ مداوا ہے اس آشفتہ سری کا

پیچھے ہم نے واضح کر دیا ہے کہ محدثین کرامؒ' امام احمد بن حنبلؒ کے ہم خیال تھے البتہ فرق باطلہ اور ان کے پیشوا بشر المریسی' احمد بن دواد' واصل بن عطاء' جہم بن صفوان' جعد بن درہم وغیرہ اور ان کے ہم عقیدہ اور موجودہ دور میں ڈاکٹر عثمانی اور ان کا مایہ ناز شاگرد محمد گل وغیرہ' امام احمد بن حنبلؒ کے دشمن تھے اور وہ امام احمد بن حنبلؒ کو اپنی مجالس میں برا بھلا کہتے اور لعن طعن کیا کرتے تھے چنانچہ ان کی اس بکواس کو سن کر محدثین کرامؒ نے امام احمد بن حنبلؒ کا خوب خوب دفاع کیا۔ موصوف نے اپنی تحقیق کے مطابق صحیح طور پر ان لوگوں کا سراغ لگایا ہے جو امام احمد بن حنبلؒ کے دشمن تھے لیکن وہ لوگ فرق باطلہ کے سرکردہ لیڈر تھے جن کا ہم نے پیچھے تفصیلی ترجمہ پیش کیا ہے۔ البتہ محدثین کرامؒ سب کے سب امام احمد بن حنبلؒ کی تعریف و توصیف میں رطب اللسان ہیں اور کسی ایک محدث کا بھی موصوف امام احمد بن حنبلؒ کے خلاف فتویٰ نقل کرنے میں بے بس ہی نظر آئے ہیں اسی لئے انہوں نے علم کلام کے جوہر دکھانے کی کوشش کی ہے جس میں اللہ تعالیٰ نے انہیں ناکام اور سخت شرمندہ کیا ہے واقعی صالحین کے دشمن ہر زمانے میں ہوئے ہیں۔ جناب ابوبکر الصدیق رضی اللہ عنہ' جناب عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ' جناب عثمان بن عفان رضی اللہ عنہ اور جناب علی بن ابی طالب رضی اللہ عنہ جیسے عظیم صحابہ کرامؓ کے بھی دشمن تھے اور ہیں لیکن الحمد للہ یہ دشمنی ان کے درجات کو بے حد بڑھا دے گی اسی طرح اگر امام احمد بن حنبل رحمتہ اللہ علیہ کے دشمن نہ ہوتے تو ان کو آج یہ اتنا اونچا مقام کیسے ملتا' اور تمام آئمہ میں وہ اتنے

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

۔۔۔نچے کیسے نظر آتے؟ بہرحال قیامت زیادہ دور نہیں ہے اور موصوف کو عنقریب دودھ کا ۔۔۔دودھ اور پانی کا پانی سب معلوم ہو جائے گا۔ وما علینا الا البلاغ

موصوف نے امام احمد بن حنبلؒ کے خلاف "منظر سے غائب" فتووں کا اپنے "علم ۔۔۔ب" کے ذریعے جس انداز سے پتہ لگایا ہے تو اس طرح علم غیب کا دعوی کر کے موصوف ۔۔۔پنے فتوی کے مطابق بھی مشرک ہو گئے' کسی نے سچ کہا ہے: لو آپ اپنے دام میں صیاد آگیا۔

۔۔۔امام ابن خزیمہؒ اور دیگر محدثین کرامؒ کے ساتھ دشمنی اور گستاخی

موصوف کی دشمنی صرف امام احمد بن حنبلؒ ہی کے ساتھ نہیں ہے بلکہ وہ ہر محدث کے ۔۔۔ت ترین دشمن ہیں۔ اور ان کی کسی عبارت کو لے کر اس سے اپنے طور پر کوئی نتیجہ اخذ ۔۔۔رتے ہیں اور پھر اسے اپنی توحید کے خلاف قرار دے کر فوراً اس محدث پر فتوی داغ دیتے ۔۔۔ں۔ یہ محدثین کرامؒ مسلمانوں کا عظیم سرمایہ ہیں اور غیر مسلموں سے ان کا تحفظ ہر مسلمان ۔۔۔لازم ہے۔ کیونکہ محدثین کرام نے اپنی پوری زندگیاں قرآن و حدیث کے لئے وقف کر دی ۔۔۔یں اور قرآن و حدیث ان کا اوڑھنا بچھونا اور شب و روز کا معمول تھا۔ اب ایک ایسا شخص ۔۔۔لکہ جس نے ساری زندگی دنیاوی کاروبار کے لئے وقف کر رکھی ہو۔ صبح سے شام تک چائے ۔۔۔ی پتی اور کپڑے فروخت کرتا ہو اور اردو کی چند کتابیں پڑھ کر اور ضرب یضرب کی چند ۔۔۔گردانیں لگا کر وہ یہ سمجھ جائے کہ وہ علامہ اور مفتی بن چکا ہے موصوف نے خود لکھا ہے کہ ۔۔۔مجھے سند یافتہ مفتی یا علامہ ہونے کا دعوی نہیں" جس کا مطلب یہ ہے کہ موصوف بے سند ۔۔۔فتی ہیں۔ موصوف اپنے آپ کو مفتی سمجھنے لگے ہیں اور میرے خیال میں موصوف مفت ۔۔۔سے مفتی بنے ہیں ورنہ حقیقتاً مخطی ہیں اس لئے کہ محدثین کرامؒ پر فتوے داغنا یہ کوئی ۔۔۔معمولی بات نہیں بلکہ یہ ایک ایسا مشغلہ ہے جس کا انجام ابدی جہنم ہے۔ اس لئے موصوف کو ۔۔۔اس حد تک انتہا پسند نہیں ہونا چاہئے تھا لیکن بہرحال جہنم بھی تو اللہ تعالی نے انسانوں ہی کے

www.KitaboSunnat.com

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

لئے بنائی ہے جس میں اللہ کے نافرمان اور اللہ کے ولیوں کے دشمن داخل ہونگے حدیث قدسی ہے۔

من عادی لی ولیا فقد اذنته بالحرب

"جس نے میرے ولی سے دشمنی کی اسے میری طرف سے اعلان جنگ ہے۔" (بخاری)

موصوف امام ابن خزیمہ رحمہ اللہ کے متعلق لکھتے ہیں:

"اس طرح یہ دلیل خود قبر پرستوں کے خلاف جاتی ہے کہ امام ابن خزیمہ نے تیسری قبر کی زندگی سے انکار کیا ہے لہٰذا امام صاحب خود اپنے فتوے کی زد میں آکر جاہل ٹھہرے۔

آج کل ایک مغالطہ دیا جاتا ہے کہ فلاں بخاریؒ اور مسلمؒ کے استاذ ہیں اس لئے ان کی بات پر ایمان لانا ضروری ہے۔ اگر پیغمبروں کے باپ دادا تک کافر و مشرک ہوسکتے ہیں اور محمد صلی اللہ علیہ وسلم کا کاتب وحی مرتد ہوسکتا ہے تو بخاریؒ و مسلمؒ کا استاذ کیسے کفر و شرک کا مرتکب نہیں ہوسکتا۔ علم کے حصول کے لئے دین اسلام نے ایماندار استاذ کی شرط نہیں لگائی۔" (ص ۱۵۵) موصوف ایک عظیم محدث اور عالم کو جاہل کہہ رہے ہیں اور ظاہر ہے کہ امام ابن خزیمہؒ کے متعلق تمام مسلمان جانتے ہیں کہ وہ کتنے بڑے عالم اور محدث گزرے ہیں۔ لامحالہ ثابت ہوا کہ موصوف خود ہی جاہل مطلق ہی نہیں بلکہ جاہلوں کے امام اور خطیب بھی ہیں۔ اگر ان کے مقتدی اہل علم کے قدردان ہوتے اور امام ابن خزیمہؒ کا مقام ان کو معلوم ہوتا تو وہ موصوف کو منبر پر ہی سنگسار کردیتے۔ لیکن یہ کام کرے کون؟ یہ کام تو وہی کرتے ہیں جنہیں دین اور دین والوں سے محبت ہوتی ہے اور یہاں تو معاملہ یہ ہے: ھل منکم رجل رشید؟ پنجابی زبان میں کہتے ہیں: تساں وچ کوئی بھی بندے دا پتر نہیں؟ افسوس کہ ان کی مت ماری جاچکی ہے' اور موصوف نے ان سب کو اپنا اندھا مقلد بنا رکھا ہے اور ان کی آنکھوں پر پٹی باندھ دی ہے۔ قیامت کے دن یہ اندھے مقلد ان سے جھگڑیں گے۔ لیکن وہاں کا جھگڑا اور ایک دوسرے پر پھٹکار ان کو کام نہ آئے گی۔ اور ایک جاہل مطلق کو اپنا پیشوا

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

بنانے پر اور اس کی باتوں پر آنکھیں بند کر کے عمل کرنے کی بناء پر سب جہنم میں اتر جائیں گے۔ امام ابن خزیمہ کتنے بڑے محدث اور عالم گزرے ہیں ان کا تعارف علامہ ذہبی کراتے ہیں:

"الحافظ الکبیر شیخ الاسلام امام ابن خزیمہ سلمی نیساپوری کی کنیت ابوبکر اور نام محمد بن اسحاق ابن خزیمہ ہے۔ خراساں کے رہنے والے بہت بڑے حافظ حدیث، شیخ الاسلام اور مامون امام ہیں ..... امام بخاری اور امام مسلم بھی صحیحین کے سوا دوسری کتابوں میں ان سے حدیث کا ذکر کرتے ہیں۔ (واضح رہے کہ امام ابن خزیمہ امام بخاری سے تقریباً ۲۹ سال چھوٹے اور امام مسلم سے ۱۹ سال چھوٹے ہیں۔ ابوجابر)۔ امام ابو علی نیساپوری کہتے ہیں: "امام ابن خزیمہ کو اپنی احادیث سے استنباط کردہ فقہی مسائل اس طرح یاد تھے جس طرح حافظ کو قرآن کی کوئی سورۃ یاد ہوتی ہے۔" میں کہتا ہوں "یہ امام اپنے زمانے میں دریکدانہ تھے۔" امام ابوحاتم محمد بن حبان تمیمی کہتے ہیں "میں نے روئے زمین پر بجز امام ابن خزیمہ ایسا کوئی شخص نہیں دیکھا جسے فن حدیث میں اس قدر مہارت ہو کہ اسے صحیح الفاظ اور زیادات حدیث اس طرح یاد ہوں کہ گویا حدیث کی سب کتابیں اس کے سامنے کھلی پڑی ہیں۔" ..... امام دار قطنی فرماتے ہیں: "امام ابن خزیمہ پختہ کار اور بینظیر عالم تھے۔" ..... امام ابوزکریا یحیٰی بن محمد عبری کہتے ہیں: "میں نے امام ابن خزیمہ سے سنا فرماتے تھے جب صحیح حدیث مل جائے تو نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے فرمان کے ہوتے ہوئے کسی کا قول قابل التفات نہیں۔" ..... امام ابوالولید فقیہہ کہتے ہیں: "میں نے امام ابن خزیمہ کو یہ کہتے ہوئے سنا ہے کہ "قرآن اللہ تعالیٰ کا کلام ہے جو اسے مخلوق کہے وہ کافر ہے اس سے توبہ کرائی جائے اگر توبہ کر لے تو بہتر ورنہ قتل کر دیا جائے اور اسے مسلمانوں کے قبرستان میں دفن نہ کیا جائے۔" امام حاکم کتاب علوم الحدیث میں فرماتے ہیں: "امام ابن خزیمہ کے فضائل و مناقب میرے پاس بہت

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

سے اوراق میں جمع ہیں۔ مختلف مسائل اور فتاوی کے علاوہ ان کی تصنیفات کی تعداد ایک سو چالیس سے زیادہ ہے۔ مسائل اور فتاوے الگ سو جزء میں جمع کئے گئے ہیں۔ انہوں نے بریدہؓ کی حدیث سے مستنبط ہونے والے فقہی مسائل تین جلدوں پر مشتمل ایک کتاب میں ضبط کئے ہیں۔..... جناب عبداللہ بن خالد اصفہانیؒ کہتے ہیں: "امام عبدالرحمن بن ابی حاتمؒ سے امام ابن خزیمہؒ کے متعلق پوچھا گیا تو فرمایا "افسوس ہمارے متعلق ان سے پوچھنا چاہئے۔ ہم سے اس کے متعلق پوچھنے کی حاجت نہیں وہ ایسے امام ہیں جن کی سب لوگ اقتداء کرتے ہیں۔" (تذکرہ الحفاظ الرقم ۷۳۴) یہ ہیں امام ابن خزیمہؒ جن کی علمی اور تحقیقی کتابیں اور بالخصوص "صحیح ابن خزیمہ" قیامت تک ان کے لئے صدقہ جاریہ رہیں گی۔ لیکن ایک جگہ جوش میں آکر موصوف اس طرح اول فول بکتے ہیں اور ان کی شان میں سخت گستاخی کرتے ہوئے حسد و رقابت کے الفاظ اس طرح ادا کرتے ہیں:

"اس واقعہ سے تیسری زندگی ثابت کرنے والوں کو علماء کہنا علم کی توہین ہے۔ انکی مثال بنی اسرائیل کے ان علماء کی سی ہے جن کو قرآن نے گدھوں سے تشبیہ دی ہے۔ (سورہ الجمعہ) (ص ۷۲)

اس عبارت سے صاف واضح ہوتا ہے کہ موصوف کو علم سے ذرا بھی مس نہیں ہے۔ بلکہ وہ اس طرح جاھل ہیں کہ جسے عام زبان میں "ملا لا خراث" کہا جاتا ہے۔ موصوف لکھتے ہیں کہ پیغمبروں کے باپ دادا کافر ہو سکتے ہیں اور کاتب وحی مرتد ہو سکتا ہے تو واقعی جن کے کافر ہونے کی وضاحت قرآن و حدیث میں آگئی ہے وہ واقعی کافر ہیں۔ لیکن جو لوگ مسلمان ہی نہیں بلکہ مسلمانوں کے پیشوا اور امام گذرے ہیں انہیں کس نے کافر کہا؟ آج تک تمام مسلمانوں نے انہیں متفقہ طور پر اپنا امام اور راہنما مانا ہے۔ ہاں موجودہ دور میں ابلیس لعین نے انہیں کافر کہلوانے کے لئے آپ کو اور آپ کے استاذ کو مقرر کیا ہے۔ واقعی:

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

ان الشیاطن لیوحون الی اولیاءھم لیجادلوکم و ان اطعتموھم انکم مشرکون

"اور بے شک شیاطین اپنے دوستوں کے دلوں میں شکوک و اعتراضات القا کرتے ہیں تاکہ وہ تم سے جھگڑا کریں لیکن اگر تم نے ان کی اطاعت قبول کر لی تو یقیناً تم مشرک ہو۔" (الانعام:

(۴

موصوف لکھتے ہیں علم کے حصول کے لئے اسلام نے ایماندار استاذ کی شرط نہیں لگائی ہے۔ اگر ایسی بات ہوتی تو دین سکھانے کے لئے اللہ تعالیٰ کبھی بھی انبیاء کرامؑ جیسی معصوم ہستیوں کو مبعوث نہ فرماتا اور اللہ کے آخری نبی جناب محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے لئے اللہ تعالیٰ فرماتا ہے: ویعلمھم الکتب والحکمۃ "اور وہ رسول صلی اللہ علیہ وسلم انہیں (مسلمانوں) کو کتاب و سنت کی تعلیم دیتا ہے۔" کوئی شخص اگر کسی کافر و مشرک سے پڑھنا لکھنا سیکھ لیتا ہے تو یہ اور بات ہے اور اس کی اجازت ہے۔ لیکن دین کا علم ایماندار استاذ ہی سے حاصل کیا جاسکتا ہے۔ البتہ آپ حضرات دینی علم یہود و نصاری سے بھی حاصل کریں تو آپ کے ہاں یہ بالکل جائز ہے اور اس کے بغیر آپ حضرات مسلمانوں میں انتشار و اختلافات پیدا کر ہی نہیں سکتے کیونکہ مسٹر جوزف وغیرہ کے حوالہ جات آپ کو وہیں سے مل سکتے ہیں۔

ایک جگہ اور یوں گوہر افشانی کرتے ہیں:

"اندازہ لگایئے اگر اللہ کے رسول صلی اللہ علیہ وسلم کے زمانے میں کچھ لوگ ایمان لانے کے بعد شیطان کے بہکاوے میں آکر گمراہ' کافر' مرتد اور منافق ہوسکتے ہیں تو کیا اس کے بعد کوئی عالم یا امام کفر کا ارتکاب نہیں کرسکتا؟ کیا شیطان نے اپنا کام ترک کردیا ہے؟ (ص

04752

(۱۷۳

محمدی گل صاحب یقیناً نہیں وہ اپنا کام جاری رکھے ہوئے ہے اور اس نے ڈاکٹر عثمانی صاحب کو جو ایک اچھے عالم تھے اپنا شکار کیا۔ اور محدثین کرامؒ کا دشمن کرکے مارا۔ اسی طرح

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

اس شیطان نے اب آپ پر اور آپ کے ساتھیوں پر خوب محنت کی ہے یقین جانیئے کہ آپ اور آپ کے دوسرے ساتھی بھی ڈاکٹر عثمانی کے انجام کو پہنچ کر رہیں گے۔ اسی طرح اس شیطان نے مرزا غلام احمد قادیانی' مسٹر پرویز' سرسید احمد خان وغیرہ وغیرہ پر بھی اپنا داؤ چلایا اور اس کا داؤ کامیاب رہا اور آپ جیسے لوگوں کے جیتے جی اس کا وار اور داؤ کامیاب ہی رہے گا۔ (ان شاء اللہ العزیز)

و لقد صدق علیھم ابلیس ظنه فاتبعوہ الا فریقا من المؤمنین

"اور تحقیق ان کے معاملہ میں ابلیس نے اپنا گمان صحیح پایا اور انہوں نے اسی کی پیروی کی' بجز ایک تھوڑے سے گروہ کے جو مومن تھا۔" (سبا:۲۰)

یہ یقیناً مومنین مخلصین ہی کا گروہ تھا جس میں محدثین کرامؒ اور سلف صالحینؒ پیش پیش ہیں اور جو ان کے ایمان میں شک کرتا ہے تو یقیناً وہ خود ہی ایمان سے خالی ہو چکا ہے۔

موصوف نے سورۃ آل عمران کی جو آیت نمبر۸۶ نقل کی ہے تو وہ منافقین کے بارے میں ہے اور ان کا کفر بالکل کھلا ہوا تھا جب کہ یہ محدثین کرامؒ اور ائمہ کرامؒ انتہائی مخلص نیک اور سچے مسلمان تھے۔ ان کے زہد و تقویٰ کی مثالیں بیان کی جاتی ہیں۔

الدین الخالص کے دلائل کا جواب دینے میں ناکامی

موصوف نے اپنی کتاب میں یہ تاثر دیا ہے کہ وہ الدین الخالص بالخصوص دوسری قسط کا جواب رقم کر رہے ہیں لیکن الحمدللہ کہ الدین الخالص میں قائم کردہ اعتراضات اسی طرح قائم ہیں اور ان میں سے کسی بھی "علمی تحقیق کا وہ صحیح یا خاطر خواہ جواب نہیں دے سکے ہیں۔ ہم مختصر طور پر چند باتوں کی نشاندہی کرتے ہیں۔

(۱) الدین الخالص دوسری قسط میں ثابت کیا گیا تھا امام احمد بن حنبلؒ کی طرف جو خط منسوب ہے اس کی نسبت امام صاحب کی طرف درست نہیں ہے کیونکہ اس کی سند میں کئی مجہول

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

رواۃ ہیں اور الحمدللہ ہماری اس ٹھوس بات کا اتنا زبردست اثر ہوا کہ ایک پوری ٹیم اس کے نتیجے میں "عثمانی فرقہ" سے الگ ہو گئی۔

(۲) امام احمد بن حنبل ؒ پر ڈاکٹر عثمانی نے شیعہ ہونے کا الزام بھی لگایا ہے (سبحانک ھذا بھتان عظیم) تمام اہل علم' امام احمد بن حنبل ؒ کو امام اہل السنہ تسلیم کرتے ہیں اور کسی نے آج تک یہ بات نہیں کہی جو ڈاکٹر موصوف نے کہی ہے۔

اگر امام احمد بن حنبل ؒ شیعہ ہیں تو پھر ان کی روایات کو ڈاکٹر موصوف نے اپنی کتابوں میں کیوں نقل کیا ہے کیونکہ شیعیت کا الزام لگا کر تو وہ زاذان ؒ کی حدیث کو موضوع قرار دے چکے ہیں؟ آخر یہ دو عملی کیسی؟ ہاتھی کے دانت کھانے کے اور دکھانے کے اور؟

(۳) زاذان ؒ کو پہلے جھوٹا ثابت کرنے کی ناکام کوشش پھر شیعہ بنانے کی ناکام کوشش لیکن اس میں بھی ناکامی ہی ہوئی۔

(۴) ڈاکٹر موصوف نے خود بڑے بڑے شیعوں سے اپنی کتاب میں روایتیں نقل کی ہیں اور ان کو صحیح بھی مانا ہے؟ یا الٰہی یہ ماجرا کیا ہے؟ جیسے امام ابن جریج ؒ امام عدی بن ثابت ؒ امام عبدالرزاق بن ہمام ؒ امام یحییٰ بن الجزار' امام الاعمش' امام محمد بن السائب الکلبی' عطیہ بن سعد بن جنادہ۔

(۵) امام احمد بن حنبل ؒ کے خلاف اہل اسلام میں سے کسی کا فتویٰ ڈاکٹر موصوف کو نہ ملا تو اس نے ایک جرمنی مستشرق پروفیسر جوزف موروودتس کا حوالہ پیش کیا۔ جس سے یہ بات واضح ہو جاتی ہے کہ ڈاکٹر موصوف کس کا آلہ کار بنے ہوئے تھے؟ عیسائیوں نے مسلمانوں میں اختلافات پیدا کر کے انہیں لڑانے کا جو منصوبہ بنایا تھا ڈاکٹر موصوف بھی اس کا ایک حصہ معلوم ہوتے ہیں؟ تفصیل کے لئے دیکھئے "عیسائیت کی خفیہ سرنگ" شائع کردہ صدیقی ٹرسٹ کراچی۔

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

(٦) ڈاکٹر موصوف نے مولانا مودودی کی کتابوں سے بہت سی عبارتیں چرا کر انہیں اپنی کتاب کی زینت بنالیا تھا موصوف نے ان کی اس چوری پر پردہ ڈالنے کی ناکام کوشش کی ہے۔ اور ظاہر ہے کہ چور کا دوست بھی چور ہی ہوتا ہے۔

(٧) ڈاکٹر عثمانی کی طرف سے شائع شدہ رسالہ "حبل اللہ" کے تیسرے مجلہ سے تحقیق کے نام سے ہم نے "ایک سفید جھوٹ" کا انکشاف کیا تھا۔ جس کا جواب موصوف کے پاس نہ تھا۔

(٨) حدیث لاتجعلوا قبری کو ڈاکٹر موصوف نے صحیح قرار دیا اور اس کے درود والے حصہ کو ضعیف اور بعد میں اس عقیدے کو شرک قرار دے دیا؟ اس کی تفصیلی بحث ہم نے الدین الخالص میں کی ہے۔ جس کا کوئی جواب موصوف نہ دے سکے۔

(٩) ڈاکٹر موصوف نے امام محمد بن اسحاق بن یسار کو کذاب و دجال قرار دیا ہے اور لکھا ہے کہ ایسے کذاب کی روایت لکھی بھی نہیں جاسکتی۔ لیکن ڈاکٹر موصوف نے اس سے پہلے خود امام محمد بن اسحاق بن یسارؒ کی روایت اپنی کتاب میں نقل کی ہے اور اب تک برابر ان کے کتابچے میں موجود ہے۔ معلوم ہوتا ہے کہ ڈاکٹر موصوف کے لینے کے باٹ اور دینے کے باٹ اور ہیں' اور اس کا جواب موصوف کیا خود ڈاکٹر موصوف کے پاس بھی نہیں تھا۔

(١٠) ڈاکٹر موصوف نے دم پر اجرت والی جناب ابو سعید الخدریؓ کی روایت پر بحث کرتے ہوئے قد اصبتم وغیرہ کے الفاظ نقل ہی نہیں کیے جس کا مطلب ہے کہ "تم نے بالکل ٹھیک کیا" (کہ دم پر اجرت لی ہے) اسی طرح جناب عبداللہ بن عباسؓ کی حدیث:

ان احق ما اخذتم علیہ اجرا کتاب اللہ

(جن چیزوں پر تم اجرت لیتے ہو ان میں اللہ کی کتاب زیادہ حقدار ہے کہ اس پر اجرت لی جائے) اس کا بھی ڈاکٹر موصوف نے کوئی ذکر نہیں کیا۔" نہ ان باتوں کا ان کے پاس کوئی جواب

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

ہے۔

(۱) نشرہ کا غلط مطلب لکھا۔

(۲) حسن بصری کا فتویٰ نقل کرتے ہوئے عن الحسن البصری سے پہلے روی کے الفاظ نقل نہیں کئے جس سے اس روایت کا پول کھلتا تھا۔

(۳) غرائب فی تحقیق المذاہب جس کے مصنف اور خود کتاب کا بھی کوئی اتا پتہ نہیں ہے یعنی دنیا میں اس کتاب کا کوئی وجود نہیں۔ اس سے امام ابو حنیفہؒ کا ایک واقعہ نقل کیا گیا اور اس پر انہیں متنبہ کیا گیا تو پھر اور زیادہ اصرار کے ساتھ اس واقعہ کو دوبارہ نقل کیا گیا۔ اسے کہتے ہیں ظلمات بعضها فوق بعض

(۴) نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے متعلق ڈاکٹر موصوف نے لکھا ہے کہ وفات سے چار دن پہلے ان پر "بحرانی کیفیت" طاری ہو گئی تھی (معاذ اللہ) اور یہی حال وفات کے وقت جناب عمرو بن العاصؓ کا ہوا۔ (نعوذ باللہ من ذلک) نبی صلی اللہ علیہ وسلم اور صحابہ کرامؓ کے بارے میں اتنی سخت گستاخیاں کرکے بھی ڈاکٹر موصوف اور ان کے مقلدین مسلمان ہیں؟

یہ مسلماں ہیں جنہیں دیکھ کر شرمائیں یہود۔

(۵) ابو عاصم النبیل ایک اعلیٰ درجہ کے ثقہ ثبت راوی ہیں۔ اسے ضعیف ثابت کرنے کے لئے ڈاکٹر موصوف نے جو پینترے بدلے ہیں وہ انہی کا حصہ ہیں۔ اس پر تفصیلی بحث الدین الخالص نمبر۲ میں دیکھے جانے کے قابل ہے۔

(۶) امام ابن تیمیہؒ پر ڈاکٹر موصوف نے ایک "بہتان عظیم" باندھا تھا جس طرح کہ موصوف نے بھی امام احمد بن حنبلؒ پر کئی بہتان باندھے ہیں۔

(۷) خواب کی ایک حدیث: من رانی فی المنام (جس نے مجھے خواب میں دیکھا) کو ڈاکٹر موصوف نے من رانی جس نے مجھے دیکھا کے الفاظ سے نقل کرکے دھوکا دیا۔

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

اس طرح کی دیگر خیانتوں کو الدین الخالص نمبر۲ میں خوب واضح کیا گیا ہے اور ڈاکٹر موصوف کی چالاکیوں اور عیاریوں سے خوب پردے اٹھائے گئے ہیں۔ اور کئی علمی بحثیں ہیں جن کی تفصیل مذکورہ کتاب میں دیکھی جا سکتی ہے۔

دعوت قرآن کے نام سے انکار قرآن اور انکار حدیث

موصوف نے قرآن کریم کو مخلوق قرار دے کر اس کے "کلام اللہ" ہونے کا انکار کر دیا ہے اور یہی جرم مشرکین عرب کا تھا کہ وہ قرآن کریم کو اللہ کا کلام ماننے کے بجائے مخلوق یعنی نبی صلی اللہ علیہ وسلم کا کلام قرار دیتے تھے۔ اور بعض کا یہ کہنا تھا کہ کوئی عجمی یہ کلام نبی صلی اللہ علیہ وسلم کو سکھاتا ہے۔ اور یہ سب انکار حدیث کی نحوست ہے کہ پہلے موصوف نے احادیث رسول صلی اللہ علیہ وسلم کا انکار کیا اور احادیث رسول صلی اللہ علیہ وسلم کو اپنے من پسند معنی و مطالب میں ڈھالا' پھر موصوف نے سوچا کہ قرآن کریم کے بھی کلام اللہ ہونے کا انکار کر دیا جائے تاکہ اس طرح ڈاکٹر عثمانی کی بات سچ ثابت ہو جائے اور اسی ایمان خالص کی دعوت موصوف نے دوسرے لوگوں کو بھی دی ہے۔ اللہ تعالیٰ نے سچ فرمایا ہے۔

و من الناس من یتخذ من دون اللہ اندادا یحبونھم کحب اللّٰہ و الذین امنوا اشدحباللہ

اللہ تعالیٰ ارشاد فرماتا ہے۔

ان الذین کذبوا بآیاتنا و استکبروا عنھا لا تفتح لھم ابواب السماء و لا یدخلون الجنۃ حتی یلج الجمل فی سم الخیاط و کذالك نجزی المجرمین ۱۲۱

"بے شک جن لوگوں نے ہماری آیات کو جھٹلایا ہے اور ان کے مقابلہ میں سرکشی کی ہے ان کے لئے آسمان کے دروازے ہرگز نہ کھولے جائیں گے اور نہ ہی وہ جنت میں داخل ہو سکیں

۱۲۱۔ الاعراف:۴۰

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

کے بالکل اس طرح کہ جیسے اونٹ سوئی کے ناکے سے گزر سکے اور مجرموں کو ہم ایسا ہی بدلہ دیا کرتے ہیں۔"

قرآن کریم کی اس آیت میں کافروں کا انجام بتایا گیا ہے کہ موت کے بعد ان کی ارواح کے لئے آسمان کے دروازے نہیں کھولے جاتے اور نہ ہی وہ کبھی جنت میں داخل ہوں گے اور اس آیت کی وضاحت خود جناب محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے بھی یہی فرمائی ہے چنانچہ جناب ابو ہریرہ کی روایت میں وضاحت ہے کہ مومن کے لئے آسمان کے دروازے کھول دیئے جاتے ہیں جبکہ کافر کی روح کے لئے آسمان کے دروازے نہیں کھولے جاتے۔ ملاحظہ فرمایئے مسند احمد (۲۔ ۳۶۴) ابن ماجہ اور تفسیر ابن کثیر (۲۔ ۲۱۴) اس حدیث کے تمام رواۃ ثقہ ہیں اور یہ حدیث بالکل صحیح ہے۔

اسی طرح جناب براء بن عازبؓ کی تفصیلی حدیث میں بھی یہ وضاحت موجود ہے ۴۲

لیکن قرآن و حدیث کے برخلاف ڈاکٹر عثمانی نے اس آیت کا یہ مفہوم بیان کیا ہے:

"یہ قرآن کی ادیبانہ زبان ہے اس سے مراد یہ ہے کہ ان کے اعمال، انکی دعاؤں اور خود ان کو ہرگز پذیرائی نہ ہوگی اور وہ کبھی جنت میں داخل نہ کئے جائیں گے" (عذاب برزخ ص ۲۲)

عثمانی صاحب یہ بتانا چاہتے ہیں کہ اللہ اور اس کے رسول صلی اللہ علیہ وسلم کو (معاذ اللہ) عربی زبان نہیں آتی تھی اور اس کی مراد کو بتانے کے لئے اللہ تعالیٰ نے پندرھویں صدی میں ڈاکٹر عثمانی کو مبعوث فرمایا (نعوذ باللہ من ذلک) اور ان کے اندھے مقلد اور لکیر کے فقیر بھی اپنے استاذ کی اس بات سے ہٹنے کے لئے بالکل تیار نہیں اور مکھی پر مکھی مارتے ہوئے لکھتے ہیں۔

"یعنی کافروں اور مشرکوں کا جنت میں داخل ہونا ناممکن ہے نا یہ کہ کافروں کی ارواح آسمان پر نہیں چڑھ سکتیں"۔ (ص ۸۲) آگے اسے ادب ثابت کرنے کے لئے اپنے طور پر مختلف

۴۲۔ مسند احمد (۴۔ ۲۸۷۔ ۲۸۸) مشکاۃ المصابیح کتاب الجنائز

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

مثالیں بھی بیان کی ہیں لیکن موصوف کو معلوم نہیں کہ وہ کیا کہہ گئے ہیں۔

اس آیت میں کافروں کے متعلق دو ہی چیزوں کو بیان کیا گیا تھا۔

(۱) یعنی ان کی ارواح کے لئے آسمان کے دروازے نہیں کھولے جاتے۔ اور (۲) وہ جنت میں داخل نہیں ہو سکتے۔ اب اس سیدھی سادھی بات کا جس طرح گھما پھرا کا انکار کیا گیا ہے وہ سب کے سامنے واضح ہے۔ اور یہ ظاہر بات ہے کہ قرآن کریم کی ایک آیت کا انکار بھی پورے قرآن کریم کا انکار ہے اور قرآن کریم کا انکار کرنے والا کافر ہے۔ اس طرح دنیا میں بھی اللہ تعالیٰ نے امام احمد بن حنبلؒ کے دشمنوں کو ذلیل و رسوا کر دیا اور وہ قرآن کا انکار کرکے کافر بن گئے۔ قرآن کریم کی کسی آیت کا اپنی طرف سے کوئی مطلب بیان کرنا یہ گویا اللہ پر افتری پردازی ہے۔

فمن اظلم ممن افترى على الله كذبا ليضل الناس بغير علم ان الله لا يهدى القوم الظلمين ۱۲۳

"پھر اس شخص سے بڑھ کا ظالم اور کون ہوگا جو اللہ کی طرف منسوب کرکے جھوٹی بات کہے تاکہ علم کے بغیر لوگوں کی غلط راہنمائی کرے یقیناً اللہ ایسے ظالموں کو راہ راست نہیں دکھاتا۔"

اور علماء یہود کا طریقہ واردات بھی یہی تھا۔

فويل للذين يكتبون الكتب بايديهم ثم يقولون هذا من عند الله ليشتروا به ثمنا قليلا فويل لهم مما كتبت ايديهم و ويل لهم مما يكسبون ۱۲۴

"پس ہلاکت اور تباہی ہے ان لوگوں کے لئے جو اپنے ہاتھوں سے ایک تحریر لکھتے ہیں پھر لوگوں سے کہتے ہیں کہ یہ اللہ کا فرمان ہے۔ تاکہ اس کے معاوضے میں تھوڑا سا فائدہ حاصل کرلیں۔ ان کے ہاتھوں کا یہ لکھا بھی ان کے لئے تباہی کا سامان ہے اور ان کی یہ کمائی بھی ان

۱۲۳۔ الانعام: ۱۴۴

۱۲۴۔ البقرہ: ۷۹

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

کے لئے موجب ہلاکت۔"

نیز ملاحظہ فرمائیں: آل عمران: ۷۸

انکار حدیث کا ادبی انداز

(۱) صحیح بخاری میں نبی صلی اللہ علیہ وسلم کا ارشاد موجود ہے:

عذاب القبر حق (قبر کا عذاب حق ہے) یہ واضح حدیث بتا رہی ہے کہ قبر میں جو عذاب ہوتا ہے وہ حق اور اپنی جگہ ایک اٹل حقیقت ہے اور قرآن و حدیث میں یہ بھی واضح کر دیا گیا ہے کہ قبر اس گڑھے کو کہتے ہیں جس میں میت کو دفن کیا جاتا ہے۔ لیکن ڈاکٹر موصوف نے بھی اس حدیث کا واضح طور پر انکار کیا ہے کیونکہ انہوں نے قبر ہی کو ماننے سے انکار کر دیا ہے اور جب وہ قبر کو نہیں مانتے تو قبر کے عذاب کا بھی انکار ہو گیا۔ اب چاہے وہ کسی اور مقام پر عذاب کو مانیں لیکن قبر کے عذاب کو تو وہ تسلیم نہیں کرتے اور اس کا وہ سختی سے انکار کرتے ہیں لیکن موصوف جھوٹ بولتے ہوئے لکھتے ہیں:

"حالانکہ ڈاکٹر عثمانی نے نہ تو قبر کا اور نہ ہی "عذاب قبر" کا انکار کیا ہے۔" مگر آگے لکھتے ہیں:

"اور اس دوران عذاب و راحت کا معاملہ اس دنیاوی گڑھے میں دنیاوی بدن کے ساتھ نہیں بلکہ برزخ میں ہوتا ہے۔" (ص ۶) اور موصوف وغیرہ کی طرف سے جو اسٹیکر شائع ہوا تھا اس میں "عذاب القبر حق" کا ترجمہ بریکٹ میں اس طرح لکھا ہوا ہے (عذاب قبر برزخ میں ہوتا ہے زمین کے گڑھے میں نہیں) یہ ترجمہ بھی گویا فرمان رسول صلی اللہ علیہ وسلم کا واضح انکار ہے۔ ہاں موصوف ویسے ہی واضح الفاظ میں لکھ دیں کہ "ہم نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی اس بات کو نہیں مانتے" تو ان کا کوئی کیا بگاڑ لے گا۔ جیسا کہ ان کی جماعت سے "بشیر خان" اور "سمیر خان" آف لاہور وغیرہ الگ ہو گئے ہیں اور خالص منکرین حدیث بن گئے ہیں اور انہوں نے اپنا لٹریچر بھی شائع کر دیا ہے اور اب ان کی نگاہ میں ڈاکٹر عثمانی اور ان کی پوری جماعت بھی

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

کافر اور طاغوت ہے۔ یہ حقیقت ہے کہ شجرہ خبیثہ سے کڑوے اور بدبودار پھل ہی پیدا ہو سکتے ہیں۔ ڈاکٹر عثمانی کا لگایا ہوا شجرہ خبیثہ دیکھیے آگے کیا کیا گل کھلاتا ہے اور کیسے کیسے منکرین حدیث اور منکرین قرآن پیدا کرتا ہے۔

موصوف نے اس بات پر تقریباً ۲۳ صفحات سیاہ کیے ہیں کہ انبیاء علیہم السلام کی دعوت کے نتیجے میں لوگوں نے ان کی بات کو ٹھنڈے پیٹوں برداشت نہیں کیا بلکہ ان کی مخالفت کی اور انبیاء کو تکلیفیں دیں۔ یہ حقیقت ہے کہ انبیاء علیہم السلام اور ان کے پیروکار ان تکالیف اور مصائب و مشکلات کی وجہ سے اللہ کے ہاں اجر عظیم کے مستحق بن گئے اور جنت میں اعلیٰ مقام انہی لوگوں کا حق ہے۔ لیکن جن لوگوں نے اپنی توانائیاں قرآن و حدیث کے خلاف استعمال کیں اور فلسفہ اور علم کلام کی بنیاد پر قرآن و حدیث کو نئے نئے معنی و مطالب پہنائے اور اپنے اسلاف اور سلف صالحین ہی کے دشمن بن گئے اور ان پر کفر و شرک کے فتوے داغے تو ایسے لوگوں پر جو جو تکالیف اور مصیبتیں آئیں گی وہ ان کے اپنے ہی اعمال کا نتیجہ ہیں اور مرنے کے بعد ان کو پہلے عذاب قبر سے سابقہ پڑے گا اور فرشتے مارتے مارتے پوچھیں گے کہ تم ہی وہ لوگ تھے کہ دنیا میں قبر کے عذاب کا انکار کرتے تھے۔ لہٰذا آج قبر کے عذاب کا مزہ چکھو۔ اور قبر کے عذاب کا انکار کرنے کی وجہ سے ان کو دوگنا عذاب دیا جائے گا۔ اور پھر قیامت کے دن کا عذاب تو بہت ہی سخت عذاب ہے۔

(۲) موصوف نے جناب براء بن عازبؓ کی اعادہ روح والی روایت کو جھوٹی روایت قرار دیا ہے (ص ۳۳) اور آگے لکھتے ہیں "اس روایت کے شیعہ راویوں نے اللہ پر جھوٹ باندھا ہے"۔ حالانکہ مرنے کے بعد سے لیکر قیامت تک کا جو وقفہ ہے اس کا تعلق بھی آخرت کی زندگی کے ساتھ ہے کیونکہ جب انسان مرجاتا ہے تو اس کا تعلق دنیا سے ختم ہو جاتا ہے بلکہ صحیح بخاری کی روایت کے مطابق مرنے والے پر قیامت قائم ہو جاتی ہے۔ اور دنیا میں انسان

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

زندہ ہونے کے باوجود بار بار موت (نیند) سے ہمکنار ہوتا ہے (الانعام:۶۰، الزمر:۴۲) اور اس کی طرف بار بار اعادہ روح بھی ہوتا ہے لیکن کسی نے آج تک اس سے کئی زندگیاں اور موتیں مراد نہیں لیں۔ حالانکہ قرآن و حدیث میں واضح طور پر ایسے شخص کو مردہ کہا گیا ہے۔ اب مرنے کے بعد سوال و جواب کے وقت اگر اعادہ روح ہو جائے تو اس سے کس طرح کئی زندگیاں اور موتیں مراد لے لی جائیں گی؟ دراصل انسان پر دنیا میں زندگی غالب تھی لہٰذا اسے کسی نے مردہ قرار نہیں دیا۔ اب مرنے کے بعد موت غالب ہے تو اسے کوئی زندہ قرار نہیں دیتا۔ ڈاکٹر موصوف اور موصوف خواہ مخواہ اپنی تحریروں میں یہ تاثر دیتے ہیں کہ روح لوٹائے جانے سے مردہ زندہ ہو جائے گا۔ حالانکہ روح لوٹائے جانے کے باوجود بھی ہمارے نزدیک مردہ مردہ ہی رہتا ہے اور اس سے جو سوال و جواب ہوتا ہے وہ ہمارے حواس سے بالاتر ہے کیونکہ یہ سب غیب کا معاملہ ہے ہمارا ایمان ہے کہ مردے کو اٹھا کر بٹھایا جاتا ہے اس سے سوال و جواب ہوتا ہے اور یہ تمام کارروائی اگرچہ ہمیں دکھائی نہیں دیتی لیکن ہمارا یہ ایمان نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے فرمان کے مطابق ہے۔ باقی یہ کہنا کہ براء بن عازب رضی اللہ عنہ سے منسوب روایت جھوٹی ہے تو اس کی کوئی بھی دلیل موصوف نے ذکر نہیں کی بلکہ صرف مکھی پر مکھی ماری ہے اور اپنے استاذ کی بات کو دہرایا ہے۔ موصوف کے لئے لازم تھا کہ وہ اس حدیث کو جھوٹا ثابت کرنے کے لئے محدثین کرام رحمہم اللہ کے اقوال نقل کرتے اس طرح موصوف کا یہ کہنا کہ "اس روایت کے شیعہ راویوں نے اللہ پر جھوٹ باندھا ہے" تو موصوف اس بات کی وضاحت کرتے کہ اس میں کون کون سے شیعہ راوی ہیں۔ کیونکہ زاذان رحمہ اللہ کو تو موصوف کے استاذ اور خود موصوف بھی شیعہ ثابت نہیں کر سکے اور موصوف کے استاذ نے جو خود شیعہ راویوں سے روایتیں لی ہیں' اور انہیں دلیل کے طور پر پیش کیا ہے کیا ان شیعہ راویوں نے اللہ پر بہتان نہیں باندھا ہے؟ پھر اعادہ روح کی صرف یہی ایک روایت نہیں بلکہ

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

جناب ابو ہریرہؓ کی روایت بھی ہے جس کے تمام راوی اعلیٰ درجہ کے ثقہ ہیں ملاحظہ فرمائیں: سنن ابن ماجہ' مسند احمد (۲۔۳۶۴)

قلیب بدر کے واقعہ کا انکار

(۳) قلیب بدر کے واقعہ کے سلسلہ میں روایت ہے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے ان مشرکین کی لاشوں سے خطاب فرمایا' تو عمرؓ نے عرض کیا: اے اللہ کے رسول صلی اللہ علیہ وسلم آپ ایسے جسموں سے خطاب کر رہے ہیں کہ جن میں ارواح نہیں۔ پس نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا:

و الذی نفس محمد بیدہ ما انتم باسمع لما اقول منھم

"اس ذات کی قسم جس کے ہاتھ میں محمد صلی اللہ علیہ وسلم کی جان ہے تم میری بات کو ان سے زیادہ سننے والے نہیں ہو" اس حدیث کو جناب' انسؓ نے جناب ابوطلحہؓ سے روایت کیا ہے۔ صحیح مسلم میں یہی حدیث انسؓ نے جناب عمر بن الخطابؓ سے روایت کی ہے جس کے آخری الفاظ یہ ہیں: "تم میری بات کو ان سے زیادہ سننے والے نہیں ہو البتہ وہ اس بات کی طاقت نہیں رکھتے کہ وہ کچھ جواب دے سکیں۔" صحیح مسلم کی دوسری روایت میں انسؓ سے روایت ہے کہ جناب عمرؓ نے جب نبی صلی اللہ علیہ وسلم کا یہ فرمان سنا تو عرض کیا۔

کیف یسمعون و انی یجیبون و قد جیفوا قال و الذی نفسی بیدہ ما انتم باسمع لما اقول منھم و لا یقدرون ان یجیبوا

"یہ کیسے سن سکتے ہیں اور کس طرح جواب دے سکتے ہیں کہ یہ مردہ ہو کر گل سڑ رہے ہیں۔"؟ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: "اس ذات کی قسم جس کے ہاتھ میں میری جان ہے میں جو ان سے کہہ رہا ہوں اسے تم ان سے زیادہ نہیں سنتے البتہ وہ جواب دینے کی قدرت نہیں رکھتے۔" امام مسلم نے اس حدیث کے بعد اسی طرح کی دوسری حدیث جناب ابوطلحہؓ

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

کی بیان کی ہے اور جناب عبداللہ بن عمرؓ کی حدیث کے صحیح بخاری میں الفاظ یہ ہیں۔

انہم الآن یسمعون ما اقول

بے شک وہ میری بات اب سن رہے ہیں) اور طبرانی میں جناب عبداللہ بن مسعودؓ کی روایت کے الفاظ یہ ہیں: قالوا یا رسول اللہ ہل یسمعون ما تقول (صحابہ کرامؓ نے عرض کیا اے اللہ کے رسول صلی اللہ علیہ وسلم کیا یہ سنتے ہیں جو آپ ان سے کہہ رہے ہیں؟) علامہ الھیثمیؒ فرماتے ہیں: رواہ الطبرانی و رجالہ رجال الصحیح۔ ان احادیث سے ثابت ہوا کہ صحابہ کرامؓ کی ایک جماعت یعنی جناب ابوطلحہ انصاریؓ، جناب انس بن مالکؓ، جناب عمر بن الخطابؓ، جناب عبداللہ بن عمرؓ، جناب عبداللہ بن مسعودؓ وغیرہ اس واقعہ کو نقل کرتے ہیں ان صحیح احادیث سے ثابت ہوا کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم کا خطاب ان مشرکوں نے سنا تھا۔ اور ڈاکٹر عثمانی نے بھی اس بات کو تسلیم کیا ہے اور جناب قتادہؒ کا قول بھی اس سلسلہ میں انہوں نے پیش کیا ہے۔ اور اس واقعہ کو انہوں نے خرق عادت یعنی معجزہ مانا ہے۔ ڈاکٹر موصوف کی یہ تاویل اپنی جگہ درست ہے کیونکہ امام بخاریؒ نے بھی قتادہؒ کا قول ذکر کرکے اس کے معجزہ ہونے کی تصریح کی ہے۔ البتہ قتادہؒ کے قول کی بنیاد کیا ہے؟ اس کا پتہ نہیں چل سکا۔ لیکن دوسری طرف موصوف نے ان احادیث کو ماننے ہی سے انکار کردیا ہے اور اس سلسلہ میں انہوں نے صرف عائشہؓ کی تاویل کو تسلیم کیا ہے۔ حالانکہ اللہ اور رسول صلی اللہ علیہ وسلم کے فرمان کے سامنے کسی صحابی کا اثر کوئی حقیقت نہیں رکھتا۔

صحیح بخاری میں ہے کہ حاطب ابن ابی بلتعہؓ نے مکہ والوں کو ایک خط لکھا جس میں انہوں نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے مکہ پر حملہ کی خبر دی تھی۔ اور اپنے خیال میں انہوں نے اس وقت ایک اچھا قدم اٹھایا تھا لیکن اللہ تعالیٰ نے ان کے اس عمل کو غلط قرار دیا۔

صحیح بخاری میں ہے کہ مسطح بن اثاثہؓ جن کی پرورش ابوبکر الصدیقؓ کررہے تھے اور وہ

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

عائشہؓ پر الزام لگانے والوں میں شامل تھے۔ جب سورۃ نور کی آیات نازل ہوئیں تو ابوبکر صدیقؓ نے قسم کھائی کہ میں آئندہ ان کی کفالت نہیں کروں گا جس پر اللہ تعالیٰ نے انہیں اس طرز عمل سے منع فرمایا۔

صحیح بخاری میں ہے کہ تین صحابہ کرامؓ میں سے ایک نے پوری رات عبادت کرنے کا دوسرے نے ہمیشہ روزے رکھنے کا اور تیسرے نے شادی بیاہ سے دور رہنے کا عزم وارادہ کرلیا۔ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے انہیں نہ صرف اس سے منع فرمایا بلکہ فرمایا: فمن رغب عن سنتي فليس مني (جس نے میری سنت سے اعراض کیا وہ مجھ سے نہیں ہے)۔

ڈاکٹر عثمانی صاحب کے ایمان کی نفی

لیکن موصوف نہ صرف یہ کہ اس حدیث ہی کو جھٹلاتے ہیں بلکہ اپنے استاذ کی بات کو بھی رد کرتے ہوئے لکھتے ہیں: "اب جس میں رتی بھر بھی ایمان ہوگا وہ تو اس حدیث سے مردوں کا سماع مراد نہیں لے گا اور نہ اس سلسلے میں ضد اور انا سے کام لے گا بلکہ قرآن و حدیث کی مطابقت میں یہی مراد لے گا کہ وہ مشرکین موت سے ہمکنار ہوتے ہی اپنے انجام سے واقف ہوگئے اور "برزخ" میں پہنچ کر عذاب سے دوچار ہونے کے بعد اللہ کے وعدے کی صداقت کو جان گئے۔" (ص ۳۶)

معلوم ہوا کہ کسی اور میں تو کیا ایمان کی رتی ہوگی خود ان کے استاذ ڈاکٹر عثمانی میں بھی ایمان کی رتی باقی نہیں رہی کہ وہ بھی قلیب بدر کے مشرکین کے سماع کے قائل ہیں اور پھر نبی صلی اللہ علیہ وسلم اور صحابہ کرامؓ بھی اور ان کے بعد آنے والے وہ تمام محدثین جنہوں نے ان احادیث کو اپنی اپنی کتابوں میں نقل کیا اور امام بخاریؒ و امام مسلمؒ وغیرہ غرض کسی میں بھی بقول موصوف ایمان کی رتی باقی نہیں رہتی (معاذ اللہ ثم معاذ اللہ) اب لے دے کر ایمان کی رتی اگر باقی رہی ہے تو وہ موصوف میں ہے؟ اور وہ ایسے خالص توحیدی ہیں کہ اس توحید کے

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

لئے انھیں نبی صلی اللہ علیہ وسلم کو بھی جھٹلانا پڑے اور ان کی بھی تکذیب کرنا پڑے تو یہ اس کے لئے معمولی بات ہے۔ دراصل موصوف نے یہ کفریہ کلمات لکھ کر کسی اور کا کوئی نقصان نہیں کیا بلکہ اپنے ایمان اور اعمال کو باطل و برباد کر دیا ہے اور اس طرح خود ان میں ایمان کی رتی تک باقی نہیں رہتی۔

آخر موصوف کو کیا ضرورت پڑ گئی تھی کہ وہ کتاب لکھنے بیٹھ گئے اور جناب محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم تک کو بھی معاف نہیں کیا۔ ان کے استاذ نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کو "بحران زدہ" قرار دیا اور موصوف نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے ایمان تک کی نفی کر دی (معاذ اللہ) سوچئے کہ اس قدر "کفر عظیم" کرنے کے بعد بھی موصوف مسلمان ہیں؟

كيف يهدي الله قوما كفروا بعد ايمانهم و شهدوا أن الرسول حق و جاءهم البينت و الله لايهدى القوم الظلمين

"اللہ ایسے لوگوں کو کیونکر ہدایت دے جو ایمان لانے کے بعد کافر ہو گئے حالانکہ وہ اس بات کی گواہی دے چکے تھے کہ رسول (صلی اللہ علیہ وسلم) برحق ہیں اور ان کے پاس روشن نشانیاں بھی آچکی ہیں۔ (جیسے کلیب بدر کا واقعہ) اور اللہ ظالموں کو تو ہدایت نہیں دیا کرتا۔"

(آل عمران:۸۶)

موصوف دراصل اب تک توحید کا مطلب ہی نہیں سمجھ پائے' دراصل توحید کہتے ہیں اللہ تعالیٰ کو اکیلا ماننے کے ساتھ ساتھ اللہ اور اس کے رسول صلی اللہ علیہ وسلم کی اطاعت کرنے کو۔ جیسے فرشتوں کو جب حکم ہوا کہ آدمؑ کو سجدہ کرو تو تمام فرشتوں نے ان کو سجدہ کیا۔ اور یہ عین توحید ہے لیکن ابلیس لعین نے سجدہ کرنے ہی سے انکار کر دیا تو وہ ہمیشہ کے لئے راندہ درگاہ ہو گیا بلکہ ہمیشہ ہمیشہ کے لئے جہنمی بھی ٹھہرا۔

جب کوئی خبر ثقہ راویوں کے ذریعے پہنچ جائے تو اس کا صرف اس بناء پر انکار کر دینا کہ یہ فلاں آیت کے خلاف ہے۔ اور خود ہی اپنے طور پر اس خبر کو ٹھکرا دیا جائے تو یہ عقلمندی کی

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

بات نہیں۔ قرآن کریم میں اللہ تعالیٰ کا ارشاد ہے کہ: **واسجدوا للہ واعبدوا** (پس اللہ ہی کو سجدہ کرو اور اسی کی عبادت کرو (النجم: ۶۲) اس آیت سے معلوم ہوا کہ سجدہ صرف اللہ کا حق ہے اور اللہ ہی کو سجدہ کرنا چاہیے۔ لیکن سورۃ یوسف میں ہے کہ جناب یوسفؑ کو جناب یعقوب علیہ السلام' یوسفؑ کی والدہ' یوسفؑ کے گیارہ بھائیوں نے سجدہ کیا۔ (یوسف: ۱۰۰) اب یہ خبر بھی معتبر ہے اور اس کا انکار نہیں ہو سکتا۔ موصوف یہ نہیں کہہ سکتے کہ قرآن میں اللہ تعالیٰ نے سجدہ سے منع کیا ہے۔ اب کسی کو سجدہ نہیں ہو سکتا۔ اس لئے میں نہیں مانتا کہ فرشتوں نے آدمؑ کو سجدہ کیا اور نہ مجھے یہ تسلیم ہے کہ یوسفؑ کو ان کے والد' والدہ اور بھائیوں نے سجدہ کیا۔ خبر چونکہ سچی ہے قرآن میں بیان ہوئی ہے اس لئے کوئی مومن اس کا انکار نہیں کر سکتا۔ علی ہذا القیاس اسی طرح قلیب بدر والی خبر بھی سچی ہے اور صحابہ کرامؓ کی ایک جماعت اس کو بیان کرتی ہے اور تمام اہل علم اس کو تسلیم کرتے ہیں اور کسی بھی اہل علم نے اسے قرآن کے خلاف قرار نہیں دیا البتہ بعض یہ تاویل کرتے ہیں کہ یہ واقعہ خرق عادت کے طور پر ہوا تھا۔ نبی صلی اللہ علیہ وسلم کا معجزہ تھا لیکن انکار آج تک کسی نے نہیں کیا اسی طرح بہت سی مثالیں بیان کی جا سکتی ہیں مثلاً

(۱) قرآن کریم نے بیان کیا: وانزل جنودا لم تروھا یعنی (جنگ بدر وغیرہ میں مدد کے لئے جو فرشتے اترے تھے) "اور اللہ تعالیٰ نے وہ لشکر اتارے جو تم کو نظر نہ آتے تھے۔" (التوبۃ: ۲۶) لیکن احادیث میں وضاحت ہے نبی صلی اللہ علیہ وسلم اور بعض صحابہ کرامؓ نے فرشتوں کو دیکھا۔ یہ بظاہر قرآن کے خلاف ہے لیکن دراصل یہ استثناء ہے اسی لئے ڈاکٹر عثمانی نے بھی کسی اور مد میں اس کا ذکر کرتے ہوئے اس کو تسلیم کیا ہے۔

(۲) قرآن کریم نے بیان کیا کہ ہر زانی مرد و عورت کو سو کوڑے مارے جائیں۔ لیکن احادیث وضاحت کرتی ہیں کہ شادی شدہ مرد و عورت کو سنگسار کیا جائے اور غیر شادی شدہ مرد و

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

ت کو سو درے لگائے جائیں اور ایک سال کے لئے جلاوطن کیا جائے۔

قرآن کریم نے بیان کیا کہ دو زندگیاں اور دو موتیں ہیں لیکن ڈاکٹر عثمانی نے مرنے کے برزخی جسم کے ساتھ ایک اور زندگی بھی تسلیم کی ہے۔

اسی طرح بہت سی باتیں جو صحیح احادیث سے ثابت ہیں ان کو تسلیم کیا جاتا ہے اور کوئی ان کا انکار نہیں کرتا۔

ممکن ہے کہ موصوف نے ڈاکٹر عثمانی صاحب کے ایمان کی جو نفی کی ہے تو یہ بات ڈاکٹر نی صاحب کے خلیفہ حنیف صاحب کے نوٹس میں نہ آئی ہو ورنہ یہ بات کیسے ممکن ہے کہ شخص ڈاکٹر عثمانی صاحب اور ان کے ساتھ ہی نبی صلی اللہ علیہ وسلم اور صحابہ کرامؓ کے بھی ان کی نفی کرے اور وہ پھر بھی جماعت میں موجود رہے امام احمد بن حنبلؒ کے سلسلہ میں ض لوگوں نے ڈاکٹر موصوف سے علمی اختلاف کیا تو اس کو بھی برداشت نہیں کیا گیا اور ہیں فورا جماعت سے خارج کر دیا گیا۔ اب دیکھتے ہیں کہ امیر صاحب موصوف کے خلاف کیا دم اٹھاتے ہیں؟

تمام چوپائے عذاب قبر سنتے ہیں

(۴) اسی طرح موصوف نے خچر کے بدکنے والی روایت کا بھی انکار کیا ہے اور عقلی ڈھکوسلے ان کر کے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے فرمان کو رد کر دیا ہے۔ (ص ۴۷)

صحیح مسلم میں جناب زید بن ثابتؓ سے روایت ہے کہ جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم بنی نجار کے ایک باغ میں ایک خچر پر جا رہے تھے اور ہم ان کے ساتھ تھے۔ اتنے میں آپؐ کا خچر بدکا اور قریب تھا کہ نبیؐ کو گرا دے کہ اچانک وہاں چھ یا پانچ یا چار قبریں (دکھائی دیں اور انہیں دیکھ کر) نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: **من یعرف اصحاب هذه الاقبر**۔ ان قبر والوں کو کون جانتا ہے؟ پس ایک شخص نے کہا کہ میں۔ نبی صلی اللہ علیہ وسلم

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

نے پوچھا یہ کب مرے ہیں؟ اس شخص نے کہا: یہ شرک پر مرے ہیں۔ پس نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: بے شک یہ امت اپنی قبروں میں آزمائی جاتی ہے:

فلو لا ان لا تدافنوا لدعوت اللّٰه ان يسمعكم من عذاب القبر الذي اسمع منه

"پس اگر مجھے یہ ڈر نہ ہوتا کہ تم مردے ہی دفن کرنا چھوڑ دو گے تو میں اللہ تعالیٰ سے دعا کرتا کہ وہ تمہیں بھی عذاب قبر سنا دے جیسا کہ میں سنتا ہوں۔"

کتنی واضح حدیث ہے کہ جو "عذاب قبر" پر نص صریح ہے' لیکن اتنے ہی واضح الفاظ میں ڈاکٹر عثمانی اور موصوف نے اس کا انکار کیا ہے۔ اور موصوف نے اس پوری حدیث کو نقل بھی نہیں کیا ورنہ ان کا بھانڈا ہیں پھوٹ جاتا۔ اور وہ نقل کرتے بھی کیسے اس لئے کہ پھر دھوکا بازوں میں ان کا شمار کیسے ہوتا؟ موصوف نے اس حدیث کے باقی حصہ کا ذکر آگے چل کر اس طرح کیا ہے:

"مسلم کی مذکورہ بالا حدیث میں اللہ کے نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے یہ بھی فرمایا ہے کہ اگر مجھے اس بات کا ڈر نہ ہوتا کہ قبر کے سخت عذاب سے ڈر کر تم اپنے مردوں کو دفن کرنا چھوڑ دو گے تو میں اللہ کی طرف سے تمہیں بھی قبر کا عذاب بتلا دیتا۔" (ص ۳۹)

اس حدیث میں موصوف نے جو ہیرا پھیری کی ہے وہ آپ کے سامنے ہے اور خاص طور پر خط کشیدہ الفاظ میں تو موصوف نے سخت دھوکا دیا ہے۔ بہرحال موصوف کی تحریک بھی جھوٹ اور دھوکا بازی کے ذریعے ہی قائم ہے۔ اور ایسے لوگ دنیا میں بھی ذلیل ہوں گے اور آخرت کی رسوائی کا تو کیا شمار ہے۔

موصوف نے اس حدیث کو جھٹلانے کے لئے جو معتزلی فلسفہ بیان کیا ہے وہ یہ کہ اگر جانور اور پرندے عذاب کی آواز سنتے تو پھر وہ قبرستان میں داخل نہ ہوتے اور یہ واقعہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم کا معجزہ ہے لیکن موصوف اس حدیث کا کیا جواب دیں گے۔

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

عائشہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں کہ مدینہ کی دو بوڑھی یہودی عورتیں میرے پاس آئیں اور انہوں نے مجھ سے کہا: ان اھل القبور یعذبون فی قبورھم (بے شک قبروالے اپنی قبروں میں عذاب دیئے جاتے ہیں) عائشہؓ نے فرمایا کہ میں نے ان کی اس بات کو جھٹلا دیا اور اچھا نہیں سمجھا کہ ان کی تصدیق کروں۔ پس وہ عورتیں چلی گئیں اور نبی صلی اللہ علیہ وسلم میرے پاس آئے' میں نے ان عورتوں کا اور ان کی گفتگو کا ذکر کیا۔ پس نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا:

صدقتا انهم يعذبون عذابا تسمعه البهائم كلها

"ان دونوں عورتوں نے سچ کہا بے شک وہ (قبروں میں) عذاب دیئے جاتے ہیں کہ جنہیں تمام چوپائے سنتے ہیں۔"۱۳۶

لیجئے جناب نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فیصلہ فرمادیا کہ عذاب کے سننے میں ان کے خچر کی خصوصیت نہیں بلکہ یہ عذاب تمام چوپائے سنتے ہیں۔ اب دیکھنا ہے موصوف کو کہ وہ محمد صلی اللہ علیہ وسلم کے فرمان کو مان کر "محمدی گل" بنتے ہیں یا پھر وہ ڈاکٹر عثمانی کے فرمان کو سینے سے لگا کر "ڈاکٹر عثمانی گل" بنتے ہیں اور پھر یہ بھی معلوم نہیں کہ موصوف اور ان کے استاذ کتنے عرصہ قبرستان کے پڑوس میں رہے ہیں کہ انہیں کوئی جانور بدکتے ہوئے نظر نہیں آیا۔ ہاں ایک ثقہ عالم اور محدث کا مشاہدہ ملاحظہ فرمائیں کہ انہوں نے ایک جانور کو عذاب قبر سے بدکتے ہوئے دیکھا۔ راجع التذکرۃ للقرطبی" ص ۱۴۳

موصوف نے عذاب قبر کا مختلف طریقہ سے مذاق بھی اڑایا ہے۔ مثلاً اگر کسی شخص کو کسی ہندو کی آنکھ لگادی جائے تو لکھتے ہیں:

"جس زندہ شخص کو مرنے والے کی یہ آنکھ لگائی گئی ہوتی وہ تو چلاتا پھرتا کہ بھائی نکالو اس آنکھ

۱۳۶۔ صحیح بخاری کتاب الدعوات باب التعوذ من عذاب القبر

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

کو اس میں عذاب کی وجہ سے شدید جلن یا تکلیف ہو رہی ہے۔ جو ناقابل برداشت ہے (ص ۳۹) محمدی گل صاحب فکر نہ کریں' آپ کے استاذ کو تو پتہ چل ہی گیا ہو گا' ان شاء اللہ العزیز آپ کو بھی عنقریب معلوم ہو جائے گا کہ فرمان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو جھٹلانے والوں اور اس کا مذاق اڑانے والوں کا کیا انجام ہوتا ہے؟ منافقین بھی اللہ اور اس کے رسول صلی اللہ علیہ وسلم کے فرامین کا مذاق اڑایا کرتے تھے لیکن ان کا کیا انجام ہوا سب جانتے ہیں۔

یہ احادیث ہم تک چونکہ ثقہ اور سچے لوگوں کے ذریعے پہنچی ہیں۔ اور اللہ تعالیٰ نے قرآن کریم کے ساتھ ساتھ نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی احادیث کی انہی ثقہ لوگوں کے ذریعے حفاظت فرمائی ہے کیونکہ قرآن کریم نے ہمیں نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی اتباع کا حکم دیا ہے اور نبی صلی اللہ علیہ وسلم کا اسوۂ حسنہ احادیث ہی کی شکل میں محفوظ کر دیا گیا ہے قرآن کریم نے ہمیں نماز پڑھنے اور زکوۃ ادا کرنے کا حکم دیا ہے اور اس کی تفصیل نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی احادیث میں بیان ہوئی ہیں۔ اب جو شخص احادیث رسول صلی اللہ علیہ وسلم کا انکار کرتا ہے جیسا کہ موصوف اور ان کے ہمنوا مسٹر پرویز اور حبیب الرحمٰن کاندھلوی وغیرہ کی کتابیں پڑھ کر "منکر حدیث" بن گئے ہیں اور بات کرتے ہی حجت حدیث کا انکار کر دیتے ہیں اور موصوف نے بھی "ادبی انداز" میں احادیث کا انکار کیا ہے اب اگر موصوف مسٹر پرویز کی طرح "واقیموا الصلوۃ" کا ادبی مطلب یہ بیان کریں کہ "چوتڑ ہلاؤ" اور چونکہ قرآن کریم میں "وارکعوا مع الراکعین" بھی آیا ہے لہٰذا اجتماعی طور پر نائٹ کلب میں جا کر چوتڑ ہلائے جائیں تو موصوف کے نزدیک واقعی یہ زبردست "ادبی انداز" ہو گا۔ اور ممکن ہے کہ کل جب موصوف پکے "منکر حدیث" بن جائیں تو وہ اور ان کے ساتھی "نائٹ کلبوں" سے نکلتے نظر آئیں۔ اللہ پاک ہم سب کو نفس و شیطان کی بندگی سے بچائے۔ اور قرآن کریم کے ساتھ

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

ساتھ احادیث صحیحہ کی پیروی کی توفیق بخشے۔ اور ایسی توحید سے بھی بچائے کہ جس کا نتیجہ "انکار حدیث" کی شکل میں ہو۔

ہر شخص کا مقام قبر ہی ہے

(۵) موصوف اور ان جیسے لوگ جب عذاب قبر کی احادیث سنتے ہیں تو کوئی دلیل نہ پاکر الٹا ان احادیث ہی پر اعتراضات شروع کردیتے ہیں کہ جس شخص کو جلا کر راکھ کردیا گیا یا جسے درندے یا پرندوں نے کھا کر فضلہ بنادیا ہو تو اسے عذاب قبر کیسے ہوگا؟

دراصل مرنے کے بعد سے لیکر قیامت تک جو عذاب ہوتا ہے اسے نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے "عذاب قبر" کے نام سے موسوم کیا ہے اور عذاب کا یہ سلسلہ مرنے کے ساتھ ہی شروع ہوجاتا ہے اور جو میت کسی وجہ سے قبر میں دفن نہ ہو تو اسے بھی عذاب ہوتا رہتا ہے اور قرآن کریم کی آیات اس پر شاہد ہیں ملاحظہ فرمایئے: الانعام: ۹۳' الانفال: ۵۰' محمد: ۲۷' عذاب قبر اسے اس وجہ سے کہا ہے کہ عموماً میت کو مرنے کے بعد قبر میں دفن کیا جاتا ہے اور جسے جلا دیا گیا ہو یا اسے درندوں یا پرندوں یا مچھلیوں نے کھا کر فضلہ بنادیا ہو اسے بھی اللہ تعالیٰ قبر میں لے جاتا ہے۔ یہ اللہ تعالیٰ کا ہر شخص کے متعلق فیصلہ ہے کیونکہ قیامت کے دن اسے پھر اسی قبر سے زندہ کرکے اٹھایا جائے گا چنانچہ اللہ تعالیٰ کا ارشاد ہے:

منها خلقنكم و فيها نعيد كم و منها نخرجكم تارة اخرى ۱۲۶

"اسی زمین سے ہم نے تم کو پیدا کیا ہے۔ اسی میں ہم تمہیں واپس لے جائیں گے اور اسی سے تم کو دوبارہ نکالیں گے۔"

اللہ تعالیٰ کے اس فرمان سے معلوم ہوا کہ ہر انسان کو اللہ تعالیٰ نے زمین ہی سے پیدا کیا

۱۲۶۔ طٰہٰ: ۵۵

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

ہے اور مرنے کے بعد پھر اللہ تعالیٰ اسے زمین میں واپس لے جائے گا اور پھر قیامت کے دن اسے دوبارہ زندہ کرکے زمین سے اٹھائے گا۔ اس آیت سے معلوم ہوا کہ جس انسان کو جلا دیا گیا ہو یا اسے درندے یا پرندے یا مچھلیاں کھا گئی ہوں تو اسے بھی اللہ تعالیٰ زمین میں لے جائے گا کیونکہ پھر قیامت کے دن اسے دوبارہ اسی زمین سے زندہ کرکے نکالا جائے گا۔ اللہ تعالیٰ نے یہ قانون ہر شخص کے متعلق بیان کیا ہے اور کسی کو بھی اس سے مستثنیٰ نہیں فرمایا۔ موصوف نے یہ ہوشیاری بھی کی ہے کہ اس آیت کو نقل تو کیا لیکن اس کا ترجمہ نہیں لکھا۔ (ص ۶۰)

دوسرے مقام پر اللہ تعالیٰ کا ارشاد ہے:

ثم اماته فأقبره ثم اذا شاء انشره ۱۲۷

"پھر اسے موت دی اور قبر میں پہنچایا۔ پھر جب چاہے وہ اسے دوبارہ اٹھا کھڑا کرے۔"

اس آیت سے بھی معلوم ہوا کہ ہر انسان کو مرنے کے بعد قبر ملتی ہے اور اسی قبر سے جب اللہ تعالیٰ چاہے گا (یعنی قیامت کے دن) اسے اٹھائے گا۔ اور ظاہر بات ہے زمین والی قبر ہی سے انسان کو قیامت کے دن اٹھایا جائے گا۔ ایک اور مقام پر ارشاد ہے:

و ان اللّٰه یبعث من فی القبور ۱۲۸

"اور اللہ ضرور ان لوگوں کو اٹھائے گا جو قبروں میں جا چکے ہیں۔"

معلوم ہوا کہ ہر انسان قبر ہی سے قیامت کے دن اٹھایا جائے گا۔ جناب نوح علیہ السلام کی قوم کو پانی میں غرق کر دیا گیا تھا اور ان کی قبریں نہیں بنی تھیں لیکن جناب نوح علیہ السلام نے غرق ہونے سے پہلے انہیں وعظ و نصیحت کرتے ہوئے فرمایا تھا:

و اللّٰه انبتکم من الارض نباتا ثم یعیدکم فیها و یخرجکم اخراجا ۱۲۹

۱۲۷۔ عبس: ۲۱، ۲۲ ۱۲۸۔ الحج: ۷

۱۲۹۔ نوح: ۱۷، ۱۸

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

"اور اللہ نے تم کو زمین سے عجیب طرح اگایا' پھر وہ تمہیں اسی زمین میں واپس لے جائے گا اور اس سے یکایک تم کو نکال کھڑا کرے گا۔"

اس آیت سے بھی واضح ہوا کہ جن کی قبریں نہیں بنتیں انہیں بھی اللہ تعالیٰ زمین ہی میں قبریں عنایت فرماتا ہے۔

اللہ تعالیٰ نے جب آدم علیہ السلام کو زمین میں آباد فرمایا تو جناب آدم علیہ السلام اور تمام بنی آدم کو خطاب کرکے ارشاد فرمایا:

قال فیها تحیون و فیها تموتون و منها تخرجون ۱۳۰

"فرمایا وہیں تم کو جینا اور وہیں مرنا ہے اور اسی میں سے تم کو آخرکار نکالا جائے گا۔"

ایک اور مقام پر اللہ تعالیٰ کا ارشاد ہے۔

الم نجعل الارض کفاتا * احیاء و امواتا ۱۳۱

"کیا ہم نے زمین کو سمیٹ کر رکھنے والی نہیں بنایا' زندوں کے لئے بھی اور مردوں کے لئے بھی۔"

اور بخاری و مسلم کی حدیث سے بھی ثابت ہے کہ ایک شخص نے مرتے وقت وصیت کی تھی کہ اسے جلا کر اس کی آدھی راکھ دریا میں بہادی جائے اور آدھی راکھ ہوا میں اڑا دی جائے تو اللہ تعالیٰ نے اس کی تمام راکھ کو جمع کرکے اس سے سوال کیا۔ (مشکاۃ باب فی سعتہ رحمتہ)

اگر سوال و جواب کا معاملہ صرف روح سے ہوتا تو اللہ تعالیٰ کبھی بھی اس شخص کی راکھ کو اکٹھا نہ کرتا۔ پس ثابت ہوا کہ ہر جلنے والے شخص کی راکھ کو زمین میں اکٹھا کردیا جاتا ہے کیونکہ قیامت کے دن وہ اسی زمین (قبر) سے زندہ کرکے اٹھایا جائے گا۔

۱۳۰۔ الاعراف:۲۵ ۱۳۱۔ المرسلات:۲۵۔۲۶

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

(۹) صحیح بخاری کی حدیث ہے: نبی صلی اللہ علیہ وسلم دو قبروں کے پاس سے گزرے اور فرمایا ان دونوں قبروالوں کو عذاب ہو رہا ہے ..... الخ یہ حدیث بالکل واضح ہے اور اس میں کوئی پیچیدگی نہیں لیکن موصوف اس حدیث رسول صلی اللہ علیہ وسلم کا بھی انکار کرتے ہوئے لکھتے ہیں: "بخاری میں نبی صلی اللہ علیہ وسلم کا ارضی قبروں پر ٹہنیاں لگانے کا مطلب یہ ہرگز نہیں تھا کہ ان میں دفن شدہ مردہ جسموں کو انہی قبروں میں عذاب ہو رہا تھا۔" (ص ۲۴)
موصوف نے اس حدیث کو جھٹلانے کے لئے ایک مثال بھی بیان کی ہے: "اس حدیث کی مثال یوں سمجھ لیں کہ ایک شخص دو مکانوں کی طرف اشارہ کرکے یا ان پر نشان لگا کر کہتا ہے کہ ان کے اندر رہنے والوں میں سے ایک کو قتل کرنے کی وجہ سے پھانسی ہو گئی اور دوسرے کو چوری کرنے کی وجہ سے ہاتھ کاٹ دینے کی سزا ہو گئی۔ یہ سنکر کوئی بھی صاحب عقل اور سمجھدار آدمی یہ نہیں سمجھے گا کہ پھانسی اور ہاتھ کاٹنے کی سزائیں بھی انہیں مکانوں میں دی گئیں ہوں گی۔ بلکہ یہی خیال کرے گا کہ دونوں کو سزا سرکاری طور پر جیل کے مقرر کردہ مقامات پر دی گئی ہو گی۔"

عذاب قبر کے سلسلہ میں صرف یہی ایک حدیث نہیں ہے کہ جسے موصوف نے مثال کے ذریعہ جھٹلانے کی کوشش کی ہے بلکہ عذاب قبر کا مسئلہ بے شمار احادیث سے ثابت ہے اور حد تواتر تک پہنچا ہوا ہے اسی لئے عذاب قبر کا منکر کافر قرار دیا گیا ہے۔ موصوف کی مثال میں تو خود قرینہ موجود ہے کہ سزائیں سرکاری مقامات پر دی جاتی ہیں۔ لیکن اس حدیث میں واضح قرینہ موجود ہے کہ انہیں عذاب انہی قبروں میں ہو رہا ہے۔ پہلا قرینہ یہی ہے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم ان قبروں کے پاس کھڑے ہو کر فرماتے ہیں "ان دونوں کو عذاب ہو رہا ہے۔" پھر نبی صلی اللہ علیہ وسلم ان قبروں پر ٹہنیاں گاڑتے ہیں اور فرماتے ہیں "جب تک یہ ٹہنیاں سبز رہیں گی تو ان دونوں کے عذاب میں تخفیف رہے گی۔" موصوف نے ایک

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

مثال بیان کی ہے ہم اس طرح کی بہت سی مثالیں بیان کر سکتے ہیں لیکن ان کا کوئی فائدہ نہیں کیونکہ اصل دلیل قرآن و حدیث ہے اور قرآن و حدیث سے باہر کسی اور شخص کی رائے یا مثال نفسانی خواہش سے زیادہ اہمیت نہیں رکھتی:

اتبعوا ما انزل اليكم من ربكم و لا تتبعوا من دونه اولياء قليلا ما تذكرون ۱۳۲

"جو کچھ تمہارے رب کی طرف سے تم پر نازل کیا گیا ہے اس کی پیروی کرو اور اپنے رب کو چھوڑ کر دوسرے سرپرستوں کی پیروی نہ کرو۔ مگر تم نصیحت کم ہی مانتے ہو۔"

دوسرے مقام پر ارشاد ہے:

و لئن اتبعت اهواءهم بعد الذي جاءك من العلم ما لك من الله من ولي و لا نصير ۱۳۳

"اب اگر تم نے اس "العلم" کے باوجود جو تمہارے پاس آچکا ہے لوگوں کی خواہشات کی پیروی کی تو اللہ کے مقابلے میں نہ کوئی تمہارا حامی و مددگار ہے اور نہ کوئی اس کی پکڑ سے تم کو بچا سکتا ہے۔"

معلوم ہوا کہ قرآن و حدیث "العلم" ہے اور قرآن و حدیث کے علاوہ جو کچھ ہے وہ "اھویٰ" (نفسانی خواہشات) ہیں اور اھویٰ کی پیروی کرنا گمراہی کا سبب ہے۔

میت سے سوال وجواب قبر میں ہوتا ہے

(۷) موصوف ایک جگہ لکھتے ہیں: "قبر کا سوال و جواب حق ہے لیکن یہ سوال و جواب برزخ میں ہوتا ہے۔" (۴۳)

نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے وضاحت فرمائی ہے کہ "قبر کا سوال و جواب قبر ہی میں ہوگا۔"

۱۳۲۔ الاعراف: ۳ — ۱۳۳۔ الرعد: ۳۷

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

چنانچہ جناب براء بن عازب رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا:

"جس وقت قبر میں مسلم سے سوال کیا جاتا ہے تو وہ لا الہ الا اللہ اور محمد رسول اللہ کی گواہی دیتا ہے اور یہی مطلب ہے اللہ تعالیٰ کے اس ارشاد کا:

يثبت اللّه الذين آمنوا بالقول الثابت في الحيوة الدنيا و في الاخرة و يضل اللّه الظلمين و يفعل اللّه ما يشاء ١٣٤

"ایمان لانے والوں کو اللہ ایک قول ثابت کی بنیاد پر دنیا اور آخرت دونوں میں ثبات عطا کرتا ہے اور ظالموں کو اللہ بھٹکا دیتا ہے اللہ کو اختیار ہے جو چاہے کرے۔"

اور ایک دوسری روایت میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا:

يثبت اللّه الذين آمنوا بالقول الثابت في الحيوة الدنيا و في الاخرة .... (ابراهيم: ٢٧)

عذاب قبر کے بارے میں نازل ہوئی ہے جب اس سے کہا جاتا ہے: تیرا رب کون ہے؟ تو وہ کہتا ہے میرا رب اللہ ہے اور میرے نبی محمد صلی اللہ علیہ وسلم ہیں۔"

ان احادیث کو امام بخاریؒ نے صحیح بخاری کتاب الجنائز باب ماجاء فی عذاب القبر میں اور کتاب التفسیر میں سورۃ ابراہیم کی مندرجہ بالا آیت کے ضمن میں بیان کیا ہے۔ اور صحیح مسلم میں کتاب الجنۃ وصفۃ نعیمہا باب عرض مقعد المیت من الجنۃ او النار علیہ میں موجود ہیں۔ اور ان احادیث میں صاف طور پر واضح ہے کہ سوال وجواب قبر میں ہوتا ہے لیکن موصوف اس حدیث اور اس حدیث کے ماننے والوں پر ہی نہیں بلکہ براہ راست نبی صلی اللہ علیہ وسلم پر اعتراض کرتے ہوئے لکھتے ہیں:

"اسی طرح یہ فرقہ پرست اور قبر پرست قرآن کی مندرجہ ذیل آیت سے ارضی قبر کی

۱۳۴۔ ابراہیم: ۲۷

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

زندگی ثابت کرنے کی کوشش کرتے ہیں یثبت اللہ الذین امنوا بالقول الثابت فی الحیوۃ الدنیا و فی الاخرۃ ..... (ابراہیم: ۲۷) کہ "اللہ تعالیٰ ایمانداروں کو دنیا میں بھی ثابت قدم رکھے گا اور آخرت میں بھی۔ یعنی اللہ تعالیٰ دنیا اور آخرت دونوں میں ایمانداروں کی مدد کرے گا۔ چونکہ اس آیت کا ذکر بخاری کی حدیث میں عذاب القبر کے ساتھ کیا گیا ہے اسی لئے بعض جاہل اور گمراہ بڑے خوش ہوتے ہیں کہ ہمارے عقیدے (مردہ قبر میں زندہ ہو جاتا ہے) کا ثبوت قرآن کی یہ آیت ہے۔" (ص ٦٧) یہ ہے موصوف کی "دعوت قرآن" اور موصوف کا "ایمان خالص" اس آیت کے متعلق خود نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے بیان فرمایا ہے کہ اس کا تعلق عذاب قبر کے ساتھ ہے۔ لیکن موصوف نے فتویٰ لگایا ہے: "فرقہ پرست" "قبر پرست" "جاہل" "گمراہ" ظاہر ہے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی اس قدر توہین کرنے والا کبھی مومن تو نہیں ہو سکتا اور ایسے شخص کی موت کفر کے علاوہ کسی اور چیز پر نہیں ہو سکتی۔ اور سلمان رشدی جیسے لوگوں کا انجام اس کے علاوہ اور کیا ہو سکتا ہے؟ وَذٰلِكَ جَزَآءُ الظّٰلِمِيْنَ

انبیاءؑ کے خواب اور ان کی تعبیر

(۸) موصوف لکھتے ہیں "بعض لوگ یہ اعتراض کرتے ہیں کہ معراج کے وقت جو گناہ گار عذاب میں مبتلا دکھائے گئے تھے وہ ان کے برزخی نہیں بلکہ مثالی جسم تھے کیونکہ ان کے خیال کے مطابق قرآن کا عالم تو اس وقت مرا نہیں تھا' اگر ان جاہلوں کی بات مان لی جائے تو پھر نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے یہ الفاظ بے معنی ہو جائیں گے کہ یفعل بہ الی یوم القیمۃ "ان کے ساتھ یہ عمل قیامت تک ہوتا رہے گا۔" (ص ۴۵) موصوف نے حدیث کا جو ٹکڑا نقل کیا ہے وہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم کو خواب میں جو مختلف مشاہدات کرائے گئے تھے اس ایک مشاہدے کی طرف اشارہ ہے۔ یہ معراج کا نہیں بلکہ خواب کا واقعہ ہے دیکھئے صحیح بخاری کتاب الجنائز باب ما قیل فی اولاد المشرکین کے بعد والا باب۔ موصوف آگے قرآن و

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

حدیث پر بہتان باندھتے ہوئے لکھتے ہیں:

"انبیاء علیہم السلام کا مشاہدہ خواب اور بیداری میں ایک جیسا ہوتا ہے۔" (ص ۴۷) یہ بات تو درست ہے کہ انبیاءؑ کا خواب "وحی" ہوتا ہے کیونکہ وہ بالکل سچا ہوتا ہے اور اس کی تعبیر بھی سچی ہوتی ہے لیکن معلوم نہیں کہ یہ قرآن و حدیث میں کہاں لکھا ہے کہ ان کا مشاہدہ بھی خواب اور بیداری میں ایک جیسا ہوتا ہے۔" قرآن میں ہے کہ جناب یوسفؑ نے خواب میں دیکھا کہ گیارہ ستارے، سورج اور چاند انہیں سجدہ کر رہے ہیں۔ اس خواب کی تعبیر یہ نکلی کہ یوسفؑ کو ان کے گیارہ بھائیوں، والد اور والدہ نے سجدہ کیا۔ (سورۃ یوسف آیت: ۱۰۰)

نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے بہت سے خواب دیکھے اور پھر ان کی تعبیر بھی بیان فرمائی:

(۱) جناب عبداللہ بن عمرؓ سے روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا:

"میں ایک بار سویا ہوا تھا کہ دودھ کا پیالہ لایا گیا۔ میں نے اس سے پیا یہاں تک کہ میرے ناخن سے بھی اس کی سیرابی کا اثر ظاہر ہونے لگا۔ پھر میں نے وہ بچا ہوا دودھ عمر بن خطابؓ کو دے دیا۔ جو صحابہ کرامؓ آس پاس بیٹھے تھے ان میں سے کسی نے پوچھا: اے اللہ کے رسول صلی اللہ علیہ وسلم آپ اس کی کیا تعبیر کرتے ہیں؟ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: "علم"

۳۵

(۲) جناب ابو سعید الخدریؓ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا:

"میں ایک مرتبہ سویا ہوا تھا، میں نے (خواب میں) دیکھا کہ لوگ میرے سامنے پیش کئے جا رہے ہیں اور وہ قمیص پہنے ہوئے ہیں۔ ان میں سے بعض کی قمیص سینے تک اور بعض کی اس سے نیچے تک تھی۔ اور میرے سامنے عمر بن الخطابؓ گزرے اور ان کی قمیص (زمین پر) گھسٹ رہی تھی۔ صحابہ کرامؓ نے عرض کی کہ اللہ کے رسول صلی اللہ علیہ وسلم آپ اس

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

کی کیا تعبیر کرتے ہیں؟ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: "دین" ۳۵

(۳) جناب ابوہریرہؓ بیان کرتے ہیں کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو فرماتے ہوئے سنا: "میں ایک بار سویا ہوا تھا تو مجھے زمین کے خزانوں کی کنجیاں دی گئیں پس انھیں میرے ہاتھ میں رکھ دیا گیا۔ ۳۵ اور بعد میں اس کی تعبیر قیصر و قصری کے خزانوں کی شکل میں ظاہر ہوئی۔

(۴) جناب عبداللہ بن عمرؓ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: "میں نے ایک سیاہ عورت کو خواب میں دیکھا جس کے بال پریشان تھے وہ مدینہ سے نکلی یہاں تک کہ مھیعہ میں ٹھہری جسے جحفہ کہتے ہیں میں نے اس کی یہ تعبیر کی کہ مدینہ کی وباء اس علاقہ کی طرف منتقل کردی گئی ہے۔" ۳۵

(۵) جناب ابوموسیٰؓ کہتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: "میں نے خواب میں دیکھا کہ میں مکہ سے ایک ایسی زمین کی طرف ہجرت کررہا ہوں جس میں کھجوریں ہیں میرا خیال تھا کہ وہ مقام یمامہ یا ہجر ہے لیکن حقیقت میں وہ مدینہ نکلا جسے یثرب کہتے ہیں اور میں نے خواب میں دیکھا کہ میں تلوار کو حرکت دے رہا ہوں تو تلوار درمیان سے ٹوٹ گئی۔ اس کی تعبیر جنگ احد میں مسلمانوں کی اذیت و تکلیف کی صورت میں نکلی۔ پھر میں نے دوبارہ تلوار کو حرکت دی تو وہ پہلے سے بھی زیادہ درست اور عمدہ ہوگئی تو اس کی تعبیر فتح مکہ اور مسلمانوں کے اجتماع کی شکل میں نکلی۔" ۳۵

اس طرح کے اور بھی بہت سے خواب صحیح بخاری، صحیح مسلم اور مشکاۃ المصابیح کے کتاب الرؤیا میں موجود ہیں۔ اس وضاحت سے معلوم ہوا کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم اور جناب یوسفؑ نے خواب میں کچھ اور دیکھا لیکن اس کی تعبیر کچھ اور تھی۔ اور یہ کہ انبیاءؑ کا

۳۵۔ صحیح بخاری، صحیح مسلم، مشکاۃ المصابیح میں سے ہر ایک کی کتاب الرؤیا

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

مشاہدہ خواب اور بیداری میں ایک جیسا نہیں ہوتا۔ خواب بہرحال خواب ہوتا ہے اور مستقبل کے متعلق اطلاع کا ایک ذریعہ ہے۔ لیکن کیا کیا جائے کہ جب جاہل کسی قوم کے مذہبی رہنما بن جائیں اور قوم بھی ایسے ہی لوگوں کو اپنا مقتدا اور مفتی بنا لے تو پھر ان کی آخرت کیسے تباہ نہ ہوگی؟ کسی نے سچ کہا ہے:

اذا كان غراب دليل قوم سيهديهم الى سبيل الهالكين

اور پھر اس پر مستزاد یہ کہ موصوف ہر کسی کو فوراً جاہل کہہ دیتے ہیں خواہ وہ عظیم محدث ہی کیوں نہ ہو۔ اور اس کے اس طعنہ سے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی ذات تک بھی محفوظ نہ رہی (نعوذ باللہ من ذلک) معلوم ہوتا ہے کہ ہر موقع پر موصوف کو اپنے ہی چہرہ کی اصلی شکل آئینہ میں دکھائی دیتی ہے جسے دیکھتے ہی وہ بے ساختہ نعرہ جہالت "جاہل" بلند کر دیتے ہیں۔ حقیقت یہ ہے کہ یہ کتاب لکھ کر ہی موصوف نے جہاں اپنی آخرت تباہ و برباد کر ڈالی وہاں اپنی جہالت کا بھی زبردست ثبوت فراہم کر دیا ہے جبکہ موصوف یہ کتاب لکھ کر سمجھ رہے ہوں گے کہ وہ علامہ بن چکے ہیں: وہم یحسبون انہم یحسنون صنعا

لطیفہ: موصوف نے ایک عجیب بات لکھی ہے جس کا ذکر دلچسپی سے خالی نہ ہوگا، لکھتے ہیں:

كل من عليها فان

"زمین پر رہنے والی ہر مخلوق کو فنا ہو جانا ہے۔"

و يبقى وجه ربك ذو الجلال و الاكرام

"اور باقی رہنے والی ذات صرف تمہارا ذوالجلال اور عظمت والا رب ہے۔" (الرحمٰن: ۲۶-۲۷) اس کے حاشیہ میں لکھتے ہیں۔ "سوائے شیطان کے جو قیامت تک کے لئے زندہ رہے گا۔" (ص ۴۸) جب ہر چیز فنا ہو جائے گی تو شیطان لعین کیسے باقی رہے گا؟ قرآن کریم کی اس آیت نے کیا اللہ تعالیٰ کے سوا ہر ایک کے فنا ہونے کی خبر نہیں دی ہے؟

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

یہ ہے موصوف کا ایمان؟ آیت وہ پیش کی ہے جس میں ہر ایک کے فنا ہو جانے کا ذکر ہے سوائے اللہ تعالیٰ کی ذات کے۔ لیکن معلوم نہیں انہیں ابلیس لعین کا خیال کیسے آگیا جناب جبریلؑ کا خیال کیوں نہ آیا۔ لیکن جس کو جس سے تعلق ہوتا ہے وہی اس کے خیالوں میں بستا ہے ممکن ہے کہ موت کے وقت بھی موصوف کو اپنے اسی دوست کا خیال آئے (العیاذ باللہ)

(۹) موصوف نے قرآن کریم کی مختلف آیات کے ذریعے واضح کیا ہے کہ جہنمی موت طلب کریں گے لیکن انہیں موت نہیں آئے گی۔ اس سے ثابت ہوا "مردہ" کو عذاب کا احساس نہیں ہوتا۔

حقیقت یہ ہے کہ حساب و کتاب کے بعد موت کو ہمیشہ کے لئے ذبح کر دیا جائے گا پھر کسی کو موت نہیں آئے گی۔ لیکن قبر کے عذاب کا معاملہ جہنم کے عذاب سے مختلف ہے کیونکہ یہاں روح کو جہنم میں عذاب دیا جاتا ہے تو میت قبر میں عذاب سے دوچار رہتی ہے۔ اب رہی یہ بات کہ قبر کا عذاب ہمیں کیوں دکھائی نہیں دیتا؟ تو اس کا جواب یہ ہے کہ یہ غیب کا معاملہ ہے اور اللہ تعالیٰ کی اس میں بہت بڑی مصلحت ہے یہی وجہ ہے کہ قبر کا عذاب ہمیں نہیں دکھایا گیا۔ ہمیں صرف اس پر ایمان رکھنے کا حکم دیا گیا ہے۔ بہت سی چیزیں ایسی ہیں کہ ان کی اصل حقیقت تک ہماری رسائی نہیں ہے حالانکہ اللہ تعالیٰ نے ہمیں ان کے متعلق خبر دی ہے یہاں دو مثالیں بیان کی جاتی ہیں۔

ہر چیز اللہ کو سجدہ کرتی ہے

پہلی مثال: زمین اور آسمان کی ہر چیز اللہ تعالیٰ کو سجدہ کرتی ہے' اللہ تعالیٰ کا ارشاد ہے:

الم تر ان اللّٰه يسجد له من في السموت و من في الارض و الشمس و القمر و النجوم و الجبال و الشجر و الدواب و كثير من الناس و كثير حق عليه العذاب و من يهن اللّٰه فما له من مكرم ان اللّٰه يفعل ما يشاء ۱۳۶

۱۳۶۔ الحج:۱۸

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

"کیا تم دیکھتے نہیں ہو کہ اللہ کے آگے سجدہ کرتے ہیں وہ سب جو آسمانوں میں ہیں اور جو زمین میں ہیں' سورج اور چاند اور تارے اور پہاڑ اور درخت اور جانور اور بہت سے انسان اور بہت سے وہ لوگ بھی جو عذاب کے مستحق ہو چکے ہیں؟ اور جسے اللہ ذلیل و خوار کر دے اسے پھر کوئی عزت دینے والا نہیں ہے' اللہ کرتا ہے جو کچھ چاہتا ہے۔"

اس آیت سے ثابت ہوا کہ ہر چیز اللہ تعالیٰ کو سجدہ کرتی ہے۔ یہاں تک کہ سورج' چاند' ستارے' پہاڑ' درخت' چوپائے' انسان وغیرہ سب ہی اللہ کو سجدہ کرتے ہیں۔ لیکن انسان کے علاوہ کوئی مخلوق ہمیں سجدہ کرتی دکھائی نہیں دیتی۔ جیسے موصوف اور ان کے استاذ کو قبرستان میں ایک جانور بھی بدکتا نظر نہیں آتا اور اس طرح موصوف اور ان کے استاذ نے احادیث صحیحہ کا انکار کر دیا ہے لیکن اب وہ قرآن کریم کی ان آیات کا کیا کریں گے کہ جس میں بتایا گیا ہے کہ جانور بھی اللہ کو سجدہ کرتے ہیں۔ کیا موصوف انہی الفاظ میں یہ کہنا پسند کریں گے کہ ہزاروں جانور آج بھی چلتے پھرتے دکھائی دیتے ہیں لیکن ان میں ایک بھی سجدہ ریز نظر نہیں آتا؟

چلیئے اور چیزوں کو چھوڑیئے اتنا ہی بتا دیجئے کہ پہاڑ کیسے سجدہ کرتا ہوگا؟ حقیقت یہ ہے کہ یہ تمام باتیں ہماری عقل و حواس سے بالاتر ہیں اور ہم ان باتوں کو سمجھ نہیں سکتے لیکن ہمیں تو یہی حکم ہے کہ:

سمعنا و اطعنا غفرانک ربنا و الیک المصیر

ہر چیز اللہ تعالیٰ کی تسبیح بیان کرتی ہے

دوسری مثال: ہر چیز اللہ تعالیٰ کی تسبیح بیان کرتی ہے۔

اللہ تعالیٰ کا ارشاد ہے:

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

تسبح له السموت السبع و الارض و من فيهن و ان من شيء الا يسبح بحمده و لكن لا تفقهون تسبيحهم انه كان حليما غفورا ۱۳۷

"اس کی پاکی تو ساتوں آسمان اور زمین اور وہ ساری چیزیں بیان کر رہی ہیں جو آسمان و زمین میں ہیں۔ کوئی چیز ایسی نہیں جو اس کی حمد کے ساتھ اس کی تسبیح نہ کر رہی ہو، مگر تم ان کی تسبیح سمجھتے نہیں، حقیقت یہ ہے کہ وہ بڑا ہی بردبار اور درگزر کرنے والا ہے۔"

اس آیت سے واضح ہوا کہ ہر چیز اللہ تعالیٰ کی تسبیح بیان کرتی ہے لیکن انسان ان کی تسبیح کے بیان کرنے کو نہیں سمجھتا کیونکہ یہ چیز اس کی عقل و حواس سے بالاتر ہے۔ اب سوچنے کی بات ہے کہ جب بے جان چیزیں بھی ایک عمل کرتی ہیں لیکن ان کے اس عمل کو انسان کے حواس محسوس نہیں کرتے۔ اسی طرح اگر میت عذاب کو محسوس کرے اور عذاب قبر کی ساری احادیث بھی میت ہی سے متعلق ہیں اور صادق و مصدوق جناب محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ان احادیث کو بیان کریں تو آخر انہیں ماننے سے کون سی چیز مانع ہے۔ کہیں ایسا تو نہیں ہے کہ توحیدی ہونے کے غرے میں نفس و شیطان کی بندگی شروع کر دی گئی ہو اور اس شرک کا احساس تک نہ رہا ہو اور قیامت کے دن نفس و شیطان کا یہ پجاری مشرکوں کی صف میں کھڑا نظر آئے۔

حقیقت یہ ہے کہ انانیت انسان کو کہاں سے کہاں پہنچا دیتی ہے کہ پھر ایسا شخص ابلیس لعین کی طرح قرآن و حدیث کو جھٹلانے سے بھی نہیں شرماتا

عذاب قبر کے اثبات کی ایک زبردست دلیل

(۱۰) موصوف نے عذاب قبر کے انکار کے لئے اس آیت کو بھی دلیل بنایا ہے:

كم لبثتم في الارض عدد سنين

۱۳۷۔ بنی اسرائیل:۴۴

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

کہ کتنے سال تم زمین میں رہے ہو" تو یہ جواب دیں گے۔

لبثنا یوما او بعض یوم

"ہم صرف ایک دن یا دن کا کچھ حصہ (زمین میں) رہے ہیں" (المومنون ۱۱۲، ۱۱۳) اور پھر لکھتے ہیں: "یہ آیت صاف بتا رہی ہے کہ "فی الارض" یعنی دنیا اور قبر میں کتنا عرصہ رہے تھے اب اگر مرنے کے بعد اس مردے کو دوبارہ اسی قبر میں زندگی ملتی اور قیامت کے لئے اسی بدن کو عذاب ہوتا تو قبر سے اٹھنے کے بعد یہ مجرم اس بے خبری سے نہ کہتا کہ میں زمین میں کچھ ہی دیر کے لئے رہا ہوں اور نہ یہ کہتا کہ

من بعثنا من مرقدنا

"ہمیں ہماری خوابگاہوں سے کس نے اٹھایا ہے؟" (ص ۵۳، ۵۴)

کہتے ہیں "کفر ٹوٹا خدا خدا کرکے" موصوف نے آخر کار قبر میں رہنا تو تسلیم کر ہی لیا ہے اب ظاہر ہے کہ قیامت کے دن زندہ انسان ہی سے یہ سوال ہوگا۔ اور موصوف کے نزدیک تو مردہ معدوم شے کا نام ہے۔ بے جان چیز کا کہیں رہنا اور نہ رہنا برابر ہے جب مردہ کو عذاب ہی نہیں تو مردہ کا کہیں رہنا کیا معنیٰ رکھتا ہے معلوم ہوا کہ مردہ میں کوئی احساس تھا وہ عذاب و ثواب کو محسوس کرتا رہا تھا۔ اسی لئے اس سے اس طرح کا سوال بھی کیا گیا ہے۔ اور اہل ایمان کو معلوم ہوگا کہ وہ کتنا عرصہ زمین میں رہے ہیں، اور اس کی دلیل یہ آیت ہے:

و یوم تقوم الساعة یقسم المجرمون ما لبثوا غیر ساعة كذلك كانوا یؤفكون ۝ و قال الذین اوتوا العلم و الایمان لقد لبثتم فی كتاب الله الی الیوم البعث فهذا یوم البعث و لكنكم كنتم لا تعلمون ۱۳۸

۱۳۸۔ الروم: ۵۵، ۵۶

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

"اور جس روز قیامت قائم ہو جائے گی تو مجرم لوگ قسمیں کھا کھا کر کہیں گے کہ ہم ایک گھڑی بھر سے زیادہ نہیں رہے ہیں۔ اسی طرح وہ دنیا میں بھی دھوکے کھاتے رہتے تھے اور جن لوگوں کو علم اور ایمان دیا گیا تھا وہ کہیں گے کہ کتاب اللہ کی رو سے تو تم (دنیا اور قبر میں) یوم البعث تک پڑے رہے ہو اور یہ وہی یوم البعث ہے مگر تم جانتے نہ تھے۔"

اور یہ بات کہ مجرم کہیں گے کہ ہم ایک دن یا دن کا کچھ حصہ رہے ہیں یا یہ کہیں کہ ہماری خواب گاہوں سے کس نے ہمیں اٹھا دیا؟ تو دراصل قیامت کے دن کہ جس کا وہ انکار کرتے رہے تھے، اس دن کا آنا ان کے لئے بے انتہا تعجب کا باعث بنے گا، اسی لئے آگے کہا گیا ہے:

هذا ما وعد الرحمن وصدق المرسلون

"یہ وہی دن ہے جس کا وعدہ الرحمٰن نے کیا تھا۔ اور رسولوں نے (دنیا میں) سچ کہا تھا۔"

پھر اس دن کی ہولناکیاں دیکھ کر وہ عذاب قبر کو بھی فراموش کر دیں گے اور اب انہیں آئندہ کی فکر لگ جائے گی کہ اب ہمارا کیا بنے گا اور گزرا ہوا وقت انہیں بہت ہی کم دکھائی دے گا۔ کیونکہ قیامت کا ایک ہی دن پچاس ہزار سال کے برابر ہوگا۔ پھر موصوف بھی تو یہ مانتے ہیں کہ روح کو ثواب و عذاب کا احساس ہوتا ہے بلکہ اصل عذاب و ثواب روح ہی کو ہوتا ہے اور مجرم یہ باتیں روح کے جسم میں داخل ہونے کے بعد کریں گے۔ لہٰذا اب جو جواب موصوف کا ہوگا وہی جواب ہمارا بھی ہے۔ دراصل جسم انسانی میں اصل اہمیت تو روح ہی کی ہے۔ تو یہاں یہ جواب جو انسان دے گا تو دراصل یہ روح ہی کی طرف سے ہوگا اور روح اس موقع پر جسم کی نمائندگی کرے گی۔

پس ثابت ہو گیا کہ یہ انسان مرنے کے بعد بھی زمین ہی میں رہے گا۔ یہی زمین اس کی قبر بنے گی اور برزخی قبر بالکل ہی فرضی ہے کیونکہ اس کا کہیں کوئی وجود اور ثبوت نہیں۔

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

"اللہ تعالیٰ نے سچ فرمایا ہے:

!"کیا ہم نے زمین کو سمیٹ کر رکھنے والی نہیں بنایا' زندوں کے لئے بھی اور مردوں کے لئے بھی۔" (المرسلات:۲۵-۲۶)

سرخ چیونٹیوں کی امثال

(۱) موصوف لکھتے ہیں: "اس برزخی کیفیت کو سمجھنے کے لئے بہترین مثال قرآن میں موجود ہے۔ اللہ تعالیٰ نے آدمؑ کی تمام اولاد کو سرخ چیونٹیوں کی شکل میں پیدا کر کے ان سے گواہی لی۔" (ص ۵۴)

پورے قرآن کریم میں "سرخ چیونٹیوں کی شکل" کا کہیں ذکر نہیں ہے۔ یہ موصوف کی قرآن کریم پر افتراء پردازی اور جھوٹ ہے۔ نبی صلی اللہ علیہ وسلم پر جھوٹ بولنے والے اپنا ٹھکانہ جہنم میں بنا چکے۔ اب قرآن کریم پر جھوٹ بولنے والوں کا کیا انجام ہو گا' اس کا کچھ بیان تو پیچھے گذر چکا ہے اور ایک آیت یہاں بھی ملاحظہ فرمائیں:

و من اظلم ممن افتری علی اللہ کذبا او کذب بآیاتہ انہ لایفلح الظلمون

"اور اس شخص سے بڑھ کر ظالم کون ہو گا جو اللہ پر جھوٹا بہتان لگائے' یا اللہ کی آیتوں کو جھٹلائے؟ یقیناً ایسے ظالم کبھی فلاح نہیں پا سکتے۔" (الانعام:۲۱)

معلوم ہوتا ہے کہ موصوف نے ان آیات کا مطالعہ کرتے ہوئے کہیں سرخ چیونٹیوں کا ذکر پڑھا اور جھٹ سے اسے قرآن میں شامل کر دیا۔ آیئے ہم آپ کو بتائیں کہ سرخ چیونٹیوں کا ذکر کہاں آیا ہے۔ یہ ذکر حدیث میں ہے لیکن اس طرح سے نہیں ہے جیسا کہ موصوف نے اس کا ذکر کیا ہے' بلکہ یہ ذکر مثال کے طور پر آیا ہے:

جناب عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما روایت کرتے ہیں کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا:

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

اخذ الله الميثاق من ظهر آدم بنعمان يعني عرفة فاخرج من صلبه كل ذرية ذراها فنثرهم بين يديه كالذ رثم كلمهم قبلا قال الست بربكم ....

۱۳۹
۱۳۹ اللہ تعالیٰ نے آدمؑ کی اس اولاد سے جو ان کی پشت سے نکلی تھی نعمان یعنی عرفہ میں میثاق لیا۔ چنانچہ اللہ تعالیٰ نے آدمؑ کی پشت سے تمام اولاد آدم کو نکالا اور انھیں آدم علیہ السلام کے سامنے اس طرح پھیلا دیا گویا کہ وہ سرخ چیونٹیاں ہیں۔ پھر اللہ تعالیٰ نے ان سے گفتگو فرمائی اور فرمایا کیا میں تمہارا رب نہیں ہوں.... (آگے سورۃ الاعراف کی آیات ۱۷۲اور ۱۷۳ ہیں)

اس حدیث سے ثابت ہوا کہ اولاد آدم کو آدمؑ کے سامنے اس طرح پھیلا دیا گیا کالذر گویا کہ وہ سرخ چیونٹیاں ہیں۔ اور دوسری حدیث میں یہ الفاظ ہیں کانھم الذر گویا کہ وہ سرخ چیونٹیاں ہیں ۱۴۰۔ یہاں اولاد آدم کو چیونٹیوں سے صرف تشبیہ دی گئی ہے نہ کہ انھیں حقیقتاً چیونٹیاں کہا گیا ہے۔ اگر موصوف کے سامنے کسی کو بہادری و دلیری کی وجہ سے شیر کہہ دیا جائے تو شاید موصوف پوچھنے لگ جائیں کہ اس کی دم کہاں ہے؟ واقعی اللہ تعالیٰ نے سچ فرمایا ہے:

فمال ھولاء القوم لا یکادون یفقھون حدیثا چیونٹیوں والی یہ حدیث بھی امام احمد بن حنبلؒ کی روایت کردہ ہے اور موصوف اور ان کے استاذ ہر جگہ امام احمد بن حنبلؒ ہی کے محتاج نظر آتے ہیں۔ تعویذ گنڈہ وغیرہ کی روایتیں بھی انھیں مسند احمد کے علاوہ کہیں سے نہیں ملتیں۔ اور پھر انھیں اس وقت شہعیت اور کفر کوئی چیز امام احمد بن حنبلؒ میں دکھائی نہیں دیتی؟

۱۳۹۔ مسند احمد (۱۔۲۷۲) و قال الھیثمی: رواہ احمد و رجالہ رجال الصحیح (۷۔۱۸۸) مشکاۃ المصابیح باب الایمان القدر۔ ۱۴۰۔ مسند احمد (۶۔۴۴۱)' مشکاۃ ایضاً اس حدیث کے رواۃ بھی ثقہ ہیں

www.KitaboSunnat.com

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

برزخ یا آخرت

(۴) موصوف لکھتے ہیں "اسی لئے قرآن و حدیث میں اس کو برزخ کہا گیا ہے۔" (ص ۵۵)

مرنے کے بعد سے قیامت تک کا جو وقفہ ہے اسے بعض لوگوں نے "عالم برزخ" کا نام دیا ہے۔ اسی لئے اسے برزخی زندگی بھی کہہ دیا جاتا ہے۔ قرآن کریم میں ارشاد ہے:

و من ورائهم برزخ الى يوم يبعثون ۱٤۱

"اب ان سب (مرنے والوں) کے پیچھے ایک برزخ (پردہ) حائل ہے قیامت کے واقع ہونے تک۔"

مرنے کے بعد انسان کا اس دنیا میں واپس آنا ممکن نہیں ہے کیونکہ اب اس کے اور دنیا کے درمیان ایک پردہ یعنی برزخ حائل ہو چکی ہے۔ اور قرآن کریم کی یہ آیت اسی سیاق میں بیان ہوئی ہے قرآن کریم میں برزخ کا لفظ تین مقامات پر استعمال ہوا ہے ایک جگہ یہی ہے اور دو جگہ دو دریاؤں کے ملنے کی جگہ کے لئے۔

مرج البحرين يلتقين * بينهما برزخ لايبغين ۱٤۲

"دو سمندروں کو اس نے چھوڑ دیا کہ باہم مل جائیں' پھر بھی ان کے درمیان ایک پردہ حائل ہے جس سے وہ تجاوز نہیں کرتے۔"

و جعل بينهما برزخا و حجرا محجورا ۱٤۳

"اور دونوں کے درمیان ایک پردہ (برزخ) حائل ہے ایک رکاوٹ ہے جو انہیں گڈمڈ ہونے سے روکے ہوئے ہے۔"

قرآن و حدیث سے معلوم ہوتا ہے کہ مرنے کے بعد سے لیکر قیامت تک کے وقفہ کے

۱۴۱۔ المومنون: ۱۰۰
۱۴۲۔ الرحمٰن: ۱۹، ۲۰
۱۴۳۔ الفرقان: ۵۳

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

لئے "آخرۃ" یعنی آخرت کا لفظ استعمال ہوا ہے جیسا کہ سورۃ ابراہیم آیت نمبر ۲۷ میں اس کا ذکر ہے۔ اور بخاری و مسلم کی ایک حدیث میں خیر بین الدنیا و الاخرہ یعنی ہر نبی کو دنیا اور آخرت کے درمیان اختیار دے دیا جاتا ہے۔"۱۴۴

صحیح بخاری کی ایک حدیث میں عائشہ صدیقہؓ بیان کرتی ہیں:

فجمع الله بين ريقي و ريقه في آخر يوم من الدنيا و اول يوم من الاخرة ١٤٥ .

"پس اللہ تعالیٰ نے میرے اور نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے لعاب کو دنیا کے آخری دن اور آخرت کے پہلے دن جمع فرما دیا۔"

اسی طرح قبر کو آخرت کی پہلی منزل قرار دیا گیا ہے۔ (ترمذی)۱۴۶

ظاہر بات ہے کہ "برزخ" کا لفظ اس آیت میں نام کے طور پر استعمال نہیں ہوا اور نہ ہی قرآن و حدیث میں کہیں یہ لفظ نام کے طور پر استعمال ہوا ہے موصوف نے جس جزم کے ساتھ یہ دعوی کیا ہے تو ان کے ذمہ لازم تھا کہ وہ اس کے دلائل پیش کرتے اور جب اس سلسلہ میں دلائل ہی نہیں ہیں تو موصوف کہاں سے انہیں نقل کرتے۔ یہ حقیقت ہے کہ قیامت کے دن تمام انسان زمین والی قبر سے اٹھیں گے اور کوئی ایک شخص بھی برزخی قبر سے نہیں اٹھے گا۔ لیکن حیرت اس بات پر ہے کہ موصوف نے "برزخی جسم" کا لفظ بھی استعمال کیا ہے جو کسی اسلامی کتاب میں شاید پہلا لفظ ہے۔ بہرحال یہ مالیخولیا کی بیماری ہے اور جسے بھی لگ جائے تو مشکل سے اس کی جان چھوڑتی ہے۔ جیسا کہ جماعت المسلمین کے امیر نے مسلم نام کو ہر چیز کے ساتھ استعمال کرنا شروع کر دیا ہے جیسے مسجد المسلمین، کتاب المسلمین وغیرہ ممکن ہے کہ جماعت المسلمین مسعود احمد صاحب کے بعد جب مزید غلو کا شکار ہو گی تو پھر

۱۴۴۔ مشکاۃ المصابیح (ص ۴۸۰) طبع بیروت

۱۴۵۔ کتاب المغازی باب مرض النبی صلی اللہ علیہ وسلم ووفاتہ

۱۴۶۔ تفصیل الدین الخالص دوسری قسط ص ۲۱۵، ۲۱۶ میں

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

ہر چیز کے ساتھ وہ مسلمین کا لفظ چسپاں کر دے گی مثلاً مدرسۃ المسلمین، دکان المسلمین، شارع المسلمین وغیرہ بہر حال اللہ تعالیٰ ہم سب کو دین میں غلو سے بچائے۔

(۱۳) "کاتب وحی جو مرتد ہو گیا تھا اس کو جب بھی دفن کیا گیا تو اس کی لاش کو زمین نے باہر نکال پھینکا" موصوف نے اس واقعہ سے بھی عذاب قبر کے نہ ہونے کی دلیل فراہم کی ہے حالانکہ اس نصرانی کا واقعہ ہو یا فرعون کا معاملہ یہ تمام استثنائی حالتیں ہیں جو دلیل نہیں بن سکتیں۔ ہم پہلے بھی لکھ چکے ہیں:

"موصوف کو معلوم ہونا چاہئے کہ کسی بات کا ثبوت عام قانون سے اخذ کیا جاتا ہے' استثناء کو قانون نہیں مانا جاتا جس طرح کہ معجزہ کو دلیل نہیں بنایا جا سکتا بلکہ محکمات سے دلیل فراہم کی جاتی ہے بالکل اسی طرح استثنائی صورتیں دلیل نہیں بن سکتیں۔" ۱۴۷

موصوف بھی لکھتے ہیں: "مندرجہ بالا خاص واقعات (معجزات) کو دلیل کے طور پر پیش کرنے والے یا تو نرے جاہل ہیں یا فریب کار' کیونکہ معجزات عام قانون سے مستثنیٰ ہوتے ہیں۔" (ص ۷۵) اس واقعہ کے ظہور سے پہلے نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے خبر دی تھی کہ زمین اسے قبول نہیں کرے گی۔ معلوم ہوا کہ یہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم کا معجزہ تھا۔ اور اس طرح موصوف خود اپنے ہی فتوے کی رو سے جاہل بھی ہیں اور فریب کار بھی۔

(۱۴) صحیح بخاری کی حدیث ہے۔ نبی صلی اللہ علیہ وسلم ارشاد فرماتے ہیں:

"جب میت" کھاٹ پر رکھی جاتی ہے اور مرد اسے اپنی گردنوں پر اٹھا لیتے ہیں تو اگر وہ نیک ہوتی ہے تو وہ کہتی ہے مجھ کو آگے لے چلو اور اگر نیک نہیں ہوتی تو اپنے گھر والوں سے کہتی ہے ہائے افسوس مجھے کہاں لے جا رہے ہو؟ اس کے (چیخنے چلانے کی) آواز ہر چیز سنتی ہے سوائے انسان کے اور اگر وہ سن لیتا تو بے ہوش ہو جاتا۔"

۱۴۷۔ الدین الخالص (۲۔۲۴۹)

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

یہ حدیث اپنے مدعا پر بالکل واضح ہے اور امام بخاری رحمہ اللہ نے اس حدیث پر ابواب قائم کر کے ان کے مفہوم کو مزید واضح کیا ہے۔ امام بخاریؒ ایک مقام پر باب قائم کرتے ہیں: باب قول المیت وھو علی الجنازۃ: قدمونی یعنی "میت کا یہ کہنا جب کہ وہ ابھی جنازہ ہی پر ہوتی ہے کہ مجھے جلد آگے لے چلو۔" دوسرے مقام پر ان الفاظ میں باب قائم کرتے ہیں: باب کلام المیت علی الجنازہ "یعنی میت کا کلام جنازہ پر"۔ اس حدیث کا موصوف نے جس عجیب طریقہ سے انکار کیا ہے اور جو فلسفہ اس پر بیان کیا ہے' شاید قادیانی علم کلام بھی انگشت بدنداں رہ جائے۔ ایک مقام پر لکھتے ہیں: "حیرت تو اس بات پر ہوتی ہے کہ توحید کے بڑے بڑے علمبردار بھی اس نکتے کو نظر انداز کر جاتے ہیں یا سمجھ نہیں پاتے' مردے کے بارے میں یہی تصور تو قبر پرستی کی دیومالا کی بنیاد اور سہارا ہے۔" (ص ۷۸) موصوف اس حدیث کا صاف طور پر انکار کر دیتے تو الگ بات تھی لیکن اس حدیث پر اس نے جن غلط خیالات کا اظہار کیا ہے کوئی ایمان والا بہرحال ایسے خیالات کا اظہار نہیں کر سکتا۔ موصوف نے براہ راست نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی ذات پر حملہ کیا ہے اور بتانا یہ چاہتے ہیں کہ خود نبی صلی اللہ علیہ وسلم ہی قبر پرستی کی بنیاد رکھ گئے ہیں کیونکہ اس حدیث میں جو تصور دیا گیا ہے "وہ قبر پرستی کی دیومالا کی بنیاد اور سہارا ہے۔" (نعوذ باللہ من ہذہ الخرافات)۔ موصوف کی توحید گویا انبیاءؑ سے بلند اور اونچی ہے۔" اور وہ ایسی توحید کو مانتے ہیں کہ جس سے احادیث صحیحہ کی نفی ہوتی ہے۔

موصوف نے اس سلسلہ میں ادب کا سہارا بھی لیا ہے اور بتایا ہے کہ قرآن کی بعض آیات اور بعض احادیث ایسی ہیں کہ جن کا بظاہر کچھ مطلب ہوتا ہے اور اندرونی طور پر کچھ لیکن موصوف کو معلوم ہونا چاہئے کہ قرآن و حدیث کا کوئی ادب ایسا نہیں کہ جسے سمجھایا نہ گیا ہو ایسا کبھی نہیں ہوا کہ قرآن و حدیث کے ادب کو سمجھانے کے لئے موصوف اور ان

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

کے استاذ کو مبعوث کیا گیا ہو۔ اسی ادب اور لغت کا سہارا لے کر مسٹر پرویز اور دوسرے منکرین حدیث نے احادیث کا صاف انکار کردیا ہے اور قرآن کریم کی آیات کے بھی وہ وہ مطالب بیان کئے ہیں کہ الامان والحفیظ۔ بہرحال اللہ تعالیٰ ایسی الٹی کھوپڑی کسی کو نہ دے کہ جو موصوف کو نصیب ہوئی ہے۔ پھر موصوف نے اس حدیث کا کوئی ادب واضح نہیں کیا البتہ یہ ادب ضرور دکھایا ہے کہ یسمع صوتھا کل شئی الا الانسان کا ترجمہ "اس کی آواز ہر چیز سنتی ہے سوائے انسان کے" نقل نہیں کیا۔ اگر اسی خیانت کا نام ادب ہے تو اللہ تعالیٰ موصوف ہی کو یہ ادب نصیب فرمائے۔

ادب یا انکار حدیث

(۱۵) موصوف نے ایک ادب اس طرح نقل کیا ہے:

صم بکم عمی فھم لا یرجعون

یہ بہرے ہیں گونگے ہیں' اندھے ہیں کبھی رجوع کرنے والے نہیں" (البقرہ:۱۸) پھر لکھتے ہیں: "اب اگر قرآن کا کوئی قاری اس آیت کو پڑھنے کے بعد ہر منافق اور کافر کو دنیوی طور پر بہرہ گونگا اور اندھا سمجھے تو یہ اس کی نادانی ہے۔" (ص ۸۰) شاید کوئی موصوف کی طرح اتنا جاہل نہیں ہوگا کہ وہ اس آیت کا یہ مطلب سمجھے گا۔ اسی طرح آگے لکھتے ہیں:

سورۃ بنی اسرائیل میں فرمایا گیا:

ومن کان فی ھذہ اعمی فھو فی الاخرۃ اعمی واضل سبیلا

"اور جو شخص اس (دنیا) میں اندھا ہو وہ آخرت میں بھی اندھا ہوگا اور (نجات کے) رستے سے بہت دور۔" (آیت نمبر۷۲)" اس کے بعد لکھتے ہیں: "اگر اس آیت کے ظاہری معنی لئے جائیں تو پھر صحابہ کرامؓ میں بھی نابینا تھے' ان کے بارے میں بھی یہ ماننا پڑے گا لیکن اس کے ہرگز یہ معنی نہیں۔

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

ادبی انداز میں کافروں کو ڈرایا گیا ہے۔ کہ اللہ کی اس نعمت بصارت کی دنیا میں ناقدری کا انجام آخرت میں یہ بھی ہو سکتا ہے۔" (ص ۸۱) معلوم نہیں کہ موصوف کیوں قرآن کریم کی آیات کی تفسیر بالرائے کرنے پر تلے ہوئے ہیں۔ حدیث میں ہے کہ "جس نے قرآن میں بغیر علم کے کچھ کہا وہ اپنا ٹھکانا جہنم میں بنا لے" ۱۴۸ دوسری حدیث میں ہے "جس شخص نے اپنی رائے سے قرآن میں کچھ کہا وہ اپنا ٹھکانا جہنم میں تلاش کرے۔" ۱۴۹ ان آیات کی وضاحت خود قرآن کریم ہی میں موجود ہے۔ چنانچہ قرآن کریم کے چند مقامات ملاحظہ فرمائیں:

و لقد ذرأنا لجهنم كثيرا من الجن و الانس لهم قلوب لا يفقهون بها و لهم اعين لا يبصرون بها و لهم آذان لا يسمعون بها اولئك كالأنعام بل هم اضل اولئك هم الغفلون ۱۵۰

"اور یہ حقیقت ہے کہ بہت سے جن اور انسان ایسے ہیں جن کو ہم نے جہنم ہی کے لئے پیدا کیا ہے۔ ان کے پاس دل ہیں مگر وہ ان سے سوچتے نہیں ان کے پاس آنکھیں ہیں مگر وہ ان سے دیکھتے نہیں۔ ان کے پاس کان ہیں مگر وہ ان سے سنتے نہیں۔ وہ جانوروں کی طرح ہیں بلکہ ان سے بھی زیادہ گئے گزرے۔ یہ وہ لوگ ہیں جو غفلت میں ہیں۔"

أ فلم يسيروا فى الارض فتكون لهم قلوب يعقلون بها او آذان يسمعون بها فا نها لا تعمى الابصار و لكن تعمى القلوب التى فى الصدور ۱۵۱

"کیا یہ لوگ زمین میں چلتے پھرتے نہیں ہیں کہ ان کے دل سمجھنے والے اور ان کے کان سننے

۱۴۸۔ سنن الترمذی ابواب تفسیر القرآن عن رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم باب ماجاء فی الذی یفسر القرآن برایہ و قال الترمذی: ہذا حدیث حسن صحیح

۱۴۹۔ سنن الترمذی ایضاً و قال الترمذی ہذا حدیث حسن

۱۵۰۔ الاعراف:۱۷۹ ۱۵۱۔ الحج:۴۶

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

والے ہوتے؟ حقیقت یہ ہے کہ آنکھیں اندھی نہیں ہوتیں مگر وہ دل اندھے ہو جاتے ہیں جو سینوں میں ہیں۔"

و ما انت بھدی العمی عن ضللتھم ان تسمع الا من یومن بآیتنا فھم مسلمون ۱۵۲

"اور نہ اندھوں کو راستہ بتا کر تم بھٹکنے سے بچا سکتے ہو۔ تم تو اپنی بات انہی لوگوں کو سنا سکتے ہو جو ہماری آیات پر ایمان لاتے ہیں اور پھر فرمان بردار (مسلم) بن جاتے ہیں۔"

و من یھد اللّٰہ فھو المھتد و من یضلل فلن تجد لھم اولیاء من دونہ و نحشرھم یوم القیمۃ علی وجوھھم عمیا و بکما و صما ماواھم جھنم ۱۵۳

"جس کو اللہ ہدایت دے وہی ہدایت پانے والا ہے اور جسے وہ گمراہی میں ڈال دے تو اس کے سوا ایسے لوگوں کے لئے تو کوئی حامی و ناصر نہیں پا سکتا۔ ان لوگوں کو ہم قیامت کے روز اوندھے منہ کھینچ لائیں گے۔ اندھے گونگے اور بہرے۔ ان کا ٹھکانا جہنم ہے۔"

معلوم ہوا کہ یہ لوگ حقیقتاً اندھے' بہرے اور گونگے نہیں ہیں لیکن حق کو دیکھنے اور سمجھنے کے لئے ان کی آنکھیں اندھی ہیں یہاں تک کہ ضد' تعصب و ہٹ دھرمی اور اندھا دھند مخالفت نے ان کی آنکھوں پر پردے ڈال دیئے ہیں جس کی وجہ سے ان کو حق دکھائی و سجھائی نہیں دیتا۔ اسی طرح حق کو سننے کے لئے ان کے کان بہرے ہو چکے ہیں اور یہ حق کو سن کر ضد و تعصب کی وجہ سے اسے ماننے کے لئے تیار نہیں ہوتے: لایسمع الا دعاء و نداء۔ اور نہ ہی حق کی تائید میں ان کی زبان حرکت کرتی ہے بلکہ یہ حق کی مخالفت میں سب سے آگے آگے ہیں۔ اور حق کو نیچا دکھانے کے درپے ہیں۔ جس طرح کہ موصوف کی بھی اب یہی کیفیت ہو چکی ہے۔

۱۵۲۔ النمل: ۸۱ ۱۵۳۔ بنی اسرائیل: ۹۷

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

(۴) ایک حدیث میں ہے:

اذا اشتد الحر فابردوا بالصلاۃ فان شدۃ الحر من فیح جھنم ١٥٤

"جب سخت گرمی ہو تو نماز (ظہر) کو ٹھنڈا کر کے پڑھو اس لئے کہ گرمی کی شدت جہنم کے بھاپ (سانس) کی وجہ سے ہوتی ہے۔"

موصوف نے اس حدیث کو بھی نقل کر کے خواہ مخواہ اس پر خامہ فرسائی کی ہے۔ لکھتے ہیں "اس حدیث میں ان لوگوں کے لئے ڈراوا ہے جو گرم ملکوں میں رہتے ہیں۔" موصوف نے اس حدیث کو گرم ممالک کے لوگوں کے لئے اپنی طرف سے خاص کر دیا ہے۔ اب معلوم نہیں سرد ممالک کے لوگوں کے لئے موصوف کیا نکتہ بیان کریں گے؟

موصوف نے حدیث

الجنۃ تحت اقدام الامھات

"جنت ماں کے قدموں کے نیچے ہے۔" اور

الجنۃ تحت ظلال السیوف

"جنت تلواروں کے سائے کے نیچے ہے۔" نقل کر کے بھی ادب سمجھانے کی کوشش کی ہے حالانکہ ایک مبتدی طالب علم بھی جانتا ہے کہ "جنت ماں کے قدموں تلے ہے۔" کا مطلب یہ ہے کہ ماں کی خدمت سے جنت ملے گی۔ "اور جنت تلواروں کے سائے تلے ہے۔" کا مطلب جو جہاد کرے گا اسے جنت ملے گی جیسا کہ دوسری احادیث میں واضح ہے کہ جس نے فواق ناقہ کی مقدار کے برابر بھی جہاد کیا اس کے لئے جنت واجب ہو جائے گی۔ ١٥٥ اونٹنی کا دودھ دھوتے وقت اونٹنی دودھ اوپر چڑھا لیتی ہے تو اس کے تھنوں کو چھوڑ دیا جاتا

۱۵۵۔ سنن الترمذی مشکاۃ المصابیح کتاب الجہاد

۱۵۴۔ صحیح بخاری

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

ہے تو وہ دوبارہ دودھ اتار دیتی ہے اس وقفہ کو فواق ناقہ کہتے ہیں۔

(۱۸) موصوف ایک حدیث نقل کرتے ہیں جنت تمہاری جوتی کے تسمے سے زیادہ قریب ہے اور اسی طرح دوزخ بھی" لیکن اس حدیث پر ایمان رکھنے کے بجائے الٹا اس حدیث پر اعتراض کرتے ہوئے لکھتے ہیں:

"اب اگر اس حدیث کے کوئی ظاہری معنی لیتا ہے تو پھر جنت اور دوزخ گویا اسی زمین کے اندر موجود ہیں جس پر انسان چلتا پھرتا ہے لیکن حدیث کی روشنی میں ایسا عقیدہ رکھنا درست نہیں ہے بلکہ جہالت پر مبنی تصور ہوگا۔" (ص ۸۵) موصوف سے سوال ہے کہ وہ اس حدیث کا بھی کوئی ادبی پہلو تحریر کردیں تاکہ لوگوں کی معلومات میں اضافہ ہوجائے' حدیث یہ ہے۔

ما بين بيتي و منبري روضة من رياض الجنة

"میرے گھر اور میرے منبر کے درمیان (والا حصہ) جنت کے باغوں میں سے ایک باغ ہے۔

۱۵۶

ڈاکٹر موصوف تو یہی کہتے رہے ہیں کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم جنت میں زندہ ہیں۔ لیکن اللہ کے نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے بتادیا کہ جنت بھی زیادہ دور نہیں بلکہ قبر کے ساتھ ہی موجود ہے اور قبر اور منبر کے درمیان کا پورا حصہ بھی جنت کے باغوں میں سے ایک باغ ہے۔ اب موصوف اپنے ادب کو بروئے کار لاتے ہوئے فوراً اس حدیث کا انکار کردیں ورنہ ان کی ساری توحید رائیگاں چلی جائے گی۔

(۱۹) "جس شخص کے نیک ہونے کی دو مومن گواہی دیں تو اس پر جنت واجب ہوجاتی ہے" (ص ۸۷) اس حدیث کے سیاق و سباق اور شان ورود سے واضح طور پر معلوم ہوجاتا ہے اس حدیث کا کیا مفہوم ہے لیکن موصوف لکھتے ہیں: "اس میں مسلمانوں کے لئے یہ تعلیم

۱۵۶۔ صحیح بخاری ابواب تقصیر الصلوۃ باب فضل ما بین القبر والمنبر و صحیح مسلم وغیرہ

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

کہ وہ اپنی قوم آبادی اور علاقوں میں اس طرح زندگی بسر کریں کہ وہاں کے لوگ ان سے پریشان و بیزار نہ ہوں ان کا کردار اعلیٰ ہو اور لوگوں کی عزت اور مال کو ان کے ہاتھوں نقصان نہ پہنچے۔" یہ ہیں ہمارے بھنڈو بیچ کھماڑی کے "شیخ الحدیث" بلکہ "شیخ الحدث" جنھوں نے اب اللہ کے قرآن اور نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے فرمان میں بھی ٹانگ اڑانی شروع کردی ہے۔ بلکہ پنگالینا شروع کردیا ہے۔ کسی نے سچ کہا ہے: "نیم ملا خطرہ ایمان۔"

موصوف نے دراصل کتاب کی ضخامت کو بڑھانے کے لئے ادھر ادھر کی باتیں نقل کی ہیں کہیں توحید پر لیکچر دیا ہے اور کہیں سلف صالحین اور محدثین کرام کو قبر پرست' مردہ پرست کہہ کر گالیاں دیں ہیں دراصل موصوف اور ان کے استاذ کا خیال ہے کہ اگر عذاب قبر کی احادیث کو مان لیا گیا تو اس سے قبر والے زندہ ثابت ہوجائیں گے اور یہ چیز شرک کا باعث بنے گی حالانکہ یہ صرف شیطانی وسوسہ ہے جس نے ان لوگوں کو احادیث صحیحہ کے انکار پر جمادیا ہے۔ مردہ تو پھر مردہ ہے اگر کسی زندہ کو بھی کوئی مشکل کشاء اور حاجت روا مانے گا تو وہ یقیناً مشرک ہوگا۔ اسی طرح شہداء کرام کے متعلق قرآن کریم میں نص صریح موجود ہے کہ وہ زندہ ہیں اور ان کو مردہ کہنا منع ہے دوسری جگہ ارشاد ہے کہ ان کو مردہ گمان بھی نہ کرو۔ اب موصوف ہی بتائیں کہ عذاب قبر کی احادیث کو ماننے سے تو مردہ کو زندہ ماننا پڑے گا۔ لیکن جن کو خود اللہ نے زندہ کہا اور جن کو مردہ کہنے بلکہ مردہ گمان کرنے سے بھی روک دیا ہے اب بتایئے کہ ان کے زندہ ہونے سے کیا کوئی شرک لازم آجائے گا؟ اور جس حدیث سے موصوف وغیرہ شہداء کا جنت میں زندہ ہونا ثابت کرتے ہیں' ان میں شیعہ راوی ہیں۔ اور ممکن ہے کہ بقول موصوف شیعہ راویوں نے اللہ پر جھوٹ بولا ہو اور دوسری روایت میں محمد بن اسحاقؒ راوی ہے جو بقول ڈاکٹر موصوف کے جھوٹے اور کذاب ہیں اور ان کی روایت لکھی تک نہیں جاسکتی۔ البتہ یہ ان حضرات کی ہٹ دھرمی ہے کہ اب تک شیعہ اور جھوٹے

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

راویوں کی روایتیں ان کے کتابچوں میں موجود ہیں اور تقیہ کرکے اپنے لئے انہوں نے ان روایتوں کو دلیل بنا رکھا ہے؟ یہ کیا دین ہے کہ راوی شیعہ بھی ہیں اللہ پر جھوٹ بھی بولتے ہیں اور پھر انہی راویوں کی روایات کو دلیل کے طور پر پیش بھی کیا گیا ہے؟ ایک چیز اپنے لئے جائز بلکہ زبردست دلیل اور دوسروں کے لئے ناجائز بلکہ "شجرہ ممنوعہ" معلوم ہوا کہ ان کا سارا دین ہی جھوٹا ہے کیونکہ اس کی بنیاد جھوٹ پر ہے۔ لہٰذا اب ان جھوٹوں کی حیثیت بھی دنیا کے سامنے ہے۔

عذاب برزخ کتابچے میں اضافہ

"عذاب برزخ" میں محمد حنیف صاحب نے اپنی طرف سے دو حدیثیں بڑھا دی ہیں جن سے عام آدمی یہی سمجھتا ہے کہ یہ عبارت اور حدیث ڈاکٹر عثمانی صاحب کی لکھی ہوئی ہیں۔ امانت کا تقاضا تھا کہ ان احادیث کو حاشیہ میں بڑھا کر موصوف اپنا نام لکھ دیتے لیکن جس جماعت کے بانی ہی خائن اور دھوکا باز ہو تو اس جماعت کے باقی لوگوں سے عدل و امانت کی توقع رکھنا ہی عبث ہے۔ چنانچہ ملاحظہ فرمائیں:

"اور اگر یہ کہا جائے کہ بخاری کی اس حدیث کا کیا جواب ہے تو خاموشی چھا جاتی ہے:

عمرة بنت عبدالرحمن انها اخبرته انها سمعت عائشة زوج النبی صلی اللہ علیہ وسلم قالت انما مر رسول اللّٰہ صلی اللّٰہ علیہ وسلم علی یہودیہ یبکی علیھا اھلھا فقال إنھم لیبکون علیھا و انھا لتعذب فی قبر ھا

ترجمہ: عائشہ رضی اللہ عنہا نے فرمایا کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم ایک یہودیہ (عورت) پر گزرے (قبر پر نہیں) اس پر اس کے گھر والے رو رہے تھے۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ یہ لوگ اس (یہودیہ) پر رو رہے ہیں اور اس کو اس کی قبر میں عذاب دیا جا رہا ہے۔

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

بخاری ص ۱۷۲ جلد ا اور مسلم میں یہ واقعہ بھی ہے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس سے ایک یہودی کا جنازہ گزرا اور لوگ اس یہودی کے اوپر رو رہے تھے پس نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ یہ لوگ رو رہے ہیں اور اسے عذاب ہو رہا ہے (مسلم عربی ص ۳۰۳ جلد ا)

بخاری کی اس حدیث سے یہ بات ثابت ہو گئی کہ وہ یہودی عورت ابھی زمین کی قبر میں دفن بھی نہیں کی گئی تھی زمین کے اوپر تھی اور نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ اس یہودی عورت کو اس کی قبر میں عذاب دیا جا رہا ہے معلوم ہوا کہ یہاں قبر سے مراد برزخی قبر ہے دنیاوی نہیں۔ اور یہی بات مسلم کی حدیث بھی ثابت کرتی ہے۔" (عذاب برزخ ص ۲۹)

اس حدیث پر ہم نے تفصیلی بحث "حدیث عائشہؓ میں تلبیس" میں کی ہے اور اس تفصیلی بحث کو پڑھ کر برزخیوں نے صرف ان دو احادیث کو منتخب کر کے اپنی کتاب کی زینت بنالیا ہے۔ چونکہ اس علمی اور تحقیقی بحث کا جواب کسی برزخی کے پاس بھی نہیں ہے' اس لئے اس سے خاموشی اختیار کی گئی ہے اور اس کی کچھ بحث الدین الخالص نمبر ۲ میں بھی ہے۔ لیکن جن کو نہ ماننا ہو تو ان کا کیا کیا جا سکتا ہے۔ یہاں مختصر طور پر چند باتیں لکھی جاتی ہیں۔

عائشہ صدیقہؓ نے یہ بات جناب عبداللہ بن عمرؓ کے جواب میں کہی تھی۔ کیونکہ جناب عبداللہ بن عمرؓ نے یہ حدیث بیان کی کہ میت کو اس پر رونے کے سبب سے عذاب دیا جاتا ہے۔ عائشہؓ نے وضاحت کی کہ یہ بات مسلمان کے لئے نہیں ہے بلکہ کافر پر رونے سے اس کا عذاب بڑھا دیا جاتا ہے۔ اس بات کو عائشہؓ سے راویوں نے مختلف الفاظ میں نقل کیا ہے۔ جس کی تفصیل ہم نے "حدیث عائشہؓ میں تلبیس" میں دی ہے۔ اور اس میں سے دو حدیثیں

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

موصوف نے بھی نقل کی ہیں اور ان کے الفاظ میں بھی اختلاف ہے۔ یہ حدیث "برزخی قبر" کے ثبوت کے لئے بیان نہیں ہوئی کیونکہ جب برزخی قبر کہیں موجود ہی نہیں اور نہ اس کا قرآن و حدیث میں کہیں ثبوت ہے تو ایسی بات کا ذکر نبی صلی اللہ علیہ وسلم کیسے فرما سکتے ہیں؟ حدیث عائشہ میں ہم نے ابوداؤد کی حدیث سے ثابت کیا تھا اور اس موقع پر نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے یہ بات ارشاد فرمائی تھی جس سے ثابت ہوا کہ یہ دفن کے بعد کا واقعہ ہے۔ عائشہؓ سے راویوں نے جو کچھ نقل کیا ہے کہیں وہ یہودیہ کہتی ہیں اور کہیں یہودی اور کبھی کافر کے الفاظ بھی ان سے نقل کئے گئے ہیں۔ اور اس روایت کو بھی دیکھا جائے تو موصوف کا استدلال اس سے غلط ہے کیونکہ اس حدیث کے آخر کے الفاظ ہیں: وانھا لتعذب فی قبرھا۔ اب تعذب مضارع کا صیغہ ہے جس کا مطلب اگر یہ ہے کہ "اسے قبر میں عذاب ہوتا ہے۔" تو اس کا دوسرا ترجمہ یہ ہے "اسے قبر میں عذاب دیا جائے گا۔" کیونکہ تعذب مضارع کا صیغہ ہے اور جس میں حال اور مستقبل دونوں کا احتمال ہے۔ اور احادیث متواترہ کی رو سے زیادہ احتمال مستقبل ہی کا ہے اور یہ دوسرا ترجمہ اس حدیث کے سیاق و سباق کے لحاظ سے زیادہ مناسب ہے کیونکہ وہ ابھی قبر میں اگر دفن ہی نہیں ہوئی تو قبر میں عذاب دیئے جانے کا کیا مطلب ہوگا؟ اور قرآن و حدیث نے قبر زمین کے گڑھے کو کہا ہے تو صحیح ترجمہ اس حدیث کا یہی ہے کہ "اور اسے اس کی قبر میں عذاب دیا جائے گا۔" اور یہ استدلال اس وجہ سے ہے کہ جب اس بات پر اصرار کیا جائے کہ یہودیہ ابھی دفن نہیں ہوئی ورنہ حق یہ ہے کہ دوسری احادیث اس مجمل حدیث کی وضاحت کرتی ہیں کہ یہ دفن کے بعد کا واقعہ ہے ملاحظہ فرمائیں:

"حدیث عائشہ میں تلبیس" جس طرح قرآن کریم کی بعض آیات بعض کی تفسیر بیان کرتی ہیں، اسی طرح بعض احادیث بعض احادیث کی تشریح کرتی ہیں اور جب دونوں احتمالات

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

دلائل کی بنیاد پر واضح ہو گئے تو موصوف کا استدلال بھی ختم ہو گیا۔ کیونکہ **اذا جاء الاحتمال بطل الاستدلال** جب احتمال آگیا تو استدلال باطل ہو گیا۔ اور جب یہ احتمال آگیا تو موصوف کا استدلال بھی ختم ہو جاتا ہے اور اس طرح خاموشی ٹوٹ جاتی ہے۔ شروع میں موصوف نے لکھا تھا "خاموشی چھا جاتی ہے" اور یہ خاموشی بھی ایسی ٹوٹی ہے کہ ڈاکٹر عثمانی صاحب تو موجود نہیں کہ وہ شور مچائیں البتہ ان کے مقلدین چیختے چلاتے نظر آتے ہیں۔

قیامت کے دن تمام انسان اپنی اپنی قبروں سے اٹھائے جائیں گے۔ اور ظاہر ہے کہ یہ قبریں زمین ہی میں ہوں گی۔ اگر برزخ میں بھی قبریں ہوتیں جیسا کہ موصوف وغیرہ کا خیال ہے کہ قبریں اگر ہیں تو برزخ ہی میں ہیں تو پھر قیامت کے دن تمام انسانوں کو انکی برزخی قبروں سے اٹھانا چاہئے تھا لیکن کسی ایک انسان کے متعلق بھی قرآن و حدیث سے یہ بات ثابت نہیں ہے کہ وہ زمین کے بجائے قیامت کے دن کسی برزخی قبر سے اٹھے گا۔ اگر ایسی کوئی بات ہوتی تو کہیں تو اس کا ذکر ہوتا۔ افسوس کہ ڈاکٹر عثمانی کی اس غلط بات کو ایک پوری جماعت مان رہی ہے۔ اور دن کو رات کہنے پر مصر ہے اب ایسے لوگوں کا کیا علاج ہے؟ ان کا علاج تو بس اللہ ہی کے پاس ہے۔ اور جہاں تک صحیح مسلم والی حدیث کی بات ہے تو اس میں مطلق عذاب کا ذکر ہے۔ قبر کا کوئی ذکر نہیں۔

حبل اللہ کے جواب میں

کچھ عرصہ سے "حبل اللہ" میں "**مالکم لا ترجون للہ وقارا**" کے عنوان سے الدین الخالص دوسری قسط کے جواب میں کچھ نہ کچھ لکھا جا رہا ہے۔ یہ مضمون "انیس الدین" نامی کوئی صاحب لکھ رہے ہیں۔ چونکہ یہ سب کچھ ڈاکٹر عثمانی صاحب کے "وقار" کے لئے لکھا جا رہا ہے اور ان کے عقیدہ اور ان کی کتابوں کا تحفظ مقصود ہے **لہٰذا** اس آیت کو خواہ مخواہ

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

عنوان بنایا گیا ہے بلکہ یہ آیت تو ان حضرات کو کہہ رہی ہے کہ اے اللہ اور رسول پر جھوٹ بولنے والو اور اپنے کتابچوں میں لوگوں کو دھوکا اور فریب دینے والو' کچھ اللہ کے وقار کا خیال کرو۔ لہٰذا اب آئندہ کوئی نئی تحقیق یا جھوٹ لکھنا ہو تو عنوان یوں ہونا چاہیے۔ "لوگو! ڈاکٹر عثمانی کے وقار کا کچھ تو خیال کرو"۔ اور موصوف نے اس میں کوئی غیر جانبدارانہ علمی تحقیق پیش نہیں کی بلکہ صرف ڈاکٹر عثمانی صاحب کی باتوں کو سچا ثابت کرنے اور الدین الخالص کی تحقیق کو جھوٹ ثابت کرنے کی ناکام سعی کی ہے۔ دراصل الدین الخالص نمبر۲ سے برزخی فرقہ کو کافی نقصان پہنچا ہے اور پہنچ رہا ہے لہٰذا اور نہیں تو چلیئے اس طرح اپنوں ہی کو کچھ تسلی دے دی جائے۔ معلوم ہوتا ہے کہ موصوف کو محمدی گل کی تحقیق پر بھی اعتماد نہیں اس لئے انہوں نے حبل اللہ میں کچھ لکھنا مناسب سمجھا۔ آیئے ذرا ان صاحب کی تحقیق کی بھی کچھ تحقیق کریں:

(۱) میں نے الدین الخالص دوسری قسط میں ثابت کیا تھا کہ زاذان رحمتہ اللہ علیہ تابعی کوفی ثقہ ہیں وہ جناب علی رضی اللہ عنہ' جناب عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ اور دوسرے بہت سے صحابہ کرامؓ کے شاگرد ہیں۔ جمہور محدثین کرامؒ انہیں ثقہ کہتے ہیں اور ان پر شیعت کا الزام غلط ہے اور کسی ایک محدث نے بھی انہیں شیعہ قرار نہیں دیا۔ لیکن انیس الدین صاحب تحقیق مزید فرماتے ہوئے انہیں شیعہ ثابت کرنے کے لئے ابوبشر الدولابیؒ کے حوالے سے نقل کرتے ہیں: "زاذان فارسی النسل اور شیعان علی میں سے تھا (تعلیقات تہذیب الکمال ص ۲۶۵ جلد ۹)[۱۵۷] الاستاذ' الشیخ جناب زبیر علی زئی صاحب فرماتے ہیں: "زاذان کو مغلطائی کتجری نے اکمال میں ذکر کرکے کہا: "وقال ابوبشر الدولابی: وکان فارسیا من شیعتہ علی" (حاشیہ تہذیب الکمال ص ۲۶۵ ج ۹) امام الدولابیؒ فرماتے ہیں:

۱۵۷۔ حبل اللہ نمبر ۱۳

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

"اخبرنی محمد بن ابراھیم بن ھاشم عن ابیہ عن محمد بن عمر قال: زاذان ابو عمر الفارسی مولی کندہ ادرک عمر و کان اصحاب عبداللہ و کان من شیعہ علی ھلک فی سلطان عبدالملک

(کتاب الکنی للدولابی (۲-۴۲) معلوم ہوا کہ الدولابی نے زاذانؒ کے شیعہ ہونے کا قول محمد بن عمر بن الواقدی مشہور کذاب رافضی سے نقل کیا ہے۔ لہٰذا کذاب کی بات کا اعتبار ڈاکٹر عثمانی کذاب اور ان کے جھوٹے شاگرد ہی کرسکتے ہیں۔ اور خود امام الدولابی بھی ضعیف ہے۔ دیکھئے تذکرۃ الحفاظ الرقم ۷۶۱ اور میزان الاعتدال (۳-۴۵۹) اور دولابی کے قول کو نقل کرنے والا مغلطائی بھی ضعیف ہے دیکھئے لسان المیزان (۶-۷۲) اور پھر مغلطائی کو سخت مغالطہ بھی لگا ہے کہ اس نے الواقدی کذاب کے قول کو الدولابی کا قول قرار دے دیا۔ اور رہا ابن حجرؒ العسقلانیؒ کا قول: فیہ شیعیۃ تو اس کی بنیاد بھی غالباً الواقدی کذاب ہی کا قول ہے۔ (واللہ اعلم بالصواب) لہٰذا کذاب اور ضعیف راویوں کی بنیاد پر کسی ثقہ راوی کو ضعیف یا شیعہ قرار نہیں دیا جاسکتا۔

اور موصوف نے آگے شیعوں کی کتاب "الکافی" سے جو واقعہ نقل کیا ہے تو شیعوں کی بات جھوٹے اور مفتریوں کے لئے تو دلیل بن سکتی ہے لیکن صحیح العقیدہ مسلمانوں کے لئے شیعوں کا قول جھوٹ کا پلندہ ہی ہوسکتا ہے۔ مقام غور ہے کہ ان حضرات کو تعصب نے کس قدر اندھا کردیا ہے کہ وہ اپنی تائید میں ہر جھوٹ اور غلط بات بھی نقل کرجاتے ہیں اور دوسری طرف باطل نظریات کے لئے قرآن کریم کی آیات اور صحیح احادیث کا بھی انکار کردیتے ہیں۔

(۴) امام ابوحنیفہؒ کے متعلق امام بخاریؒ نے جو کچھ نقل کیا ہے موصوف نے اس کی بھی تردید کی ہے اور اس سلسلہ میں امام بخاریؒ کا قول نقل کیا ہے کہ میں نے اپنی کتابوں میں محض

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

روایات نقل کی ہیں۔ اپنی طرف سے کچھ نہیں لکھا ہے (سیر اعلام النبلاء' مقدمہ فتح الباری) اس پر محدثین کرام کا اتفاق ہے کہ راویوں پر جرح کا نقل کرنا غیبت میں شامل نہیں ہے اور امام بخاریؒ نے روایات نقل کرنے کے ساتھ ساتھ بعض راویوں پر ان روایات کی روشنی میں جرح بھی نقل کی ہے اور خود امام ابو حنیفہؒ پر انہوں نے تاریخ کبیر میں جرح کی ہے اور ان کے الفاظ یہ ہیں:

كان مرجيئاً سكتوا عنه من رأيه و عن حديثه

"نعمان بن ثابت ابو حنیفہ مرجیہ فرقہ سے تعلق رکھتے تھے محدثین کرامؒ نے ان کی رائے اور ان کی حدیث سے سکوت اختیار کیا ہے۔"۱۵۸۔ یہ کوئی روایت نہیں بلکہ خود امام بخاریؒ کے الفاظ اور ان کی جرح ہے لہٰذا موصوف نے استدلال کی جو عمارت ڈھانے کی کوشش کی تھی خود ان ہی کی عمارت ڈھے کر رہ گئی ہے۔

اور "مشرک" والی روایت کے راوی ابو نعیم ضرار بن صردؒ پر جو انہوں نے جرح نقل کی ہے تو جرح کے بعض اقوال نقل کرنے سے کوئی راوی ضعیف قرار نہیں پاتا جب تک کہ محدثین کرام کے اس کے ضعیف ہونے پر اتفاق نہ ہو جائے اور ابو نعیم کے متعلق حافظ ابن حجر العسقلانیؒ اپنی مختصر کتاب تقریب میں نقل کرتے ہیں:

صدوق له اوهام و رمى بالتشيع و كان عارفا بالفرائض

"وہ صدوق ہیں انہیں وہم ہوئے ہیں اور ان پر شیعہ ہونے کا الزام ہے اور وہ فرائض کا جاننے والا ہے۔"

کسی راوی کی سب سے بڑھ کر جس صفت کی ضرورت ہے وہ اس کی صداقت ہوتی ہے اور ابو نعیم اس روایت کو بیان کرنے میں منفرد بھی بلکہ موئل بن اسماعیلؒ نے بھی ان کی

۱۵۸۔ التاریخ الکبیر ق ۲ ج ۴ ص ۸۱

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

مطابقت کر رکھی ہے اور یہ بھی صدوق راوی ہیں یہی وجہ ہے کہ امام بخاریؒ نے بھی اس روایت پر اعتماد کیا ہے اور اسے نقل کیا ہے۔ تفصیل کے لئے ملاحظہ فرمائیں: اللمحات الی مافی انوار الباری من الظلمات (۲۔۲۱ تا ۲۴)

موصوف نے اس جرح کو کالعدم کرنے کے لئے علامہ ذہبیؒ کی یہ عبارت بھی نقل کی ہے:

"الذہبی کہتے ہیں کہ بعض ہم عصر آئمہ کی بعض کے متعلق جرح و قدح لائق توجہ نہیں ہوتی خصوصاً جبکہ تم پر واضح ہو جائے کہ یہ کلام عداوت، مذہبی تعصب یا حسد کی وجہ سے واقع ہو۔ اس سے کوئی محفوظ نہیں رہا سوائے انبیاء و صدیقین کے اور اگر میں چاہوں تو ان کی ایک دوسرے سے متعلق اس قسم کی باتوں سے کتابیں مرتب کر دوں۔" (میزان الاعتدال ص ۱۱۱ جلد ۱)

"الذہبی کہتے ہیں کہ تجھ پر افسوس ہوش میں آ اور اپنے رب سے عافیت مانگ کیونکہ بعض ہم عصر ائمہ کا بعض کے متعلق کلام عجیب طرح کا ہوتا ہے اس میں بڑے بڑے ائمہ مبتلا ہوئے ہیں اللہ سب پر رحم فرمائے۔" (سیر اعلام النبلاء ص ۶۱ جلد ۲)

افسوس کہ موصوف عبارات کو نقل کرتے چلے جا رہے ہیں لیکن ان کے مفہوم سے یا تو واقف نہیں ہیں اور یا جانتے بوجھتے دھوکا دینا چاہتے ہیں۔

موصوف کو واضح ہو کہ امام بخاریؒ کی جرح ان باتوں سے کالعدم نہیں ہو سکتی کیونکہ امام ابو حنیفہؒ امام بخاریؒ کے ہم عصر نہیں ہیں امام ابو حنیفہؒ ۱۵۰ھ میں فوت ہوئے ہیں اور امام بخاریؒ کی تاریخ پیدائش ۱۹۴ھ ہے تو اس کا مطلب ہوا کہ امام بخاریؒ، امام ابو حنیفہؒ کی وفات کے تقریباً ۴۴ سال بعد پیدا ہوئے۔ لہٰذا یہ معاصرانہ چشمک بھی نہیں ہے۔ البتہ امام مالکؒ نے امام محمد بن اسحاقؒ کے متعلق جو کچھ کہا ہے اسے اہل علم اور محدثین کرامؒ نے معاصرانہ

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

چشمک قرار دیا ہے۔ موصوف اگر ان عبارات سے واقف تھے تو وہ ڈاکٹر عثمانی صاحب کو سمجھاتے کہ امام مالکؒ نے امام محمد بن اسحاقؒ کے متعلق جو کچھ کہا ہے وہ ایک معاصرانہ چشمک ہے لہٰذا آپ اس جرح کو حذف کردیں اور اب موصوف حنیف صاحب کو یہ مشورہ دیں پھر دیکھتے ہیں کہ موصوف اس معاملے میں کس قدر مخلص ہیں اور ان کی بات پر جماعت میں کس قدر عمل ہوتا ہے۔ بلکہ ڈاکٹر عثمانی صاحب نے جہاں جہاں ثقہ راویوں کو مجروح قرار دیا ہے یا عبارات میں دھوکا اور فراڈ سے کام لیا ہے ان تمام کی اصلاح کا بیڑا اٹھالیں لیکن اگر موصوف بھی محمدی گل کی طرح اندھے مقلد اور ڈاکٹر عثمانی صاحب کی لکیر کے فقیر ہیں تو پھر مشکل ہے کہ وہ جماعت میں کوئی آواز اٹھا سکیں۔ کیونکہ ڈاکٹر عثمانی صاحب کی کسی تحقیق یا بات سے کوئی اختلاف کرے تو پھر اس کی جگہ جماعت میں نہیں ہے۔

(۳) موصوف نے ڈاکٹر عثمانی صاحب کی اس بات کا بھی دفاع کیا ہے کہ انہوں نے دعویٰ کیا تھا کہ "اس روایت کے اصل راوی زاذانؒ میں شیعیت ہے اور یہ کہ اہل علم نے اس روایت کو منکر قرار دیا ہے۔" تو موصوف نے اس کے جواب میں علامہ ذہبیؒ کی ایک عبارت کو نقل کیا ہے:

قلت: حديثه في شأن القبر بطوله فيه نكارة و غرابة يرويه عن زاذان عن البراء

ترجمۃ میں (الذہبی) کہتا ہوں اس کی حدیث (اعادہ روح کی روایت) جو کہ قبر کے معاملہ کے متعلق طوالت کے ساتھ ہے اس میں نکارۃ (منکر ہونا) غرابۃ پائی جاتی ہے جسے اس نے زاذان عن براء بن عازب کی سند سے بیان کیا ہے۔" ۱۵۹

جہاں تک زاذانؒ کی شیعیت کی بات ہے تو اس عبارت میں زاذانؒ کی شیعیت کے

۱۵۹۔ حبل اللہ ص ۲۸ مجلہ نمبر ۱۴

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

متعلق کوئی بات نہیں کی گئی ہے اور زاذان کی شیعیت پر پچھلے صفحات میں گفتگو ہو چکی ہے۔
اور اس عبارت میں علامہ ذہبیؒ نے زاذانؒ پر کوئی گفتگو نہیں کی ہے بلکہ یہ بات انہوں نے
منہال بن عمروؒ کے ترجمہ میں کہی ہے۔ اس حدیث کے متعلق امام حاکمؒ فرماتے ہیں:

هذا حديث صحيح على شرط الشيخين فقد احتجا بالمنهال بن عمرو و زاذان ابي عمرو الكندي و في هذا الحديث فوائد كثيرة لأهل السنة و قمع للمبتدعة ١٦٠

یہ حدیث بخاریؒ و مسلمؒ کی شرط پر صحیح ہے، منہال بن عمروؒ اور زاذان ابو عمرو الکندیؒ سے
بخاریؒ اور مسلمؒ نے احتجاج کیا ہے اور اس حدیث میں اہل سنت کے لئے کئی فوائد ہیں اور
بدعتیوں (بدعتی فرقوں) کے (عقائد کا) قلع قمع کیا گیا ہے۔"

اور علامہ ذہبیؒ تلخیص مستدرک میں اس روایت کے متعلق لکھتے ہیں:

و هو على شرطهما احتجا بالمنهال

یعنی "یہ روایت بخاریؒ اور مسلمؒ کی شرط پر صحیح ہے کیونکہ منہالؒ سے امام بخاری و امام
مسلمؒ دونوں نے احتجاج کیا ہے۔" ۱۶۱

اور اوپر کی عبارت میں علامہ ذہبیؒ نے اس روایت میں نکارت و غرابت کی جو بات کی
ہے تو اس طویل حدیث میں غالباً بعض باتوں میں غرابت و نکارت کا ہونا مراد ہو سکتا ہے کیونکہ
مجموعی طور پر یہ حدیث ان کے نزدیک بھی صحیح ہے اور یہ بات غالباً انہوں نے ابن حزمؒ سے
متاثر ہو کر لکھ دی ہے کیونکہ میزان الاعتدال میں انہوں نے امام ابن حزمؒ سے اس طرح کی
جرح نقل کی ہے چنانچہ فرماتے ہیں:

۱۶۰۔ مستدرک (۱-۳۹)

۱۶۱۔ مستدرک (۱-۳۸)

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

وكذا تكلم فيه ابن حزم ولم يحتج بحديثه الطويل فى فتان القبر

"اور ان (منہال بن عمرو) پر ابن حزمؒ نے کلام کیا ہے اور انہوں نے ان کی فتان قبر کے متعلق حدیث کو ناقابل احتجاج قرار دیا ہے۔"۱۴۲

کیا اعادۂ روح کا عقیدہ کفر یا شرک ہے؟

اعادہ روح الی القبر کا عقیدہ ایسا نہیں ہے کہ جس سے ڈاکٹر عثمانی صاحب کو کفر و شرک کے سوتے پھوٹتے دکھائی دیتے ہیں۔ دنیا میں جب انسان زندہ ہوتا ہے تو ہر روز وہ موت سے ہمکنار ہوتا رہتا ہے اور اس کی روح اس سے نکالی جاتی ہے جبکہ جاگنے پر اس کی روح دوبارہ اس کی طرف لوٹا دی جاتی ہے۔ اور اعادہ روح ہوتا رہتا ہے چونکہ دنیاوی زندگی میں انسان پر زندگی غالب ہوتی ہے اس لئے موت کے باوجود بھی کوئی اسے مردہ نہیں کہتا کیونکہ یہ عارضی موت ہوتی ہے اور نہ ہی کوئی اس سے کئی موتیں اور کئی زندگیاں مراد لیتا ہے اور پھر مرنے کے بعد سوال و جواب کے وقت اگر اس کی طرف روح لوٹا دی جائے تو روح لوٹائے جانے کے باوجود بھی یہ انسان مردہ ہی ہوتا ہے۔ کیونکہ اب مرنے کے بعد موت انسان پر غالب ہے اور روح کے لوٹائے جانے کا ذکر احادیث صحیحہ میں موجود ہے۔ لیکن حیرت کی بات ہے کہ دنیاوی زندگی میں روزانہ روح کے لوٹائے جانے پر کسی نے اس کو مردہ تسلیم نہ کیا اور نہ ہی اس سے کئی زندگیاں کسی نے مراد لیں لیکن اگر سوال و جواب کے وقت اعادہ روح ہو جائے تو اب یہ بات کفر و شرک قرار پاجاتی ہے اور اس پر عثمانی فرقہ کی طرف سے کفر و شرک کے فتوے لگنا شروع ہو جاتے ہیں۔

حیرت کی بات یہ ہے کہ اگر یہ عقیدہ کفر یا شرک ہوتا تو نبی صلی اللہ علیہ وسلم صاف صاف اس کے متعلق کوئی حکم صادر فرما دیتے اور صحابہ کرامؓ میں سے بھی بہت سے صحابہ

۱۴۲: میزان الاعتدال (۴-۱۹۲)

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

کرام اس عقیدہ کا کفر یا شرک ہونا ظاہر کر دیتے اور پھر محدثین کرام اور سلف صالحین ضرور اس عقیدہ کے کفر و شرک ہونے کی نشاندہی کر دیتے۔ لیکن حیرت کی بات ہے کہ صحابہ کرامؓ سے لے کر آج تک کسی نے بھی اعادہ روح کے عقیدہ کو کفر یا شرک سے تعبیر نہیں کیا۔ جناب حذیفہؓ بھی اعادہ روح کے قائل ہیں جیسا کہ امام البیہقی نے اثبات عذاب القبر والی کتاب میں ان کے متعلق روایت نقل کی ہے (ص ۶۱ الرقم ۵۶ طبع قاہرہ) اب معلوم نہیں کہ ڈاکٹر عثمانی صاحب اور ان کی جماعت کے لوگوں پر کیا وحی آئی ہے اور انہیں کیسے معلوم ہو گیا کہ اعادہ روح کا عقیدہ کفر و شرک ہے۔ جن آیتوں سے یہ استدلال کرتے ہیں یہ آیتیں جناب محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم بھی تو پڑھا کرتے تھے پھر انہوں نے کیوں یہ وضاحت نہ فرمائی کہ یہ عقیدہ کفر و شرک ہے اور فلاں آیت میں اس کو کفر و شرک قرار دے دیا گیا ہے بلکہ جناب نبی صلی اللہ علیہ وسلم تو اس عقیدہ کو اسلامی عقیدہ قرار دیتے ہیں۔ اور وضاحت فرماتے ہیں کہ دفن کے بعد میت کی طرف اعادہ روح ہوتا ہے اس کا صاف مطلب یہ ہوا کہ یہ عقیدہ نہ تو ان آیات کے خلاف ہے اور نہ ہی قرآن کریم کی کسی اور آیت سے متصادم ہے۔ بلکہ اس کو کفر و شرک سمجھنے والے خود بہت بڑی غلطی میں مبتلا ہو گئے ہیں اور شیطان نے انہیں غلط راہ پر گامزن کر دیا ہے۔ لہٰذا سلامتی کی راہ یہی ہے کہ امت مسلمہ سے ہٹ کر کوئی نئی راہ متعین نہ کی جائے بلکہ صحابہ کرام اور سلف صالحین جس راہ پر گامزن تھے انہیں بھی اسی راہ پر گامزن ہو جانا چاہیئے۔

(۴) موصوف ایک اور نئی تحقیق بھی منظر عام پر لائے ہیں اور وہ یہ کہ اگر حدیث بیان کرنے والا صحابی مجہول ہو اور تابعی یہ بیان کرے کہ مجھ سے ایک صحابی نے حدیث بیان کی ہے مگر وہ اس صحابی کا نام نہ لے تو وہ حدیث بھی ضعیف ہو گی۔

معلوم نہیں کہ موصوف کس کونے کھدرے میں بیٹھ کر داد تحقیق دے رہے ہیں اور نئی

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

نئی معلومات منظر عام پر لا رہے ہیں۔ جب کہ صحابہ کرامؓ کے متعلق یہ عام قاعدہ ہے اور پوری امت کا اتفاق ہے کہ:

الصحابۃ کلھم عدول یعنی "صحابہ کرامؓ تمام کے تمام (احادیث کے بیان کرنے میں) عادل ہیں" چاہے وہ معروف ہوں یا مجہول چنانچہ حافظ ابن حجر العسقلانیؒ فرماتے ہیں:

و اما الصحابة فكلهم عدول فلا يقال في واحد منهم بعد ان ثبت صحبته مجهول و ان وقع ذلك في كلام بعضهم فهو مرجوح

"اور رہے صحابہ کرامؓ تو پس وہ سارے کے سارے عادل ہیں پس ان میں سے کسی ایک کے بارے میں بھی اس کی صحبت ثابت ہو جانے کے بعد یہ نہیں کہا جائے گا کہ وہ مجہول ہے اور اس سلسلہ میں جو بعض لوگوں نے کلام کیا ہے تو وہ کلام مرجوح ہے۔" ۱۴۳

فاسد عقیدہ کی تائید میں روایت

(۵) میں نے الدین الخالص دوسری قسط میں لکھا تھا کہ فاسد عقیدہ کی تائید میں روایت کو مطلقاً رد کر دینے کا اصول غلط ہے۔ اب اس بات کو حبل اللہ میں زیر بحث لایا گیا ہے۔ ایسے راویانِ حدیث کہ جن پر بدعتی یعنی قدری' جہمی' شیعہ وغیرہ ہونے کا الزام ہو لیکن وہ اپنی بدعت کی طرف لوگوں کو دعوت نہ دیتے ہوں اور اس کے ساتھ ہی وہ سچے اور ثقہ بھی ہوں تو ان کی روایات کو محدثین کرامؒ نے قبول کیا ہے اور ایسے راویوں کی روایات صحیحین میں بھی بکثرت موجود ہیں۔

البتہ جو راویان اپنے بدعتی عقیدہ کی تبلیغ کرتے ہوں اور لوگوں کو اس کی طرف دعوت دیتے ہوں تو ان کی روایات بالاتفاق قابل قبول نہ ہونگی (مقدمہ ابن الصلاح ص ۵۴' ۵۵

۱۴۳۔ فتح الباری (۱۰۔۵۷۵)

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

الکفایہ للخطیب اور تدریب الراوی وغیرہ) اور ہم نے اس سلسلہ میں مثال بھی بیان کی تھی کہ جناب عدی بن ثابت رحمہ اللہ پر ضعیف کا الزام ہے لیکن اس کے باوجود امام مسلم رحمہ اللہ نے ان کی روایت کو صحیح مسلم کتاب الایمان میں ذکر کیا ہے اور وہ روایت یہ ہے:

جناب علی رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ قسم ہے اس ذات کی جس نے دانہ چیرا اور جانور کو پیدا کیا' رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے مجھ سے عہد کیا تھا کہ مجھ سے مومن کے علاوہ اور کوئی محبت نہیں کرے گا اور منافق کے علاوہ کوئی شخص بغض نہیں رکھے گا۔"

اب یہ شیعہ راوی کا جناب علیؓ کے متعلق ایک ایسی روایت بیان کرنا کہ جس سے نہ صرف جناب علیؓ کی فضیلت معلوم ہوتی ہے بلکہ ان کی محبت ایمان کا جزو قرار پاتی ہے۔ اور امام مسلمؒ کا بھی اسی کتاب الایمان میں ذکر کر کے اسے ایمان کا جزو قرار دینا بالکل واضح ہے اور اس طرح کی کئی مثالیں بیان کی جا سکتی ہیں لہٰذا اس اصول کو سو فیصدی درست قرار دینا صحیح نہیں ہے۔

عبدالرحمٰن بن رافع التنوخیؒ

(٦) موصوف نے ایک اہل الحدیث اور سلفی عالم جناب احمد محمد شاکر رحمہ اللہ کی تحقیق سے (جو شیخ موصوف نے مسند احمد پر کی ہے) ایک راوی عبدالرحمٰن بن رافع التنوخی کو ثقہ ثابت کیا ہے اور یہ حقیقت ہے کہ یہ شیخ موصوف کی ایک انتہائی قیمتی تحقیق ہے اور وہ اس دور کے بلاشبہ ایک عظیم محدث گزرے ہیں مگر افسوس کہ شیخ موصوف مسند احمد پر اپنی تحقیق مکمل کرنے سے پہلے ہی وفات پا گئے (انا للہ و انا الیہ راجعون) اس تحقیق کا کریڈٹ موصوف کو نہیں جاتا بلکہ یہ سارا کا سارا کریڈٹ محدثین کرام کی جماعت ہی کو جاتا ہے کہ جو حق کے متلاشی اور حق کی پیروی کرنے والے ہیں اور حق بات کو تسلیم کرنے میں انہیں ذرا بھی تامل نہیں ہوتا۔

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

اور ہم نے بھی اس راوی کو اپنی طرف سے ضعیف قرار نہیں دیا تھا بلکہ محدثین کرام کے اقوال اس سلسلہ میں پیش کئے تھے اور اب جبکہ شیخ موصوف نے مخفی گوشوں سے پردہ اٹھا کرانہیں ثقہ ثابت کیا ہے تو مجھے بھی ان کو ثقہ ماننے میں کوئی تامل نہیں ہے بلکہ یہ انتہائی خوشی کا مقام ہے کہ یہ مخفی گوشہ بھی مجھ پر واضح ہوگیا اور اس کا سہرا ہمارے ایک صالح محدث و محقق کے سر ہے۔

موصوف نے اس تحقیق کو اس لئے نہیں نقل کیا کہ وہ کوئی بے لاگ تحقیق فرما رہے ہیں بلکہ انہوں نے صرف اور صرف ڈاکٹر عثمانی کی لاج رکھنے کے لئے یہ بات نقل کی ہے اور اتفاق سے یہ بات درست نکلی کاش موصوف بے لاگ تحقیق فرماتے اور ڈاکٹر عثمانی صاحب کے تمام لٹریچر کو کتاب و سنت کے میزان پر پرکھتے تو اس طرح حق کو سمجھنے میں ان کو ذرا بھی دیر نہ لگتی' اور کنویں کے مینڈک کی طرح کنویں میں رہ کر ہی تحقیق نہ کرتے بلکہ آزاد فضاؤں میں سانس لیتے اور خلوص کے ساتھ حق کو تلاش کرتے تو ان شاء اللہ العزیز وہ ضرور حق کو پالیتے کتنے راوی ایسے ہیں کہ جنہیں ڈاکٹر موصوف نے خواہ مخواہ تنقید کا نشانہ بنایا ہے جن میں ایک اعلیٰ درجہ کے ثقہ ابوعاصم النبیل بھی ہیں اور جس پر تحقیق الدین الخالص میں موجود ہے۔

انظر الی ذی الوجھین

(۷) حبل اللہ میں ایک اور صاحب محمد آصف خان صاحب نے بھی الدین الخالص نمبر ۲ ص ۶۰ میں سے ادب المفرد کی روایت "جب کسی کا پاؤں سن ہوجائے تو وہ کیا کہے" نقل کی ہے۔ جو ہم نے ڈاکٹر عثمانی صاحب کو ایک الزامی جواب دیتے ہوئے لکھی تھی۔ اور ہم نے ان پر واضح کیا تھا کہ اگر کسی محدث کی کتاب سے کوئی روایت نقل کر لے تو اس پر کوئی فتویٰ لگایا جاسکتا

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

ہے تو پھر ان فتووں سے تو کوئی محدث بھی نہیں بچ سکتا۔ بلکہ اس طفلانہ حرکتوں سے تو پھر تمام ہی محدثین پر کفر و شرک کے فتوے داغے جاسکتے ہیں۔ بلکہ صحیح بخاری اور صحیح مسلم سے بھی بعض روایتیں نقل کرکے امام بخاریؒ و امام مسلمؒ پر بھی کفر و شرک کے فتوے لگ سکتے ہیں۔ جیسا کہ ڈاکٹر موصوف نے امام احمد بن حنبل رحمہ اللہ کے ساتھ یہ ظلم کیا ہے اور مسند احمد اور صحیح بخاری کی روایات کا آپس میں تضاد پیدا کرکے امام احمد بن حنبل رحمہ اللہ کے متعلق غلط قسم کے اندیشے ظاہر کئے ہیں اور امام موصوف کو خواہ مخواہ شیعہ بنانے کی کوشش کی ہے۔ محترم محمد آصف خان صاحب نے بھی اس نکتہ کو نہ سمجھتے ہوئے اور الاعتصام سے میرے مضمون "مدد کے لئے یا محمدؐ یا رسول اللہ پکارنا شرک ہے" کی فوٹو اسٹیٹ نقل کرکے اور اس روایت پر میری تنقید نقل کرکے اس سے تضاد ثابت کرنے کی سعی لاحاصل کی ہے۔ اور اس مضمون کا نام انہوں نے انظر الی ذی الوجہین رکھا ہے۔ حالانکہ اگر وہ غور کرتے تو یہ بات ڈاکٹر عثمانی پر سو فیصدی ٹھیک بیٹھتی ہے کیونکہ ایک طرف تو وہ ایک راوی کو جھوٹا اور دجال بھی قرار دیتے ہیں اور پھر اسی کی روایت کو وہ اپنے کتابچے میں برقرار رکھے ہوئے بھی ہیں۔ اسی طرح شیعہ راویوں پر وہ تنقید بھی کرتے ہیں اور زاذانؒ کو شیعہ ثابت کرنے کے لئے ایڑی چوٹی کا زور لگاتے ہیں اور شیعہ ہونے کی بناء پر اس کی روایت کو موضوع بھی قرار دیتے ہیں لیکن پھر شیعوں ہی کی روایات انہوں نے اپنی تائید میں نقل کی ہیں۔ لہٰذا اسی موقع کے لئے اگر کہا جائے:

انظر الی ذی الوجہین تو بالکل مناسب معلوم ہوتا ہے۔

اللہ تعالیٰ سے دعا ہے کہ وہ ہمارے ان ناسمجھ بھائیوں کو حق سمجھنے، حق پر عمل کرنے اور حق پر چلنے کی توفیق عطا فرمائے ورنہ جو دنیا میں اندھا ہوگا تو وہ آخرت میں بھی اندھا ہی رہے گا۔

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

حبل اللہ کے شمارے نمبر ۱۳ اور ۱۴ کہیں سے میسر آ گئے تھے تو ان پر تبصرہ بھی عرض کر دیا گیا ہے۔ اس سے پہلے کے کچھ شمارے میسر نہ آ سکے کیونکہ یہ شمارے مجھے ارسال نہیں کئے جاتے ہیں۔ حالانکہ انصاف کا تقاضا ہے کہ جب میرے متعلق مضمون لکھا جا رہا ہے تو اس شمارے کی ایک کاپی مجھے ضرور ارسال کرنی چاہئے۔ اس سلسلہ میں میں نے ان کے دفتر خط بھی لکھا تھا لیکن اس کا کوئی جواب نہیں دیا گیا۔

انیس الدین صاحب نے آخر میں نصیحت بھی ذکر کی ہے چنانچہ لکھتے ہیں:

"یہ چند معروضات اس لئے پیش کی گئی ہیں کہ ضد و ہٹ دھرمی کی روش ترک کر کے تسلیم حق کا رویہ اختیار کر لیا جائے کہ فکر آخرت، خشیت و احساس جوابدہی کا یہی تقاضہ ہے ورنہ مہلت عمل ختم ہونے کے بعد سوائے ندامت کے کچھ حاصل نہیں ہو گا۔" (ص ۳۸)

امید ہے کہ موصوف اس کتاب کا مطالعہ کر کے اپنی اور اپنی جماعت کی اصلاح کی فکر ضرور کریں گے اور صرف لفاظی سے کام نہیں لیں گے اگر انہیں واقعی فکر آخرت ہے اور وہ اللہ سے ڈر کر یہ سب لکھ رہے ہیں تو اپنی جماعت کو فرق باطلہ کی صف میں کھڑا ہونے سے بچائیں۔ اور صرف ڈاکٹر عثمانی صاحب کی اندھی تقلید کر کے اپنی آخرت تباہ نہ کریں۔ اور اس طرح ساری امت مسلمہ کو گمراہ اور کافر و مشرک قرار نہ دیں۔ کیونکہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم کا ارشاد ہے کہ "میری امت کبھی گمراہی پر جمع نہ ہو گی۔" ۱۴۴

یہاں یہ بات واضح رہے کہ اگر فرق باطلہ میں سے کسی کا کوئی کلام درست بھی ہو جو اس نے اپنے غلط عقائد کی سپورٹ کے لئے ذکر کیا ہے تو پھر بھی اس کے کلام کی طرف توجہ نہ دی جائے چنانچہ امام علی بن المدینیؒ فرماتے ہیں: "اور تقدیر کے مسئلہ میں گفتگو کرنا وغیرہ سنت کے

۱۴۴۔ سنن الترمذی مشکاۃ باب الاعتصام بالکتاب والسنۃ تفصیل الفرقۃ الجدیدہ ص ۱۰۲، ۱۰۶ پر دیکھئے۔

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

لحاظ سے مکروہ ہے اور ایسے شخص کا دوست نہ بنے کہ جو اپنے کلام کے ساتھ اگرچہ سنت کو پہنچے (یعنی اس کی بات درست بھی ہو) جب تک کہ وہ جدل کو ترک نہ کردے اور (اسلامی احکامات کے سامنے سچے دل سے) سر تسلیم خم نہ کرلے۔" ۲۴۵

امام ابوحاتم الرازیؒ نے اہل الھواء اور اہل البدع اور ان کی کتابوں سے بھی دور رہنے کی ہدایت فرمائی ہے۔ ۲۴۶ ہذا ماعندی واللہ اعلم بالصواب ابو جابر عبداللہ دامانوی ۶۱۳ / ۳۶ کھاڑی کراچی نمبر ۲ فون ۲۷۳۳۴۹ تاریخ ۲۲ دسمبر ۹۴ء بروز جمعرات

۲۴۵۔ شرح اصول اعتقاد ص ۱۴۵۔۱۴۶ جلد اول

۲۴۶۔ شرح اصول اعتقاد (۱۔۱۸۰)

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

بِسْمِ اللّٰہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ

فہرست مضامین

مضامین	صفحات
دعوتِ قرآن کے نام پر قرآن وحدیث سے انحراف	۱
ابتدائیہ	۳
کل شیٔ یرجع الی اصلہ	۶
قرآنِ کریم اللہ تعالیٰ کا کلام ہے	۸
موصوف کا نظریہ خلقِ قرآن	۹
قرآنِ کریم اللہ تعالیٰ کا کلام ہے	۱۳
قرآنِ کریم کو مخلوق کہنے والا کافر ہے	۱۶
امام عبداللہ بن مبارک رحمۃ اللہ علیہ	۱۶
امام عبداللہ بن ادریس رحمۃ اللہ علیہ	۱۸
امام وکیع بن الجراح رحمۃ اللہ علیہ	۲۰
امام سفیان ثوری رحمۃ اللہ علیہ	۲۱
امام حماد بن ابی سلیمانؒ	۲۲
امام ابوحنیفہ رحمۃ اللہ علیہ	۲۳
امام الشافعی رحمۃ اللہ علیہ	۲۵
امام مالک رحمۃ اللہ علیہ	۲۵
امام علی بن المدینی رحمۃ اللہ علیہ	۲۵
امام بخاری رحمۃ اللہ علیہ	۲۶
قرآن کو مخلوق کس نے کہا؟	۲۷
امام سفیان بن عیینہ رحمۃ اللہ علیہ	۲۸
امام عمرو بن دینار رحمۃ اللہ علیہ	۲۹
جہم بن صفوان	۳۱
بشر بن غیاث المریسی	۳۲
واصل بن عطاء	۳۵
احمد بن دواد المعتزلی	۳۶
امام احمد بن حنبل رحمہ اللہ کا مقام	۳۷
دشمنانِ احمد بن حنبلؒ کے جھوٹے الزامات کا ایک جائزہ۔	۳۹
ایک جھوٹی حکایت امام احمد بن حنبلؒ کے بارے میں	۴۱
حیاۃ النبی فی القبر کا عقیدہ اور امام احمد بن حنبلؒ	۴۵
اعادہ روح الی القبر کا مسئلہ	۴۸

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

مضامین	صفحات
اعادۂ روح اور امام ابوحنیفہؒ	۵۰
جناب معاویہؓ کے شراب کے واقعہ کی تحقیق	۵۱
جناب معاویہؓ کی منقبت میں مسند احمد کی روایات	۵۵
یزید بن معاویہ اور حدیثِ قسطنطنیہ	۵۸
جناب عبدالرحمٰن بن خالد بن الولیدؓ وغیرہ کا قسطنطنیہ پر حملہ	۶۱
یزید بن معاویہ کی شخصیت اور واقعہ حرہ وغیرہ	۶۸
یزید بن معاویہ کی مذمت میں صحیح بخاری کی روایات	۷۵
امام محمد بن حسن الشیبانیؒ اور قاضی ابو یوسفؒ پر جرح	۸۳
علم غیب کا دعویٰ	۸۵
امام ابن خزیمہؒ اور دیگر محدثین کرام کے ساتھ دشمنی اور گستاخی	۸۷
الدین الخالص کے جواب دینے میں ناکامی	۹۲
دعوتِ قرآن کے نام سے انکار قرآن اور انکارِ حدیث	۹۶
انکار حدیث کا ادبی انداز	۹۹
قلیبِ بدر کے واقعہ کا انکار	۱۰۲
ڈاکٹر عثمانی صاحب کے ایمان کی نفی	۱۰۴
تمام چوپائے عذابِ قبر سنتے ہیں	۱۰۷
ہر شخص کا مقام قبر ہی ہے	۱۱۱
میت سے سوال وجواب قبر میں ہوتا ہے	۱۱۵
انبیاءؑ کے خواب اور ان کی تعبیر	۱۱۷
ہر چیز اللہ کو سجدہ کرتی ہے	۱۲۱
ہر چیز اللہ تعالیٰ کی تسبیح بیان کرتی ہے۔	۱۲۲
عذابِ قبر کے اثبات کی ایک زبردست دلیل	۱۲۳
سرخ چیونٹیوں کی مثال	۱۲۶
برزخ یا آخرت	۱۲۸
ادب یا انکارِ حدیث	۱۳۲
عذاب برزخ کتابچے میں اضافہ	۱۳۸
حبل اللہ کے جواب میں	۱۴۱
زاذان رحمہ اللہ	۱۴۲
امام ابوحنیفہ رحمہ اللہ	۱۴۳
اعادہ روح والی روایت کی فنی حیثیت	۱۴۶
کیا اعادہ روح کا عقیدہ کفر یا شرک ہے؟	۱۴۸
سند میں اگر کوئی مجہول صحابی ہو تو اس حدیث کا حکم	۱۴۹
فاسد عقیدہ کی تائید میں روایت	۱۵۰
عبدالرحمٰن بن رافع التنوخیؒ	۱۵۱
انظر الی ذوالوجھین	۱۵۲
فرق باطلہ کے کلام اور کتابوں کا حکم	۱۵۴

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

مکتبۃ السنۃ الدار السلفیۃ لنشر التراث الاسلامی

کی دیگر مطبوعات

① نور العینین فی مسئلۃ رفع الیدین (اردو)
زبیر علی زئی حفظہ اللہ تعالی

② تحریک جماعت اسلامی اور مسلک اہل حدیث (اردو)
مولانا محمد داؤد راز رحمہ اللہ

③ قربانی کی شرعی حیثیت اور پرویزی دلائل پر تبصرہ (اردو)
ترجمانِ اسلام مولانا محمد ابراھیم کمیرپوری رحمہ اللہ

④ تحقیقِ مسئلہ (اردو)
مولانا عبد الرؤف رکن رابطہ عالم اسلامی

⑤ ماہ ذوالحجہ کے چند ضروری مسائل (اردو)
محمد افضل

⑥ بدعت کی حقیقت (اردو)
شمیم احمد سلفی

⑦ برصغیر پاک وہند میں تحریک اہل حدیث اور اسکی خدمات (اردو)
مفکر اسلام مولانا محمد اسمعیل سلفی رحمہ اللہ، پروفیسر عبد القیوم انسائیکلوپیڈیا آف پنجاب یونیورسٹی

www.KitaboSunnat.com

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

عین الشین بترک رفع الیدین ـ الرد علی کشف الرین (عربی)
علامہ ابو محمد بدیع الدین شاہ الراشدی حفظہ اللہ

شرعی طلاق (اردو)
علامہ بدیع الدین شاہ الراشدی

زیرِ طبع کتب

① توحید فی العبادات (بندگی) (اردو)
مولانا محمد عبداللہ محدث غازیپوری رحمہ اللہ

② التعلیق المنصور علی فتح الغفور (عربی)
علامہ ابو محمد بدیع الدین شاہ الراشدی حفظہ اللہ

③ دوستی اور دشمنی کا اسلامی معیار (اردو)
ترجمہ و تقدیم پروفیسر علامہ عبداللہ ناصر رحمانی

④ ہدایۃ المعتدی فی القراءۃ للمقتدی (اردو)
علامہ عبدالعزیز محدث غازیپوری رحمہ اللہ

⑤ حیات ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ اور مستشرقین کے اعتراضات کا علمی و تحقیقی جائزہ

عظیم مذہبی اسکالر محمد رفیق اثری

⑥ التعلیق النجیح علی مشکوۃ المصابیح (مع حاشیہ درسی نسخہ)
فضیلۃ الاستاذ ـ مولانا محمد رفیق اثری حفظہ اللہ

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

بسم اللہ الرحمن الرحیم

سلسلة المنشورات (١١)

اَلْحُبُّ فِي اللهِ وَالْبُغْضُ فِي اللهِ

محبت بھی اللہ کے لئے ہے اور نفرت بھی اللہ کے لئے ہے

دوستی اور دشمنی کا اسلامی معیار

کمپیوٹر پر جدید نظر ثانی شدہ ایڈیشن

تالیف

فضیلة الشیخ صالح بن فوزان الفوزان حفظہ اللہ تعالیٰ

ترجمہ وتقدیم

پروفیسر علامہ عبداللہ ناصر رحمانی حفظہ اللہ تعالیٰ

سلسلة المنشورات (٢)

بدعت کی حقیقت

شمیم احمد خلیل السلفی حفظہ اللہ تعالیٰ

المرکز الاسلامی، دوحہ قطر 04752

ناشر

مکتبة السنة الدار السلفیة لنشر التراث الاسلامی

١٨۔ سفید مسجد بالمقابل پولیس تھانہ سولجر بازار نمبر ١۔ کراچی

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ